قرآن وحدیث کی دعاؤں پر مشتمل بہترین کتاب

حِصنِ حصین

امام محمد بن محمد الجزری رحمہ اللہ

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری دامت برکاتہم

خزینۂ علم وادب

قرآن وحدیث پر مشتمل بہترین کتاب

حصنِ حصین

پیدائش سے موت تک انسانی زندگی کے تمام روزمرّہ اور اہم مواقع کے لئے مسنون دعاؤں کا مجموعہ دعاؤں کی قبولیت کے اوقات اور مقامات فضائلِ دعا، فضائلِ ذکر، اسماء الحسنیٰ، حج کی دعائیں، سورتوں اور آیتوں کے فضائل، غم اور خوشی کے مسنون اعمال، مستند اور آسان تشریحات کے ساتھ

ایک ایسی کتاب جس کا ہر مسلمان گھرانے میں ہونا ضروری ہے

تصنیف

امام محمد بن محمد الجزری رحمہ اللہ

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہری دامت برکاتہم

ناشر

خزینۂ علم وادب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

نام کتاب ——————— حصنِ حصین

تالیف ——————— امام محمد بن محمد الجزری ؒ

ترجمہ و تشریح ——————— مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری

ناشر ——————— طاہر نذیر

پرنٹر ——————— رضا پرنٹرز

ملنے کے پتے

اسلامی کتب خانہ ۔ فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ ۔ اقرا سنٹر اردو بازار لاہور

مکتبہ العلم ۔ اردو بازار ۔ لاہور

چوہدری بک ڈپو ۔ دینہ

فہرست

عنوانات	صفحہ

تمت بالخیر

مقدمہ از شارح

محدثِ جلیل حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ الذی جعل ذکرہ ودعائہ حصنا حصینا لعبادہ۔ وحرزا ثمینا لخلقہ فی سمائہ وارضہ وبلادہ۔ والصلوٰۃ والسلام علی من بعث الی کافۃ الناس اجمعین فی نجدہ ووھادہ۔ وعلی من صحبہ ومن اتبعہ فی سننہ وسیرتہ فی یقظتہ ورقادہ۔ فاز من اقتفی آثارہ نجاھد وانفق ما عندہ من طریفہ وتلادہ وخاب من حاد عن میسرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعتوہ وعنادہ۔

اما بعد۔ جہاں تک احقر کو یاد ہے سب سے پہلے الحصن الحصین کا نسخہ داعی الی اللہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی قدس سرہ کے کتب خانہ میں دیکھا تھا! احقر اس وقت نوعمر تھا مظاہر العلوم سہارنپور میں پڑھتا تھا اور تعطیلات کے زمانہ میں مولانا موصوف الصدر کی خدمت میں حاضری دیا کرتا تھا۔ اس وقت احقر حدیث کا طالب علم بھی نہیں تھا اور زیادہ سوجھ بوجھ بھی نہ تھی لیکن "الحصن الحصین" کو دیکھا تو اس سے خاص قلبی تعلق پیدا ہو گیا، پھر چند سال کے بعد (جب احقر حدیث پڑھ چکا تھا) بعض احباب نے روزمرہ کے اوقات اور احوال سے متعلق دعائیں جمع کرنے کی فرمائش کی احقر نے ان کے فرمانے پر "مسنون دعائیں" نامی کتاب لکھی جو الحمد للہ بہت ہی مقبول ہوئی۔ اس کی تالیف کے لیے "حصن حصین" کی بارہا ورق گردانی کرنی پڑی جس سے حصن حصین کی قدر وقیمت اور زیادہ بڑھ گئی اور اسکی جامعیت کا تفصیلی علم ہوا۔ پھر تقریباً دس سال کے بعد "فضائل دعا" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی جو دس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کی تالیف کے موقع پر بھی حصن حصین کو سامنے رکھا اور اس سے استفادہ کیا۔

حصن حصین کی بارہا ورق گردانی کے باعث جہاں کتاب سے تعلق بڑھتا گیا اور وہاں اس یقین میں بھی اضافہ ہوتا رہا کہ یہ کتاب عوام وخواص کے لیے بہت ہی زیادہ نافع اور مفید ہے اور یہی

وجہ اس کی مقبولیت عامہ کی ہے۔ اس کے بعد خیال ہوا کہ آسان اردو زبان میں حصن حصین کا ترجمہ لکھ دوں، لیکن فرصت نہ ملنے کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوتی رہی۔ بالآخر جب اللہ تعالیٰ کی مشیئت ہوئی تو ماہ شوال ۱۳۹۹ھ میں اس کا آغاز ہو گیا اور تقریباً ساڑھے چار ماہ میں پوری کتاب کا ترجمہ اختتام کو پہنچا۔ یہ اللہ جل شانہ کا فضل اور انعام ہے کہ اس نے مجھ سے یہ کام لے لیا اور درس وغیرہ کے اشغال کے ساتھ اتنی جلدی یہ ترجمہ ہو گیا۔ احقر نے چونکہ عوام کی تفہیم کو سامنے رکھا ہے اس لیے لفظی ترجمہ کے بجائے مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ لکھنے کی کوشش کی ہے اور ضرورت کے مواقع پر جگہ جگہ حواشی بھی لکھ دیئے ہیں اور کہیں کہیں ترجمہ کے درمیان قوسین میں ضروری تشریحات لکھ دی ہیں جن کی وجہ سے یہ ترجمہ صرف ترجمہ ہی نہ رہا بلکہ متوسط درجہ کا ایک شرح بن گیا ہے۔ فللہ الحمد۔

حصن حصین میں اول دعا کے فضائل، پھر ذکر کے فضائل لکھے ہیں اس کے بعد آداب دعا، آداب ذکر، اوقاتِ اجابت، احوالِ اجابت تفصیل سے درج کیے ہیں اور تقریباً ہر چیز کا احادیثِ مرفوعہ سے حوالہ دیا ہے۔ اس کے بعد ان لوگوں کی فہرست دی ہے جن کی دعا زیادہ لائقِ قبول ہوتی ہے۔ پھر اسماء اللہ تعالیٰ کہ ان کے ذریعہ دعا کرنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کے بعد صبح شام کی ادعیہ واذکار سے شروع کر کے زندگی کے ہر شعبہ اور ہر وقت اور ہر کام کی مسنون اور ماثور دعائیں لکھ دی ہیں۔ پیدا ہونے کے وقت سے لے کر موت تک پیش آنے والے حالات اور سفر و حضر کے مختلف اوقات کی دعائیں، کھانے، پینے، پہننے اور سونے کے آداب۔ نماز، حج، قربانی، جہاد وغیرہ کے اذکار وادعیہ اپنی امکانی کوشش کے بقدر مؤلف نے جمع کیے ہیں۔ اذکار پر اور بھی بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ لیکن دعاؤں پر اتنی مختصر اور جامع کتاب "حصن حصین" کے سوا کوئی کتاب نظر سے نہیں گزری۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر فرماتے تھے اور ذکر میں یہ دعائیں بھی شامل ہیں جن کا موقعہ بموقعہ پڑھنا آپ سے مروی ہے، ان کا اہتمام کرنے سے کثرتِ ذکر کی دولت نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہوتا ہے۔ ان کے مضامین ان دعاؤں میں غور و خوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں توحید کی بڑی اہم تعلیمات

ہیں اور ان کے پڑھنے اور سمجھنے سے اللہ جل شانہٗ کی ربوبیت کا بار بار اقرار ہوتا ہے اور دل و زبان پر بار بار یہ بات آتی ہے کہ اللہ ہی نے پیدا فرمایا، اسی نے زندہ رکھا، اسی نے سلایا، اسی نے سونے سے جگایا، اسی نے کھلایا، اسی نے پلایا اور اسی نے پہنایا، اسی کے حکم سے صبح و شام ہوتی ہے۔

سفر اور حضر میں وہی محافظ ہے۔ دشمنوں کے شر سے وہی بچاتا ہے۔ شیطان سے وہی محفوظ رکھتا ہے، ہر دکھ درد کا دور کرنے والا وہی ہے۔ بارش اسی کے حکم سے ہوتی ہے ہوائیں اسی کے حکم سے چلتی ہیں۔ ہر مجلس میں اور ہر موقعہ اور ہر مقام میں اسی کو یاد کرنا لازم ہے اور ہر نعمت حاصل ہونے پر اور ہر دکھ تکلیف کے چلے جانے پر اسی کا شکر کرنا واجب ہے ہر خیر کا اسی سے سوال کریں اور ہر شر سے محفوظ ہونے کے لیے اسی کو پکاریں۔

بظاہر انسان اپنی محنت سے کماتا ہے پھر پکا کر کھاتا ہے اور یہی بات زندگی کے دوسرے شعبوں سے متعلق ہے۔ مثلاً اپنی کمائی سے کپڑا خرید کر پہنتا ہے اور اپنے تعمیر کردہ مکان میں ٹھکانہ پکڑتا ہے لیکن ان دعاؤں میں بار بار یہ بتایا گیا ہے کہ باوجود کوشش اور محنت کے بندہ کے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کھلانے کی نسبت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے اور پہنانے کی نسبت بھی اسی کی طرف ہے۔ پیٹ بھی وہی بھرتا ہے، پیاس بھی وہی بجھاتا ہے اور ہر طرح کا آرام و راحت وہی پہنچاتا ہے۔

اگر اس کی مشیت نہ ہوتی تو باوجود محنت اور مشقت اور کدو کاوش کے پیسہ نہیں ملتا اور تجارت میں نفع کی بجائے پورا سرمایہ ہی ڈوب جاتا ہے اگر پیسہ مل بھی جائے تو ضروری نہیں کہ اس کے ذریعے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی چیزیں میسر ہو جائیں۔ اگر چیزیں میسر ہو بھی جائیں تو ضروری نہیں کہ ان کا استعمال کرنا بھی نصیب ہو جائے۔ اور اگر استعمال کر بھی لیں تو یہ ضروری نہیں کہ ان سے حاجت پوری ہو جائے۔ بہت سے لوگ کھاتے ہیں مگر ہضم نہیں ہوتا اور بہت سے لوگ کھاتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا اور بہت سے لوگ پیتے ہی چلے جاتے ہیں اور پیاس نہیں بجھتی۔ وہ لوگ بھی ہیں جن کے پاس لاکھوں کا سرمایہ ہے لیکن کھانے سے عاجز ہیں کیونکہ معدہ کچھ قبول نہیں کرتا۔ بہترین مکانات

ہیں۔ ائرکنڈیشنڈ ہیں۔ نرم نرم بستر ہے ہیں اور راحت کا ہر سامان موجود ہے لیکن نیند نہیں آتی، نیند کا لانا اور پھر زندہ اٹھا دینا کھلانا پلانا اور پیٹ بھرنا اور سیراب کرنا اور معدہ میں پہنچا دینا اور پچا دینا اور خون بنا کر جسم میں رواں دواں کر دینا اور قوت دینا یہ سب اللہ ہی کی مشیت اور قوت سے ہوتا ہے۔ اس لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور مالکیت کا اقرار اور اپنی عاجزی اور ضعف کا اعتراف کرتے تھے اور اپنی امت کو بھی اس طرف متوجہ فرماتے تھے اور اس کی تعلیم دیتے تھے۔ چونکہ سب اللہ ہی کے بندے ہیں اور اس کی مخلوق ہیں اور جن اسباب سے بندے آرام و راحت پاتے ہیں وہ بھی خدا ہی کی مخلوق ہیں۔ اس لیے انسان پر لازم ہے کہ ہر حرکت و سکون کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے سمجھے اور ان کے ملنے پر اللہ ہی کا شکر ادا کرے اور ہر وقت اور ہر موقعہ پر اللہ ہی کو یاد کرے اور بار بار اپنی غلامی اور عاجزی اور بے بسی کا اقرار و اعتراف کرے۔

ان دعاؤں کو بڑے اہتمام سے پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے پڑھنے میں اول تو آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے جو خداوند تعالیٰ شانہ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ ہے دوسرے چونکہ ان دعاؤں کے الفاظ اللہ جل شانہ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام فرماتے ہیں اس لیے اپنی زبان میں شکر ادا کرنے یا عربی میں کسی دوسرے کی بتائی ہوئی دعا کے پڑھنے کی بجائے ان کا وردرکھنا اور موقع بموقع پڑھنا بہت زیادہ اہم ہے۔

مذکورہ دعائیں حصن حصین میں دوسری منزل سے شروع ہو کر پانچویں منزل کے ختم تک چلی گئی ہیں۔ درمیان میں بہت سے احکام و آداب بھی بیان کر دیئے ہیں اور چھٹی منزل میں ان اذکار کی فضیلت بیان کی ہے جو کسی وقت اور مقام کے ساتھ مخصوص نہیں، پھر ساتویں منزل میں قرآن مجید اور اس کی سورتوں کے فضائل لکھنے کے بعد وہ دعائیں جمع کی ہیں جو کسی وقت اور کسی مقام کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔ یہ دعائیں بہت جامع ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اجمالاً و تفصیلاً اللہ رب العزت سے ہر نعمت اور خیر و خوبی اور اچھی عادت اور عمدہ خصلت کا سوال کیا اور تمام شر و مکروہات سے اللہ کی پناہ مانگی اور ہر طرح کے آلام و اسقام اور اوجاع و امراض اور تمام بلایا و مصائب سے محفوظ ہونے

کی دعا کی۔

ان جامع دعاؤں کا مانگنا تمام خیرات وحسنات کا مانگنا ہے اور ان میں آفات ومکروہات سے محفوظ ہونے کا سوال ہے۔ ان دعاؤں کو کم از کم روزانہ پڑھ لیں تو بہت ہی اچھا ہے ورنہ ہفتہ میں ایک بار تو ضرور ہی پڑھ لیا کریں۔ ان کو پڑھنے کے طور پر پڑھنے کے بجائے مانگنے کے طور پر پڑھیں کبھی کبھی ترجمہ دیکھ لیا کریں تاکہ یہ معلوم ہو کہ کیا مانگ رہے ہیں۔

مومن بندوں کو محبوب حقیقی کے ذکر میں مزہ آتا ہے اور اس سے مانگنے میں لذت محسوس ہوتی ہے اور جو لوگ دنیا کی محبت میں پھنسے ہوتے ہیں وہ فرض نماز سے بھی جان چراتے ہیں اور دس پانچ مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے بھی گھبراتے ہیں۔ ایسے لوگ ذاکرین کو دیوانہ اور بے وقوف کہتے ہیں اور شیطان کے بہکانے اور نفس کے ورغلانے سے کثرت ذکر کے عمدہ ترین مشغلہ میں لگنے والوں کو رہبانیت کا طعنہ دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں کثرت ذکر کا حکم ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے دکھایا اور اپنی امت کو اس کی ترغیب دی اور زندگی بھر کے احوال اور اوقات کے مطابق دعائیں سکھائیں۔ اگر یہ رہبانیت ہوتی تو آپ کثرت ذکر میں خود کیوں لگتے اور اپنی امت کو اس میں کیوں لگاتے۔

تقریباً تیس سال پہلے جب احقر نے کتاب "مسنون دعائیں" لکھی تھی تو اس وقت ایک شخص کا غضب ناک خط آیا جس میں اس نے لکھا تھا کہ اس مشغولیت کے دور میں لوگوں کو اتنی دعائیں پڑھنے کی فرصت کہاں ہے۔ اس خط سے اندازہ ہوا اور کچھ سیاسی مزاج لوگوں کے قول وفعل اور رنگ ڈھنگ سے پتہ چلا کہ مسنون دعائیں پڑھنا اور اذکار ماثورہ میں لگنا گویا ان کے نزدیک کارخانوں کے تباہ کرنے اور سیاست میں رخنہ پیدا کرنے اور تجارتوں کے برباد ہونے کے مترادف ہے۔ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ اگر ان کی زبان یا قلم سے ایسی باتیں نکلتیں تو محل تعجب نہ تھا۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ جو لوگ مسلمان ہونے کے مدعی ہیں وہ بھی ایسی باتیں کرتے ہیں اور لکھتے ہیں اور ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اذکار وادعیہ میں لگنے والوں کی مذمت کرتے ہیں اور ان کے خلاف زہر اگلتے ہیں۔ بات اصل یہ ہے کہ اپنا مقصد تخلیق یاد نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ شانہ نے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ

رالّا لِیَعْبُدُوْنِ ؎۱ میں بیان فرمایا ہے اور ایسے لوگوں کو قرآن و حدیث کی تصریحات بھی معلوم نہیں ہیں۔ اگر باری تعالیٰ کا فرمان یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا ؎۲ اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ؎۳ اور اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ ؎۴ کو پڑھتے اور دل و جان سے مانتے تو ایسی باتیں ہرگز نہ کرتے۔ اگر اللہ کے نام میں مشغول ہونے سے فانی دنیا کا نقصان ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بکری کے کان کٹے ہوئے مردہ بچہ سے بھی زیادہ ذلیل ہے (کما فی المشکوٰۃ ص ۴۳۹ عن صحیح مسلم) تو یہ کوئی رنج کی بات نہیں ہے بالفرض اگر اذکار و ادعیہ میں لگنے سے فانی دنیا کا کچھ نقصان ہو بھی جائے تو اس عظیم فائدہ کو بھی دیکھنا چاہیئے کہ اذکار و ادعیہ میں لگنے سے زندگی نورانی بنتی ہے اور مال و متاع میں بہت بڑی برکت ہوتی ہے اور قلبی سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

پھر یہ نقصان کا وسوسہ بھی تو غلط ہے۔ کیونکہ بظاہر نقصان کا امکان اس وقت تھا جب کہ ہر وقت ادعیہ و اذکار ہی میں لگے رہتے (جیسا کہ ان میں لگنے کا حق ہے) لیکن اگر مختلف اوقات کی مختلف دعائیں پڑھی جائیں تو ان میں مشاغل دنیویہ کو چھوڑنے کی بالکل ضرورت نہیں ہوتی اور ان کے لیئے مستقل وقت نہیں نکالنا پڑتا۔ کام کاج میں لگے ہوئے چلتے پھرتے سب دعائیں ادا ہو جاتی ہیں۔

بات اصل وہی ہے کہ جو لوگ مردار دنیا اور اہل دنیا سے محبت اور شغف رکھتے ہیں وہ اللہ کے نام کی لذت سے نا آشنا ہیں اور آخرت کی نعمتوں سے بے خبر ہیں۔ ایسے ہی لوگ اپنی

؎۱: ترجمہ: نہیں پیدا کیا میں نے جنات کو اور انسان کو مگر عبادت کے لیے۔

؎۲: ": اے ایمان والو تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اسکی تسبیح کرتے رہو۔

؎۳: ": تیری زبان ہر وقت اللہ کی یاد میں تر رہے۔ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن بُسر کما فی المشکوٰۃ ص ۱۹۸

؎۴: ": اللہ کے ذکر کی کثرت کرو یہاں تک کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہنے لگیں۔ رواہ احمد و ابو یعلیٰ و ابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد کما فی الترغیب جلد ۲ ص ۳۹۹۔

جہالت سے ذاکرین کی مخالفت کرتے ہیں۔ نہ ان کو خود ذکر اللہ سے انس و الفت ہے اور نہ دوسروں کے لیے اس مبارک مشغلہ کو پسند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو علم و فہم عطا فرمائے ذکر اور دعا بہت بڑی چیز ہے ان کے فضائل اور فوائد حصن حصین کے مقدمہ میں مذکور ہیں ان فضائل کو محفلوں اور مجلسوں میں سنائیں اور احباب و اصحاب کو اذکار و ادعیہ کی ترغیب دیں۔ دنیاداروں اور جاہلوں کی باتوں کا اثر نہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دینی سمجھ دے اور علم و عمل سے آراستہ فرمائے اور زبان و قلب کو اپنے ذکر سے معمور فرمائے۔ واللہ الموفق والمعین وہو ذو الفضل المبین۔

العبد المحتاج الی رحمۃ اللہ

محمد عاشق الٰہی بلندشہری

عفا اللہ عنہ و عافاہ

۴ ربیع الاول سنہ ۱۴۰۳ھ

مختصر حالات

○

مؤلّف حصن حصین

○

حضرت علامہ شیخ شمس الدّین ابوالخیر محمد ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ

○

از

محمد عاشق الٰہی بلند شہری عفا اللہ عنہ

○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

علامہ ابوالخیر شیخ شمس الدین ابن الجزریؒ کے مختصر حالات

نام، کنیت، لقب، وطن

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی محمد ہے آپ کے باپ دادا کا بھی یہی نام تھا۔ آپ کی کنیت ابوالخیر اور لقب شمس الدین ہے۔ آپ کو الجزری اور ابن الجزری سے زیادہ یاد کیا جاتا ہے۔ الجزری جزیرہ ابن عمر کی طرف ہے جو شہر موصل کے شمال میں واقع ہے۔ اس کو نہر دجلہ بصورت ہلال تین جانب سے گھیرے ہوئے ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے آباؤ اجداد اس جزیرہ کے باشندہ تھے (مگر اس کی تصریح نہیں ملی) جن کی طرف یہ جزیرہ منسوب ہے۔ یہ عبداللہ بن عمر صحابی نہیں بلکہ یہ عبدالعزیز بن عمر برقعیدی ہیں، جنہوں نے یہ جزیرہ آباد کیا تھا۔[1]

پیدائش

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ ۷۵۱ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کی ولادت دمشق میں ہوئی اور زندگی کا بڑا حصہ دمشق میں گزرا۔

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے والد کی شادی کو چالیس سال گزر گئے تھے۔ اس عرصہ میں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ جب انہوں نے حج کیا تو چاہ زمزم پر آئے اور آبِ زمزم پی کر دعا کی کہ یا اللہ مجھے ایک ولد صالح عطا فرما جو عالم بھی ہو۔ اللہ جل شانہٗ نے دعا قبول فرمائی اور جزری جیسا صالح عالم باعمل، مفتی وفقیہ اور محدث وقاضی، نیز قاری ومقری عطا فرمایا۔

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ حفظ قرآن سے فارغ ہوئے تو تحصیل علوم میں لگ گئے۔ شیخ وقت القاری المقری عبدالوہاب بن السلار اور شیخ ابوالمعالی ابن اللبان وغیرہما سے قرأت پڑھیں۔ شیخ ابن السلار نے نابالغی ہی میں ان کو پڑھانے کی اجازت دے دی۔ شیخ ابن الجزری غایۃ النہایہ جلد ا صہ ۴۸۳ میں فرماتے ہیں۔

فَاَجَازَنِیْ وَاَنَا مُرَاهِقٌ دُوْنَ الْبُلُوْغِ بِكَثِيْرٍ۔[2]

۷۶۸ھ میں حج کیا اور مدینہ منورہ کے امام وخطیب شیخ ابوعبداللہ سے قرأت پڑھیں۔

---

[1] المنح الفکریہ وغیرہ ۱۲۔ [2] پس انہوں نے مجھے درس وتدریس کی اجازت دے دی جبکہ میں مراہق تھا اور حد بلوغ سے ابھی بعید تھا ۱۲ مصحح امداد اللہ۔

سنہ ۷۶۹ھ میں قاہرہ پہنچے، وہاں شیخ ابو عبداللہ بن الصائغ اور تقی بغدادی وغیرہ سے قرأت کی تحصیل کی۔ پہلے القراءات العشرہ پھر اثنا عشر پھر ثلثہ عشر پڑھیں۔ قاری ابو محمد محی الاسلام صاحبؒ نے شرح سبعہ قراءت میں لکھا ہے کہ صرف قراءت میں علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ چالیس کے قریب ہیں اس کے بعد پھر دمشق چلے گئے اور محدث دمیاطیؒ اور محدث ابرقوہی کے تلامذہ سے حدیث پڑھی۔ آپ کے اساتذہ حدیث میں مشہور محدث و مفسر حافظ ابن کثیرؒ (صاحب البدایہ والنہایہ) اور محدث محمد بن المحب المقدسی اور شیخ المحدثین حافظ عراقی بھی ہیں۔ فقہ علامہ جمال الدین اسنوی سے اور شیخ الاسلام بلقینی سے حاصل کیا۔ علمی تشنگی نے اسکندریہ بھی پہنچایا اور وہاں کے اساتذہ سے بھی کسب فیض کیا، علم اصول اور معانی اور بیان کی تحصیل شیخ ضیاء الدین قرمی سے کی۔ بڑے بڑے اکابر نے ان کو تدریس اور اقراء کی اجازت دی۔ حافظ ابن کثیر نے سنہ ۷۷۴ھ میں اور شیخ ضیاء الدین نے سنہ ۷۷۸ھ میں اور شیخ الاسلام بلقینی نے سنہ ۷۸۵ھ میں فتویٰ لکھنے کی اجازت دی۔

تجوید و قرأت میں کمال

علامہ جزریؒ جدھر کو نکل جاتے پروانوں کی طرح مستفیدین گھیر لیتے اور جہاں قیام فرماتے وہیں تجوید و قرأت کے محصلین اور حدیث کے طلباء کا تانتا بندھ جاتا۔ آپ کی شخصیت علوم القراءت کا مرکز بنی ہوئی تھی اور آپ کی ذات گرامی ایک چلتا پھرتا مدرسہ تھی۔ گو آپ اپنے زمانہ کے مشہور مدارس قرأت کے شیخ القراء بھی رہے اور کئی جگہ خود بھی مدارس قائم کیے۔ مگر ایسے باکمال حضرات کے فیضان کے لیے مدرسوں کے در و دیوار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ شیخ جزریؒ کے تذکرہ نگاروں نے آپ کو بڑے بڑے القاب سے یاد کیا ہے۔ آپ کے بارے میں کسی نے الحافظ الامام المقری اور کسی نے شیخ القراء فی زمانہ کہا ہے۔ شیراز میں آپ کو الامام الاعظم کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

حافظ ابن حجرؒ انباء الغمر میں لکھتے ہیں کہ انتھت الیہ ریاسۃ علم القراءۃ فی الممالک (یعنی ممالک اسلامیہ میں شیخ جزری پر علوم قرأت کی ریاست (یعنی سرداری) ختم ہوگئی۔ اس فن میں اور اس فن کی خدمت میں ان کے زمانے میں بلکہ ان کے بعد بھی کوئی ان سے آگے نہیں بڑھ سکا اور اب تک یہ سرداری ان ہی پر ختم ہے۔

علامہ شوکانی البدر الطالع میں لکھتے ہیں۔

قد تفرد بعلم القراءات فی جمیع الدنیا ونشرہ فی کثیر من البلاد وکان اعظم فنونہ واجل ما عندہ

شیخ جزری علم قراءات میں ساری دنیا میں یکتا تھے اس علم کو بہت سے شہروں میں پھیلایا۔ یہ علم ان کے فنون میں سب سے زیادہ بزرگ تر تھا اور انکے علوم میں سب سے زیادہ نمایاں تھا۔

(البدر الطالع جلد ۲ صد ۲۵۹)

حافظ سیوطی ذیل طبقات الحفاظ میں لکھتے ہیں۔

کان اماما فی القراءات لا نظیر لہ فی عصرہ فی الدنیا، حافظاً للحدیث۔ ص ۳۷۷

شیخ ابن الجزری قراء توں میں امام تھے۔ پوری دنیا میں آپ کی نظیر نہ تھی۔ ساتھ ہی حافظ حدیث بھی تھے۔

تدریس واقراء اور عہدہ قضاء

ابھی آپ کی عمر بیس سال بھی نہ ہوئی تھی کہ تالیف و تصنیف کا سلسلہ شروع کر دیا۔ چنانچہ سترہ سال کی عمر میں بعض کتب کی تالیف کا ذکر ملتا ہے۔ قراءات اور حدیث و فقہ کے اساتذہ کی اجازت کے بعد تدریس و تحدیث اور اقراء و افتاء کے مشاغل میں منہمک ہو گئے۔ چند سال جامعہ بنی امیہ (دمشق) میں تدریس و قراءات کی خدمت انجام دی۔ پھر دار العلوم العادلیہ کے شیخ القراء مقرر ہوئے۔ پھر دار الحدیث اشرفیہ کے شیخ بنا دیئے گئے۔ پھر اپنے استاذ شیخ عبد الوہاب بن السلار (متوفی ۷۸۲ھ) کی جگہ مدرسہ تربت ام الصالح کے شیخ القراء مقرر ہوئے اور اس مدرسہ میں اکابر اہل علم کی موجودگی میں درس دیا۔ انہی ایام میں الملک الظاہر برقوق نے آپ کو جامع توبۃ کا خطیب مقرر کیا اور دمشق میں آپ نے ایک مدرسہ بھی قائم کیا۔

۷۹۵ھ میں بیت المقدس میں مدرسہ صلاحیہ کی خدمت قبول فرمائی اور ۷۹۷ھ تک اس خدمت کو انجام دیتے رہے۔ ان سب مشاغل کے ساتھ مملکت شام کی قضاء کا عہدہ بھی قبول فرمایا اور ۷۹۳ھ سے لے کر ۷۹۷ھ تک یہ خدمت انجام دی۔ پھر حکومت سے بگاڑ ہو گیا جس کی وجہ سے ۷۹۸ھ میں براہِ اسکندریہ بلاد روم کا سفر اختیار کیا۔

شہر بروصہ پھر سمرقند پھر شیراز میں قیام اور اسفار کی تفصیل

بلاد روم میں پہنچے تو شاہ ابو یزید سے ملاقات ہوئی۔ اس نے دارالسلطنت میں نہایت اکرام و اعزاز کے ساتھ اپنے پاس ٹھہرایا۔

یہاں چند سال قیام کیا اور علوم القراءۃ اور حدیث کی خوب اشاعت کی۔ ان کی ذاتِ گرامی سے یہاں محصلین و مستفیدین خوب منتفع ہوئے۔ پھر جب تیمور ۸۰۵ھ میں بلادِ روم میں داخل ہوا تو اس علاقہ پر قبضہ کر لیا تو شیخ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ سمرقند لے گیا اور آپ تیمور کی وفات ہونے تک (جو ۸۰۷ھ میں ہوئی) وہیں رہے۔ تیمور کی وفات کے بعد ماوراء النہر کے علاقہ کو خیرباد کہا اور وہاں سے روانہ ہو گئے۔ پہلے خراسان پھر ہرات پہنچے۔ اور یہ سفر ایک سال میں طے ہوا۔ شیراز کا حاکم اس وقت تیمور کا پوتا پیر محمد تھا۔ اس نے آپ کو شیراز اور اس کے اطراف کا قاضی بنایا۔ آپ اس سے پہلے شام میں بھی قاضی رہ چکے تھے، یہاں پر یہ عہدہ بددلی کے ساتھ قبول کیا مگر طویل مدت تک خدمتِ قضاء انجام دیتے رہے اور قضاء کی انجام دہی کے ساتھ تدریس و تحدیث اور اقراء کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ یہاں بھی خوب فیض پہنچایا اور تشنگانِ علوم کو سیراب کیا۔

۸۲۲ھ میں حج کے لیے روانہ ہوئے۔ راستہ میں بصرہ سے گزرے مگر اس سال حج نہ کر سکے کیونکہ رہزنوں نے آپ کو لوٹ لیا تھا۔ مجبوراً چند ماہ ینبع میں قیام کر کے ربیع الاول ۸۲۳ھ میں مدینہ منورہ پہنچے۔ پھر اسی سال رجب میں مکہ معظمہ آئے اور حرم میں مقیم ہو گئے۔

مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے دوران قیام بہت سے حضرات نے آپ سے کسب فیض کیا اور مدینہ کے زمانہ اقامت میں شیخ الحرم نے بھی آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔

اسی سال حج کر کے عراق کی طرف نکل گئے۔ وہاں تجارت کی۔ پھر ۸۲۶ھ میں اور اس کے بعد ۸۲۷ھ میں حج کیا۔ اسی سال حج کر کے دمشق آئے (جو ان کا وطن تھا) پھر قاہرہ پہنچے وہاں سلطان اشرف سے ملاقات ہوئی، وہ بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آیا۔ یہاں بھی تشنگانِ علوم کا تانتا بندھ گیا اور استفادہ کی غرض سے قرأت و حدیث کے طالبین جوق در جوق حاضر

خدمت ہوتے رہے۔
قاہرہ میں کچھ قیام کرنے کے بعد بحری راستہ سے یمن کا سفر کیا۔ گو یہ سفر تجارت تھا مگر محصلین و مستفیدین کا جھگمٹا لگ گیا۔ خود والی یمن نے حدیث کا سماع کیا اور حدیث کی اجازت لی۔ یمن میں آپ کی کتاب الحصن الحصین کا بہت چرچا تھا۔ جن حضرات نے اس سے پہلے آپ سے اس کتاب کا سماع کیا تھا ان میں سے بہت سے آدمی وفات پاچکے تھے اس موقع پر بعض حضرات نے دوبارہ آپ سے سماع کیا اور وفات پا جانے والے حضرات کی اولاد نے موقع غنیمت جان کر بلاواسطہ صاحب کتاب سے کتاب سنی۔ اہل یمن اس کتاب کی تحصیل اور روایت میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ یمن سے مکہ معظمہ آئے اور بہت سے اموال ہمراہ لائے۔ ۸۲۸ھ میں بھی حج کیا اور حج کے بعد قاہرہ کا پھر سفر کیا اور اوائل ۸۲۹ھ میں قاہرہ پہنچے اور پھر شام اور بصرہ سے ہوتے ہوئے شیراز پہنچے۔ یہاں چند سال قیام کرنے کے بعد وفات پائی۔
(الضوء اللامع، الشقائق النعمانیہ، شذرات الذہب، شرح سبعہ قراءات)

مجددین کی فہرست میں

دینی خدمات اور قرآن و حدیث کی تعلیم و تدریس اور سنت کی تبلیغ و ترویج کی وجہ سے بعض حضرات نے علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کو آٹھویں صدی ہجری کے مجددین میں شمار کیا ہے جیسا کہ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی رح میں مذکور ہے اور درحقیقت آپ کو مجدد کہنا صحیح اور درست ہے۔

علامہ جزریؒ امراء اور ملوک کی نظر میں

امام جزریؒ کو اللہ تعالیٰ نے مقبولیت عامہ سے نوازا تھا۔ علماء، قراء، محدثین امراء اور ملوک سب ہی ان سے محبت کرتے اور اکرام و احترام سے پیش آتے تھے۔ الملک الظاہر برقوق نے فضل و کمال دیکھ کر آپ کو جامع توبہ کا خطیب مقرر کیا۔ امیر طلبک نے آپ کو قاضی بنایا۔ پھر جب روم کے دارالسلطنت بروصا پہنچے تو وہاں کا فرمانروا شاہ ابویزید بن عثمان بہت تعظیم و تکریم سے پیش آیا اور اپنے پاس قیام کرایا۔ پھر جب تیمور نے شاہ مذکور کو قید کر لیا تو تیمور نے آپ کو اپنے پاس بلالیا اور تادم آخر ساتھ رکھا اور برابر تعظیم

وتکریم سے پیش آتا رہا۔ شیراز پہنچے تو وہاں کے حاکم پیر محمد نے اپنی سلطنت کا قاضی القضاۃ مقرر کیا اور بہت عزت سے رکھا۔ یمن پہنچے تو وہاں کے حاکم نے بھی بہت قدر دانی کی اور اپنے زیر اہتمام ان سے حدیث کا درس دلایا۔ قاہرہ پہنچے تو سلطان اشرف نے بہت تعظیم وتکریم کی (الضوء اللامع، الشقائق النعمانیہ)

تیمور کے بہت سے کام مؤرخین نے ایسے نقل کیے ہیں جو بہت زیادہ قابل اعتراض ہیں لیکن ان کے باوجود علماء اور اکابرین دین سے خاص عقیدت رکھتا تھا۔ ان حضرات کی خدمت اور پرورش کرنا اور ان کو اپنے پاس رکھ کر کسب معاش سے بے فکر کر دینا۔ یہ اس کا لائق تحسین کارنامہ ہے۔ خدا جانے کتنے حضرات اس کے پاس رہے اور بے فکری سے تالیف وتصنیف کرتے رہے۔ میر سید شریف جرجانی، علامہ تفتازانی، علامہ جزریؒ ان حضرات میں سے ہیں جو تیمور کے پاس رہے ہیں۔ تیمور علماء اور مشائخ کی نہ صرف تعظیم وتکریم کرتا تھا بلکہ اپنی سمجھ کے مطابق فرق مراتب کا بھی خیال رکھتا تھا۔ چنانچہ میر سید شریف جرجانی کو علامہ تفتازانی پر ترجیح دیتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر ہم یہ فرض کرلیں کہ دونوں علم میں برابر ہیں پھر بھی سید شریف کو نسبی شرف کی وجہ سے ترجیح ہے لیکن سید شریف سے ایسی بھرپور عقیدت کے باوجود علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کو سید شریف پر ترجیح دیتا تھا۔ جس کا ایک واقعہ صاحب الشقائق النعمانیہ نے علامہ جزری کے صاحبزادے محمد الجزری کے تذکرے میں نقل کیا ہے اور وہ یہ کہ جب تیمور علامہ جزری کو ماوراء النہر لے گیا اور وہاں رہنے لگے تو ایک موقع پر اس نے ایک عظیم الشان دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ اس نے اپنی داہنی جانب علماء کو بٹھایا اور بائیں جانب امراء مملکت کو جگہ دی۔ بیٹھنے کی ترتیب میں علامہ جزری کو سید شریف جرجانی پر فوقیت دی اور اس بارے میں جب لوگوں نے کچھ کہا تو جواب دیا۔

کیف لا اقدم رجلا عارفا بالکتاب والسنۃ ویشاور ما اشکل علیہ منہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالذات فیحل۔

یعنی میں ایسے شخص کو ترجیح کیوں نہ دوں جس کو کتاب وسنت کا بھرپور علم ہے اور جو کتاب وسنت میں پیش آمدہ اشکال کو براہ راست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حل کرلیتا ہے۔

فصاحت و سخاوت

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ ابناء الغمر میں لکھتے ہیں۔

کان مثریا شکلا حسنا وفصیحًا بلیغًا کثیر الاحسان لاھل الحجاز انتھت الیہ ریاسۃ علم القراءات فی الممالک (الضوء اللامع)

آپ دولت مند تھے، شکیل وحسین تھے فصیح وبلیغ تھے۔ اہل حجاز کے ساتھ بہت زیادہ سلوک کرتے تھے قرأت میں سارے ممالک میں ان پر سرداری ختم ہو گئی۔

عبادت

علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کو عبادت کا بھی خاص ذوق تھا۔ تحدیث قدیث اور تدریس و اقراء اور تصنیف وتالیف سراپا عبادت ہیں۔ علامہ جزری جیسا شخص اگر فرائض اور سنن پر بس کر کے اشاعت دین میں باقی وقت لگاتے اور نوافل میں زیادہ مشغول نہ ہو تو یہ جائز ہی نہیں بلکہ بہتر ہے۔ لیکن جس کا باطن اخلاق و للّٰہیت سے معمور ہو جب تک وہ کثیر نوافل اور اذکار و اوراد میں وقت نہ لگاتے اس سے صبر ہوتا ہی نہیں۔ من احب شیئًا اکثر ذکرہٗ۔ جسے کسی سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا ذکر بہت کرتا ہے۔

جب اللہ جل شانہٗ سے قلبی تعلق ہو تو اس کے ذکر کا ذوق کیونکر نہ ہو گا اور عبادت وریاضت کے بغیر کیسے تسلی ہو گی۔ خاصانِ خدا تعلیم وتدریس کے ساتھ کثرتِ عبادت و ذکر کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

قاضی القضاۃ ابو یوسف رحؒ جیسے کثیر المشاغل فقیہ ومحدث ساری علمی مشغولیتوں اور عہدہ کی ذمہ داریوں کے باوجود روزانہ دو سو رکعت نوافل پڑھا کرتے تھے۔

علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی خاصانِ خدا میں سے تھے ذکر و عبادت کا خاص ذوق رکھتے تھے۔ اس کی وجہ سے تدریس و تحدیث اور تالیف وتصنیف میں بھی برکت ہوتی ہے اور ذکر و عبادت کے انوار سے علمی کاموں میں نورانیت و للّٰہیت آجاتی ہے۔

صاحب اتحاف النبلاء لکھتے ہیں:

باوجودیکہ مردم بطلب ایں دو علم بروے

باوجودیکہ ان کے پاس ان دو علوم (قرأت

ہجوم داشتند وارداد عبادات وظیفہ
داشت آں قدر ہر روز تصنیف می کرد کہ
کاتب جید سریع الکتابت مے نوشت
در سفر و حضر بیدار و قائم اللیل مے
ماند ہرگز روزہ دوشنبہ و پنجشنبہ
از وے فوت نمی شد و سہ روزہ از
ہر ماہ نیز مے نہاد۔

و حدیث کے طلباء کا ہجوم رہتا تھا اوراد اور عبادت
میں اوقات خرچ کرتے تھے اور (تدریس و عبادت
کے شغل کے علاوہ) روزانہ اس قدر تصنیف کرتے
تھے کہ زود نویس کاتب ہی اس کو نقل کر سکتا تھا
سفر و حضر میں شب بیدار رہتے تھے اور رات کو نوافل
پابندی سے پڑھتے تھے، پیر اور جمعرات کا روزہ کبھی
ناغہ نہ ہوتا اور ان کے علاوہ ہر ماہ کے تین روزے
بھی رکھتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ سے ملاقات

صاحب فتح الباری شہاب الملۃ والدین حافظ ابن حجر عسقلانی المولود ۷۷۳ھ والمتوفی ۸۵۲ھ بھی علامہ جزریؒ کے زمانے میں تھے۔ عمر میں جزریؒ سے ۲۲ سال چھوٹے تھے دونوں کی ذات بابرکات تھیں۔ علامہ جزریؒ تجوید و قرات کے امام اعظم تھے اور حافظ ابن حجر حدیث اور اصول حدیث میں مرجع خلائق تھے۔

جیسا کہ علامہ جزریؒ کے بعد کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جس کی کتب کو بعد والوں نے مدار تحقیق بنایا ہو۔ ایسے ہی حافظ ابن حجر کے بعد حدیث اور اس کے متعلقہ علوم میں مہارت رکھنے والا کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جس کی کتابوں نے دیگر کتب سے بے نیاز کر دیا ہو۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ میں نے علامہ جزریؒ سے ۷۹۰ھ میں ملاقات کی تھی۔ انہوں نے مجھے دمشق جانے کی ترغیب دی۔ میں اس سے قبل بطور جادہ ان کی کتاب الحصن الحصین کی روایت کرتا تھا۔ نیز لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ کے دوران قیام میں انہوں نے اپنے ہاتھ سے میری شرح بخاری کے مقدمہ کا شروع کا حصہ لکھا اور چند آدمیوں کو لگا کر تکمیل کرائی اور پورا مقدمہ حاصل کر لیا۔

علامہ جزریؒ نے حافظ ابن حجر اور ان کی اولاد کو مندرجہ ذیل اشعار میں اپنی روایات اور اپنی تالیفات کی اجازت دی۔ ؎

انی اجزت لهم روایة کل ما | ارویه من سنن الحدیث ومسند
وکذا الصحاح الخمس ثم معاجم | والمشیخات وکل جزء مفرد
وجمیع نظم لی ونثر والذی | الفتہ کالنشر الذی ومنجد
فاللہ یحفظهم ویبسط فی حیا | ة الحافظ الحجر المحقق احمد
وانا المقص فی الوری العبد الفقیر | محمد بن محمد بن محمد

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے شیراز سے حافظ صاحب کے لیے اپنی کتاب "النشر" بھیجی اور اس کی دونوں جلدوں پر اجازت تحریر فرمائی اور لکھا کہ اس کتاب کو مصر میں پھیلانے کی کوشش کریں۔

امام جزریؒ کی تالیفات

محقق جزری رحمۃ اللہ علیہ تدریس و افتاد اور تحدیث و اقراء کے مشاغل کے ساتھ تالیف و تصنیف کا شغل بھی برابر رکھتے تھے۔ سفر و حضر میں یہ سلسلہ جاری رہتا تھا۔ اللہ رب العزت جل مجدہٗ کی توفیق سے بڑی بلند پایہ کتابیں لکھیں جو ان کی زندگی ہی میں معروف و مشہور ہو گئیں اور عوام و خواص ان سے بہت فیض یاب ہوئے اور آج تک مستفیض ہو رہے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے بعد کوئی شخص آپ کی کتابوں سے بے نیاز ہو کر مجوّد و قاری نہ بنا تو ایسا کہنا بے جا نہ ہو گا۔

بعض بندوں کی کتابوں کو اللہ جل شانہٗ ایسی مقبولیت سے نوازتے ہیں کہ صدیوں تک ان سے فیض ہوتا رہتا ہے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کو بھی خداوند عالم جل مجدہٗ نے یہی شرف بخشا۔ عہد اول سے جو مقبولیتِ عامہ نصیب ہوئی۔ آج تک اس میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ مؤرخ ابن العماد لکھتے ہیں۔

فانه کان عدیم النظیر طائر المصیت انتفع الناس بکتبه وسارت فی الآفاق مسیر الشمس

آپ اپنی نظیر نہ رکھتے تھے مشہور خلائق تھے لوگ ان کی کتب سے منتفع ہوئے اور ان کی تالیفات اطراف عالم میں ایسی تیزی سے چلیں جیسے آفتاب کی رفتار ہوتی ہے۔

قاری محی الاسلام پانی پتیؒ شرح سبعہ قراءات میں لکھتے ہیں۔

آپ کی تصانیف محققانہ ہیں۔ نشر کبیر میں تو کمال کیا ہے۔ ہر اختلافی مسئلہ کی ایسی چھان بین کی ہے کہ اس پر فوق ممکن نہیں تیسری صدی سے آٹھویں صدی تک کی تمام تصانیف کے حوالے نقل کیے ہیں اور مذہب منصور بتایا ہے اور ہر جگہ قلت کہ کر لستے دی ہے جو تقریباً حق وصواب اور درست ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ یہ کہ دو صدیوں سے جو مقلدانہ رنگ چڑھا ہوا تھا اس کو دور کیا اور شاطبیہ کے متاخرین شارحوں نے عربیت اور رسم کی بنا پر بلا مساعدت نقل جو وجوہ ضعیفہ ردیہ بیان کر دی تھیں ان کی تردید کر دی۔

خود فرماتے ہیں یہ کتاب قراءات عشرہ کے لیے نشر ہے جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ علم مر گیا اس سے کہہ دو کہ نشر سے زندہ ہو گیا۔ یہ مبالغہ نہیں واقعہ ہے، کاش! آپ کے بعد کوئی اور ایسا ماہر پیدا ہوتا۔ بعد کے تمام مؤلفین ومصنفین کا بڑا ماخذ نشر ہے اور اس کی تحقیق پر ہر شخص کا اعتماد ہے (شرح سبعہ قراءات ص ۱۰۲)

تجوید وقراءات

تجوید و قراءت میں علامہ جزریؒ نے کتب ذیل لکھیں۔

(۱) مقدمۃ الجزری: علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کی تالیفات متعلقہ تجوید و قراءت میں "مقدمۃ الجزری" بہت زیادہ مشہور ہے جس میں سو سے کچھ اوپر اشعار ہیں۔ تالیف کے بعد ہی سے اس کی مقبولیت عام ہو گئی اور صدیاں گزر جانے پر بھی کوئی طالب علم اس کی تعلیم سے بے نیاز نہیں ہے۔ اور گو اس کے بعض اشعار چیستان کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس کے بعد اور بھی بہت سی سہل الحصول کتابیں لکھی جا چکی ہیں جو مبتدیوں کے لیے آسان ہیں مگر پھر بھی ان کی طرف مدرسین اور محصلین کا التفات بہت زیادہ نہیں ہے۔ مقبولیت عامہ کی وجہ سے علامہ جزریؒ کی یہ کتاب مرکز تجوید بنی ہوئی ہے۔ تجوید کے تقریباً تمام ہی مدارس میں داخل درس ہے اور سند لینے کے لیے اس کا پڑھنا اور یاد کرنا شرط ہے مقدمۃ الجزریؒ پڑھ کر لاکھوں آدمی مجوّد بن گئے اور برابر اس کا فیض جاری ہے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

مقدمۃ الجزری کی کثیر تعداد میں شرح لکھی گئیں جو عربی، فارسی، ترکی، اردو میں ہیں۔

جن کا تذکرہ تفصیل سے احقر نے "التحفۃ المرضیہ فی شرح المقدمۃ الجزریہ" میں کر دیا ہے۔

(۲) النشر فی القراءات العشر : یہ کتاب دو جلدوں میں ہے اور بڑی محققانہ کتاب ہے۔ اس کے بارے میں امام فن حضرت قاری محی الاسلام صاحب پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اوپر گزر چکا ہے۔ شیخ جزریؒ کے بعد آنے والے قراء و مجودین نے اس پر اعتماد کیا ہے۔ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں۔

وھو الجامع لجمیع طرق العشرۃ لم یسبق الی مثلہ یعنی النشر تمام طرق عشرہ کو جامع ہے اور اس جیسی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے شیخ جزریؒ کی کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے طبقات القراء کے بارے میں فرمایا ہے اجاد فیہ (اس میں کمال کیا ہے) اور النشر کے بارے میں فرمایا ہے کہ جودہ (یعنی بہت عمدہ لکھی ہے۔)

علامہ جلال الدین سیوطی ذیل طبقات الحفاظ میں فرماتے ہیں۔ لم یصنف مثلہ (اس جیسی کتاب نہیں لکھی گئی)۔

(۳) التقریب : علامہ جزریؒ نے نشر کا اختصار کر کے اس کا نام التقریب رکھا۔ یہ اختصار نشر میں ہے۔

(۴) طیبۃ النشر : یہ بھی النشر کا خلاصہ ہے جسے علامہ جزری نے اشعار میں لکھا ہے جو ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔

(۵) تحبیر التیسیر : یہ علامہ ابو عمرو دانی کی کتاب التیسیر کی تکمیل ہے۔ التیسیر میں علامہ دانی نے سات قراءتیں جمع کی تھیں۔ علامہ جزریؒ نے تین قراءت کا اضافہ کر کے قراءات عشرہ کا بیان مکمل کر دیا اور اس کا تحبیر التیسیر نام رکھا۔

(۶) التمھید فی علم التجوید : یہ بھی علم تجوید میں ہے۔ الضوء اللامع میں لکھا ہے کہ علامہ جزریؒ نے تحبیر اور التمہید سترہ سال کی عمر میں تالیف فرمائی۔

(۷) الدرۃ المضیۃ فی قراءات الائمۃ الثلاثۃ المرضیہ، تحبیر التیسیر میں جن قراءتوں کو لکھ کر تیسیر کی تکمیل کی تھی۔ ان قراءتوں کو اس میں منظوم کیا ہے۔ یہ تین قراءتیں سبعہ

قراءات کے بعد والی ہیں ۔

(۸) اتحاف المھرۃ فی تتمۃ العشرۃ :

(۹) غایۃ المھرۃ فی الزیادۃ علی العشرۃ ۔

(۱۰) منجد المقرئین :

مقدمہ الجزریؒ سے لے کر یہاں تک جن کتابوں کا ذکر ہوا علامہ سخاوی نے الضوء اللامع میں ان کا ذکر کیا ہے ۔ ان کے علاوہ تجوید و قرأت میں علامہ جزریؒ کی دیگر تالیفات بھی ہیں جن کا ذکر کشف الظنون میں ہے ۔ مثلاً :

(۱۱) اصول القراءات ۔

(۱۲) الالغاز اور اس کی شرح ۔

(۱۳) العقد الثمین ۔

الالغاز ایک ہمزیہ ہے جو مجموعہ چیستان ہے ۔ اس میں مشکل ترین سوالات متعلقہ قراءت منظوم کیے ۔ پھر العقد الثمین میں ان کا جواب تحریر فرمایا ۔

(۱۴) القراءات الشاذہ : یہ بھی منظوم ہے اور شاطبیہ کے طرز پر اس میں شاذ قراءتیں جمع کی ہیں ۔ رمضان ۷۹۰ھ میں اس کی تکمیل ہوئی ۔

علامہ جزریؒ کو تجوید و قراءات اور ان کے حاملین سے بہت شغف تھا ۔ چنانچہ مذکورہ کتابوں کے علاوہ حضرات قراء کرام کے حالات میں بھی دو کتابیں لکھیں ۔ ایک طبقات القراء کبیر، دوسری طبقات القراء صغیر ہے ۔ ثانی الذکر کا نام " غایات النہایات فی اسماء رجال القراءات ہے ۔ ان کا تذکرہ تاریخ و سیر کی کتابوں کے بیان میں آنے والا ہے انشاءاللہ تعالیٰ ۔

تفسیر

(۱۵) کفایۃ الالمعی فی آیۃ یا ارض ابلعی : صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ اس کتاب میں سورہ ہود کی آیت وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی کی وجوہ اعجاز بیان کی ہیں اور علامہ سکاکی کی بیان کردہ وجوہ اعجاز پر اضافہ کیا ہے ۔

حدیث اور متعلقہ علوم

(۱۶) الحصن الحصین من کلام سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم)

انھوں نے اس کے دو خلاصے بھی لکھے ایک کا نام.

(۱۷) جُنّۃ الحصن الحصین اور دوسرے کا نام

(۱۸) عُدۃ الحصن الحصین ہے۔ نیز انھوں نے الحصن الحصین کا شرح بھی لکھا تھا جس کا نام

(۱۹) مفتاح الحصن الحصین ہے. الحصن الحصین کے بارے میں ضروری معلومات

ان ہی اوراق میں آرہی ہیں۔ انشاء اللہ.

(۲۰) التوضیع فی شرح المصابیح : یہ علامہ لبغوی کی مشہور کتاب مصابیح السنہ

کی شرح ہے .

الشقائق النعمانیہ میں لکھا ہے کہ علامہ جزریؒ نے یہ کتاب ماوراء النہر کے علاقہ میں لکھی

تھی جب کہ آپ کو تیمور اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ہے۔

(۲۱) الاجلال والتعظیم فی مقام سیدنا ابراھیم.

(۲۲) غایۃ المنی فی زیارۃ منیٰ.

(۲۳) عقد اللآلی فی الاحادیث المسلسلۃ العوالی

(۲۴) فضل حراء

(۲۵) المسند الاحمد فیما یتعلق بمسند احمد۔

(۲۶) المصعد الاحمد فی ختم مسند احمد.

(۲۷) القصد الاحمد فی رجال مسند احمد۔

(۲۸) الاولویۃ فی الاحادیث الاولیۃ۔

(۲۹) اسنی المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب

ان کتابوں کا ذکر علامہ سخاویؒ نے الضوء اللامع میں اور علامہ شوکانی نے البدر المطالع

میں کیا ہے، البتہ مفتاح الحصن کا ذکر انھوں نے نہیں کیا۔ نیز ان دونوں حضرات نے

(۳۰) الهدایۃ فی فنون الحدیث اور

(۳۱) البدایۃ فی علوم الحدیث کا ذکر بھی کیا ہے۔ صاحب کشف الظنون نے آخرالذکر کا نام تذکرۃ العلماء فی اصول الحدیث لکھا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ علامہ جزریؒ نے اس میں علم حدیث کا شرف و فضل بتلاتے ہوئے بزمانہ تالیف اس علم شریف کی کساد بازاری کا شکوہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ ماوراء النہر کا سفر آپ نے علم حدیث پھیلانے کے لیے کیا ہے۔ شہر کش کے زمانہ میں مصابیح السنۃ کی شرح لکھی تو وہاں کے مخلصین اور معتقدین نے درخواست کی کہ ایک ایسی کتاب لکھیں جو علوم حدیث پر مشتمل ہو۔ اس سے پہلے آپ نے نظم میں الھدایہ الی معالم الدرایہ لکھی تھی۔ لیکن وہاں کے لوگوں کو شرح و بسط کی حاجت تھی۔ لہٰذا البدایہ مرتب کی جو ایک مقدمہ اور چار اصول پر مشتمل ہے اس کی تالیف سے ۸۰۲ھ میں فارغ ہوئے۔

صاحب کشف الظنون نے ان کی ایک کتاب۔

(۳۲) کتاب التعریف بالمولد الشریف کا تذکرہ کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ بعد میں موصوف نے اس کی تلخیص کی اور اس کا نام۔

(۳۳) عَرف التعریف رکھا۔

تاریخ و سیر

امام جزریؒ نے تاریخ و سیر میں بھی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کتابوں میں سب سے زیادہ مشہور

(۳۴) طبقات القراء (الکبریٰ) ہے جس کا نام نہایۃ الدرایۃ فی اسماء رجال القراءات ہے۔ پھر اس کا اختصار کیا اور اس کا مختصر نام۔

(۳۵) غایۃ النہایۃ رکھا۔ اسے طبقات القراء۔ (الصغریٰ) کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں کتابیں امام جزریؒ کے وقت تک کے قراء کرام کے حالات جاننے کے لیے نہایت معتبر و مستند ذخیرہ ہیں۔ حافظ ابو عمرو دانیؒ اور شمس الدین ذہبیؒ کی طبقات القراء کو علامہ جزریؒ نے اپنی کتاب میں سمو دیا ہے اور ان پر تقریباً اسی قدر اضافہ کر دیا ہے جیسا کہ غایۃ النہایہ کے دیباچہ میں لکھا ہے

(۳۶) تاریخ الجزری: صاحب کشف الظنون نے تاریخ الجزری کے نام سے بھی ایک

کتاب امام جزری کی طرف منسوب کی ہے اور لکھا ہے کہ اس میں ۸۹۰ھ تک کے حالات ہیں۔ (جلد ۱ ص ۲۳۱)

مختلف کتب

(۳۷) الابانہ فی العمرۃ من الجعرّانہ۔

(۳۸) التکریم فی العمرۃ من التنعیم۔

(۳۹) الجوہرۃ فی النحو (یہ منظوم ہے)

(۴۰) حاشیۃ الایضاح (یہ صاحب تلخیص المفتاح علامہ قزوینی کی کتاب الایضاح فی المعانی والبیان کا حاشیہ ہے۔

(۴۱) احاسن المنن (اسکا ذکر علامہ سخاوی نے کیا ہے مگر یہ پتہ نہ چل سکا کہ کس موضوع پر ہے۔

(۴۲) امام رازیؒ کی مشہور کتاب المحصول کا اختصار محمود بن ابی بکر الارموی نے کیا تھا جس کا نام التحصیل رکھا۔ یہ اصول فقہ میں ہے۔ امام جزریؒ نے تین جلدوں میں اس کی شرح لکھی۔

امام جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیفات کی فہرست میں ان کتب کے علاوہ دیگر کتب بھی ذکر کی گئی ہیں۔ صحیح تعداد اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ ہمارا مقصد ان سب کا استقصاء نہیں ہے بلکہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ صرف علوم تجوید و قراءات ہی کے امام نہ تھے بلکہ دیگر علوم میں بھی دستگاہ رکھتے تھے۔

اَلحِصنُ الحَصِین

(من کلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم)

چونکہ یہ اوراق شرح حصن حصین کے تکملہ کے طور پر لکھے جا رہے ہیں اس لیے حصن حصین

کا تعارف ذرا تفصیل کے ساتھ کرایا جاتا ہے۔

جیسا کہ معلوم ہے حصن حصین اذکار وادعیہ کا مجموعہ ہے جسے حضرت امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۱ محدثین کرام کی کتب سے اقتباس کر کے ترتیب دیا ہے۔ ان محدثین کرام میں صحاح ستہ کے مؤلفین بھی ہیں اور دیگر مشاہیر بھی۔ جن کے اسمائے گرامی مؤلف نے دیباچہ میں لکھ دیئے ہیں۔ اختصار کی وجہ سے یہ کتاب دریا بکوزہ کا مصداق ہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں۔ فقد جمع بحمد اللہ تعالیٰ ھذا المختصر اللطیف مالم تجمعہ مجلدات من التوالیف یعنی اس مختصر سے مجموعہ میں وہ چیزیں آگئی ہیں جو بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں یکجا نہیں ملتی ہیں۔

امام جزریؒ نے اپنی اس کتاب کی تلخیص بھی کی اور اس سے دو مختصر مجموعے لکھے جن میں ایک کا نام "جنۃ الحصن الحصین" اور دوسرے کا نام عدۃ الحصن الحصین ہے۔ اول الذکر کے طبع ہونے کا علم نہیں اور آخر الذکر اسی صدی کے اوائل میں طبع ہوتی تھی اسی کی شرح علامہ شوکانی نے لکھی۔ یہ شرح مقبول و متداول ہے جو "تحفۃ الذاکرین" کے نام سے مشہور ہے۔ کشف الظنون میں عدۃ الحصن کے ایک فارسی ترجمہ کا بھی تذکرہ کیا ہے جس کا نام "عرفۃ الحصن" بتایا ہے اور مترجم کا نام اصیل الدین عبداللہ بن عبدالرحمٰن الحسینی الواعظ لکھا ہے۔

علامہ جزریؒ کی کتاب الحصن الحصین کو ایسی مقبولیت وشہرت حاصل ہوئی کہ آپ کے بعد جس کسی نے اذکار وادعیہ کا مجموعہ لکھا۔ تقریباً سب ہی نے اس کتاب کو سامنے رکھا۔ ملا علی قاریؒ نے الحزب الاعظم کی ترتیب کے وقت جن کتب کو سامنے رکھا، ان کے نام دیباچہ میں لکھ دیئے ہیں جن میں علامہ جزریؒ کی الحصن الحصین بھی ہے۔

الحصن الحصین سخت مصیبت کے وقت لکھی گئی

یہ کتاب امام جزریؒ نے بہت سخت آزمائش کے وقت لکھی تھی۔ آپ اس وقت شہر دمشق میں مقیم تھے۔ شہر کے باہر دشمن کی یلغار اور لوٹ کے واقعات ہو رہے تھے دشمن نے دمشق کا محاصرہ کر رکھا تھا اور اہل دمشق بہت مصیبت

میں تھے۔ ایسے وقت میں کتاب کا لکھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے۔ تصنیف کرنا تو کجا ہوش باقی رکھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ اللہ جس کی مدد فرمائے اور قلب کو قوت بخشے اور حوصلہ سے نوازے وہی اس موقع پر ایسی تصنیف کر سکتا ہے۔

اللہ جل شانہ، نے علامہ جزری کو توفیق دی۔ انہوں نے سخت مصیبت کے وقت ۲۵ کتب سے اقتباس کر کے یہ کتاب لکھ دی۔ چونکہ علامہ جزری نے یہ کتاب نہایت آڑے وقت میں لکھی تھی اور مصیبت عظیمہ سے بچنے کے لیے اس کو قلعہ بنایا تھا۔ اس لیے دفع مصیبت کے لیے اس کو ختم کر کے دعا کرنا مشائخ کرام کا معمول بن گیا ہے صدیوں سے تجربہ ہو رہا ہے کہ جب کبھی اخلاص اور اعتقاد کے ساتھ اس کو پڑھ کر دعا کی گئی ضرور قبول ہوئی۔ وفی ذالک قیل۔

ان نابک الدھر المھو	ل اذکر اللہ العالمینا
واذا لجئ بلاغ علیک	فدونک الحصن الحصینا[1]

حصن حصین کو ختم کرنے کے لیے بعض حضرات نے چار حصے کیے تاکہ چار دن میں ختم کی جا سکے اور بعض حضرات نے سات دن کے لیے سات منزلوں پر تقسیم کر دی تاکہ سات دن میں پوری ہو جائے۔ بزرگوں کا معمول رہا ہے کہ سات آدمی سات منزلیں ایک مجلس میں پڑھ کر ختم کرتے ہیں۔ اس کے بعد دعا مانگتے ہیں۔ مؤلف حصن حصین دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

تحصنت بہ فیما دھمنی من المصیبۃ واعتصمت من کل ظالم بما حوی من السھام المصیبۃ وقلت شعراً[2]	میں نے اس کتاب کو اس مصیبت سے بچنے کے لیے قلعہ بنایا جو اچانک آگئی ہے اس کتاب میں جو (ذکر و دعا) کے تیر ہیں، ان کے ذریعہ میں ہر ظالم سے محفوظ ہو گیا یہ تیر دشمن کے لگنے

---

[1] ترجمہ دونوں شعروں کا یہ ہے (۱) خبردار کہہ دو ایسے شخص سے جو میرے ضعف کے مقابلہ میں قوت والا بن رہا ہے اور اپنے نگران یعنی (اللہ تعالیٰ) سے نہیں ڈرتا (۲) کہ میں نے اس کے لیے راتوں میں تیر چھپائے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس کو ضرور لگیں گے۔

الاقولوا الشخص قد تقوّیٰ علی
ضعفی ولم یخشی رقیبہ خبات
لدسها مَّانی اللیالی وَّار جوان
تکون لہ مصیبتہ۔ أسأل اللہ العظیم
ان ینفع بہ دان یفرج من کل
مسلم ببیبہ۔

والے ہیں اس سلسلے میں میں نے بھی شعر کہے ہیں (جو عربی عبارت میں مذکور ہیں) مجھے اللہ جل شانہٗ سے امید ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ اپنے بندوں کو نفع دے گا اور اس کی وجہ سے ہر مسلمان کی تکلیف دور فرمائے گا۔

ختم کتاب پر لکھتے ہیں۔

اللّٰھم بحقہ عندک ارفع عن
الخلق ما نزل بھم ولا تسلط علیھم
من لم یرحمھم فقد حل بھم مالا
یرفع غیرک ولا یدفع سواک اللھم
فرج عنا یا کریم یا ارحم الراحمین
(وقال) فرغت من تصنیف ھذا
الحصن الحصین من کلام سید المرسلین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الاحد بعد
الظھر الثانی والعشرین من ذی الحجۃ
الحرام سنۃ احدی وتسعین وسبع مائۃ
بمدرستی التی انشاتھا برأس عقبۃ
الکتان داخل دمشق المحروسۃ
حماھا اللہ تعالیٰ من الآفات وسائر
بلاد[1] المسلمین ھذا وجمیع ابواب دمشق

اے اللہ! بحق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مخلوق سے وہ مصیبت ہٹا دے جو ان پر نازل ہوتی ہے اور ان پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ فرما جو ان پر رحم نہ کرے کیونکہ ان پر ایسی مصیبت نازل ہوئی ہے جسے تیرے سوا کوئی ہٹا نہیں سکتا اور جسے آپ کے علاوہ کوئی نہیں دفع کر سکتا' اے اللہ! اے کریم! اے ارحم الراحمین ہماری مصیبت کو دور فرما۔ میں اس قلعہ کی تعمیر سے جو کلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے بنایا گیا ہے بروز اتوار بعد نماز ظہر مورخہ ۲۲ ذی الحجہ ۷۹۱ھ اپنے قائم کردہ مدرسہ میں فارغ ہوا۔ یہ مدرسہ شہر دمشق کے اندر اس عقبۃ الکتان میں واقع ہے۔ اللہ تعالیٰ دمشق کو اور مسلمانوں کے تمام شہروں کو آفات و مصائب سے محفوظ رکھے۔ یہ کتاب ایسے وقت میں لکھی گئی ہے کہ دمشق کے سب دروازے بند ہیں بلکہ مضبوطی کے ساتھ بھر دیں

---

[1] کذا فی الاصل باثبات الالف وھو صحیح وفی بعض اللغات ۱۲ منہ

مغلقة بل مشيّدة بالاحجار والخلوق يستغيثون على الاسوار والناس في جهد عظيم من الحصار والمياه مقطوعة والايدي مرفوعة وقد احرق ظواهر البلد ونهب اكثره كل احد خائف على نفسه وماله واهله وجل من ذنوبه وسوء اعماله وقد تحصن بما قدر عليه فجعلت هذا الحصني وتوكلت على الله وهو حسبي ونعم الوكيل۔

سے چن دیئے گئے ہیں اور لوگ شہر پناہ کی دیواروں پر خدا تعالیٰ سے فریاد کر رہے ہیں اور دشمن کے گھراؤ کی وجہ سے سخت مصیبت میں ہیں۔ پانی ختم ہو چکے ہیں اور ہاتھ دعا کے لیے اوپر کو اٹھے ہوئے ہیں شہر کے بیرونی مقامات کو جلا دیا گیا ہے اور اکثر و بیشتر اموال لوٹ لیے گئے ہیں ہر ایک اپنی جان اور مال اور اہل و عیال کے بارے میں خائف ہے اور اپنے گناہوں اور بد اعمالیوں کی وجہ سے لرزاں و ترساں ہے ہر شخص نے اپنے مقدور بھر حفاظت کا سامان کیا ہے لہٰذا میں نے یہ قلعہ بنا لیا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا وہ مجھے کافی ہے اور بہتر کارساز ہے۔

دُعائے نبویؐ

نیز دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

ولما اكملت ترتيبه وتهذيبه طلبني عدو لا يمكن ان يدفعه الا الله تعالى فهربت منه مختفيا وتحصنت بهذا الحصن فرأيت سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وانا جالس على يساره وكأنه صلى الله عليه وسلم يقول ما تريد فقلت له يا رسول الله ادع الله لي وللمسلمين فرفع صلى الله عليه وسلم يديه الكريمتين وانا انظر اليهما فدعا ثم مسح بهما وجهه الكريم

اور جب میں اس کتاب کی ترتیب و تہذیب سے فارغ ہوا تو مجھے ایک ایسے دشمن نے طلب کیا جسے اللہ کے سوا کوئی دفع نہیں کر سکتا تھا۔ لہٰذا میں دشمن سے بچنے کے لیے پوشیدہ طور پر فرار ہو گیا اور اپنے اس قلعہ (یعنی الحصن الحصین کتاب) کے ذریعہ پناہ لی (یعنی اس میں درج شدہ دعاؤں میں مشغول رہا یا پوری کتاب بار بار پڑھتا رہا) اسی دوران میں نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ دیکھتا ہوں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب بیٹھا ہوں اور گویا آپ فرما رہے ہیں تم کیا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

كان ذلك ليلة الخميس فهرب العدو ليلة الاحد وفرّج الله عني وعن المسلمين ببركة ما في هذا الكتاب عنه صلى الله عليه وسلم۔

میرے لیے اور مسلمانوں کے لیے دعا فرمایئے چنانچہ آپؐ نے مبارک ہاتھ اٹھائے اور میں آپ کے مبارک ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ اپنے چہرہ مبارک پر پھیر لیے۔ یہ جمعرات کی رات کا واقعہ ہے اس کے بعد اتوار کی رات کو دشمن بھاگ گیا اور اللہ جل شانہٗ نے ان چیزوں کی برکت سے جو اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں میری اور تمام مسلمانوں کی مصیبت دور فرمائی۔

دمشق کا حصار کس دشمن نے کر رکھا تھا

یہ کون شخص تھا جس نے دمشق کا حصار کر رکھا تھا اور مخلوق سخت پریشان تھی۔ اس کے بارے میں کشف الظنون میں لکھا ہے کہ یہ دشمن تیمور تھا۔ محشی کتاب حضرت مولانا عبد الحی صاحبؒ کا بھی یہی خیال ہے۔ موصوف کا اتباع کرتے ہوئے بعض مترجمین نے بھی یہی بات لکھی ہے، حالانکہ یہ بات صحیح نہیں۔ کیونکہ علامہ جزریؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ تیمور ان کو ساتھ لے گیا تھا اور عمر بھر ان کو جدا نہ ہونے دیا۔ اس بات سے معلوم ہوا کہ آپ تیمور کے ساتھ (طوعاً و کرہاً) چلے گئے تھے اور الحصن الحصین کے دیباچہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس دشمن نے آپ کو طلب کیا تھا وہ بھاگ گیا تھا اور شیخ جزریؒ پر قابو نہ پا سکا۔ لہٰذا یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ یہ دشمن تیمور کے سوا کوئی دوسرا شخص تھا۔ تیمور نے آپ کو ۸۰۵ھ میں اپنے ہمراہ لیا جیسا کہ الشقائق النعمانیہ میں مذکور ہے۔

علامہ جزریؒ نے الحصن الحصین ۷۹۱ھ میں لکھی ہے جیسا کہ ختم کتاب پر انہوں نے بالتصریح یہ سنہ لکھا ہے اور تیمور لنگ نے ۸۰۳ھ میں شام کے علاقہ کو تہ و بالا کیا۔ اسی موقعہ پر اس کی جانب سے دمشق پر حملہ ہوا جیسا کہ عام تاریخوں میں مذکور ہے۔[۱]

---

[۱] خود مولانا عبد الحی صاحبؒ نے بھی الفوائد البہیہ کے حاشیہ میں تیموری لشکر کے ذریعہ دمشق کی بربادی کا سال ۸۰۳ھ ہی لکھا ہے اور بتایا ہے کہ لفظ خراب سے بربادی کی تاریخ نکلتی ہے۔ واللہ اعلم۔

النجوم الزاهرہ فی ملوک مصر والقاہرہ میں ۸۰۳ھ کے حالات میں تیمور کے فوجوں کی غارت گری کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے وسار تیمور من دمشق فی یوم السبت ثالث شہر شعبان بعد ما اقام علی دمشق ثمانین یوماً (النجوم الزاہرہ جلد ۱۲ ص ۲۴۵) وکان رحیلہ من دمشق یوم السبت ثالث شعبان من سنۃ ثلاث وثمان مائۃ ایضاً ۱۲ ص ۲۶۵) یعنی تیمور لنگ بروز شنبہ ۳ شعبان ۸۰۳ھ میں اسی دن قیام کرنے کے بعد دمشق سے روانہ ہوا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دمشق پر تیمور کا حملہ الحصن الحصین کی تالیف کے گیارہ سال بعد ہوا تھا۔

اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ یہ دشمن اگر تیمور نہیں تھا تو کون تھا؟ اس کا جواب حاصل کرنے کے لیے جب تاریخ کی ورق گردانی کی اور ۷۹۱ھ کے حوادث پر نظر ڈالی (جو الحصن الحصین کی تالیف کا سال ہے) تو الملک الظاہر برقوق اور امیر منطاش کی جنگ کے واقعات سامنے آگئے۔ رمضان، شوال، ذیقعد، ذی الحجہ ۷۹۱ھ میں ان دونوں کے معرکے رہے ہیں۔ اس دوران لوٹ مار اور آتش زدگی وغیرہ کے واقعات ہوتے رہے۔ تفصیلی واقعات النجوم الزاہرہ (جلد ۱۱) میں مذکور ہیں۔ علامہ جزریؒ نے ۲۲ ذی الحجہ ۷۹۱ھ اتوار کی بتائی ہے اس حساب سے ۲۲ ذی الحجہ سنیچر کی پڑتی ہے۔ ممکن ہے کہ ماہ سابق کے ۲۹ یا ۳۰ دن ہونے کی وجہ سے یہ اختلاف رونما ہوا ہو۔

النجوم الزاہرہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ الملک الظاہر برقوق اور امیر منطاش کی جنگ محرم الحرام ۷۹۲ھ میں بھی جاری رہی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ذی الحجہ کے آخر عشرہ میں دمشق کا حصار چھوڑ دیا تھا۔ مگر شام کے دوسرے علاقوں میں اس کے بعد بھی جنگ جاری رہی۔

الحصن الحصین کے شروح وتراجم

کتاب جس قدر مقبول ہوتی ہے، اسی قدر اس کے تراجم اور شروح وحواشی لکھے جاتے ہیں الحصن الحصین کے بھی متعدد شروح لکھے گئے خود مؤلف کتاب علامہ جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس کی شرح لکھی جس کا نام مفتاح الحصن الحصین رکھا، الحصن الحصین کے دیباچہ میں اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا۔

وإذا انتهى نرجو من الله تعالى ان نجعل فى الخرة فصلو بفتح ما اقفل من لفظ ما فيه قد اشكل

خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ جب اس کتاب کی تالیف ختم ہو جائے گی تو اس کے آخر میں ہم ایک فصل لکھیں گے جس میں اس کے مشکل الفاظ کی تشریح ہوگی

مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدہ چالیس سال کے بعد پورا کر سکے اور مدت مدید گزر جانے کے بعد مفتاح الحصن کے نام سے الحصن الحصین کا شرح لکھا جس کی تصریح شرح مذکور کے دیباچہ میں کی ہے۔

مصنف کے علاوہ جن حضرات نے اس کے شرح لکھے ان میں سب سے زیادہ معروف و مشہور ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کا شرح ہے جس کا نام کشف الظنون میں الحرز الیمین بتایا ہے لیکن مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے شرح کا نام الدر الثمین ہے جیسا کہ ایک نسخہ میں یہ نام دیکھا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ کشف الظنون میں اس کا نام الحرز الثمین لکھا ہے اور یہی بات زیادہ مشہور ہے (الحصن الحصین تقطیع کلاں مجتبائی ص۲۵) احقر نے جو کشف الظنون دیکھا تو اس میں الحرز الیمین چھپا ہوا ہے۔ ممکن ہے طباعت کی غلطی ہو۔ (دیکھو کشف الظنون ص۳۰ جلد۱، الطبعۃ الاولی طبع سعادت)

مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ حنفی کے شرح کا تذکرہ کیا ہے لیکن اس کا نام نہیں بتایا نیز مولوی محمد خلیل صاحب کی تعلیقات سے اخذ کرنے کا ذکر بھی کیا ہے۔ یہ مولوی محمد خلیل کون ہیں ؟ یہ پتہ نہ چل سکا۔ مولانا عبدالحی نے اس کا جو حاشیہ لکھا ہے مطبع مجتبائی کے نسخے کے ساتھ چھپا ہوا ہے۔ مجتبائی دہلی کے علاوہ مطبع یوسفی لکھنؤ میں بھی ان کے حاشیہ کے ساتھ چھپی تھی۔ مولانا نے حاشیہ مذکورہ زیادہ تر الحرز الثمین سے لیا ہے اور اپنے حاشیہ کا کوئی نام تجویز نہیں فرمایا۔ بعض حضرات نے حصن حصین کی ایک شرح کا نام حرز حصین بتایا ہے اور مؤلف کا نام فخرالدین دہلوی لکھا ہے۔ کشف الظنون میں الحصن الحصین کے ایک ترکی ترجمہ کا بھی تذکرہ کیا ہے جس کا نام مصباح الجنان بتایا ہے اور مترجم کا نام یحییٰ بن عبدالکریم لکھا ہے۔

اردو میں نواب قطب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مؤلف مظاہر حق) نے الحصن الحصین

کا ترجمہ لکھا اور ضروری فوائد اور تشریحات سے مزین فرمایا اور اس کا نام ظفر جلیل رکھا۔ یہ تاریخی نام ہے جس کے عدد ۱۲۵۲ ہوتے ہیں۔ پھر اس ترجمہ اور تشریحات کی تہذیب و تسہیل مولانا محمد احسن نانوتوی صاحب رح مفید الطالبین و صاحب مذاق العارفین (ترجمہ احیاء علوم الدین) نے کی اور اسکا نام خیر متین رکھا۔ یہ بھی تاریخی نام ہے جس کے عدد ۱۳۱۰ نکلتے ہیں۔ شاہ ظہیر احمد شہسوانی نے بھی حصن حصین کا ترجمہ لکھا تھا جس کا نام ظہیر الیقین رکھا۔

حضرت امام جزریؒ نے ہر دعا اور حدیث کے ختم پر کتب حدیث کے حوالے بھی دیئے ہیں لیکن کتابوں کے پورے نام نہیں دیئے۔ بلکہ اشاروں سے کام لیا ہے اور ان اشاروں کی تفصیل دیباچہ میں لکھی ہے۔

حصن حصین کی جامعیت

صبح کو سو کر اٹھنے سے لے کر رات کو سونے کے وقت تک کی دعائیں اور پیدا ہونے کے وقت سے لے کر موت تک کے معمولات حصن حصین میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ سفر اور حضر کے معمولات مختلف حالات و واقعات کی دعائیں، اندرون خانہ اور بیرون خانہ زندگی گزارنے کے طریقے کھانے پینے اور سونے کے آداب، نماز اور حج و قربانی وغیرہ کے اذکار وغیرہ خوب تفصیل سے لکھے ہیں۔

ختم پڑھنے کا طریقہ اور رموز و اشارات

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ الحصن الحصین کا ختم پڑھنا دفع مصائب کے لیے مجرب ہے۔ روزانہ ایک منزل پڑھنے کے لیے پوری کتاب سات منزلوں پر تقسیم کر دی گئی ہے۔

پہلی منزل: آغاز کتاب سے منزل دوم کے شروع تک۔

دوسری منزل: الذی یقال فی صباح کل یوم و مسائه سے منزل سوم کے شروع تک۔

تیسری منزل: والاذان تسع عشرة کلمة سے منزل چہارم کے شروع تک۔

چوتھی منزل: واذا ھم بامر سے منزل پنجم کے شروع تک۔
پانچویں منزل: وما قال عبد اصابہ ھم او حزن سے چھٹی منزل کے شروع تک۔
چھٹی منزل: الذکر الذی ورد فضلہ سے ساتویں منزل کے شروع تک۔
ساتویں منزل: فضل القرآن العظیم سے ختم کتاب تک۔
منزلوں کی ابتداء اور انتہاء مجتبائی نسخہ کی فہرست میں بتائی گئی ہے۔
واضح رہے کہ پہلی منزل یوم الخمیس سے شروع کی گئی ہے جس کی وجہ شاید یہ ہے کہ مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ جب کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ سے دعا کے لیے عرض کیا۔ آپ نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور چہرۂ انور پر ہاتھ پھیرے۔ یہ خواب جمعرات کی رات میں دیکھا تھا۔ پھر اتوار کی رات میں وہ دشمن بھاگ گیا جس سے بچنے کے لیے اس کتاب کو قلعہ بنایا تھا۔ جس دن کی رات میں خواب دیکھا تھا اسی دن کو ابتدائے کتاب کے لیے پہلا دن قرار دے دیا گیا والعلم عند اللہ۔
یہ بھی ہوتا ہے کہ ساتوں منزلیں سات آدمی بیک وقت بیٹھ کر پڑھ لیتے ہیں اور سات سے زیادہ حصے بھی بنا لیتے ہیں تاکہ زیادہ آدمی مل کر پڑھ سکیں اور جلد ختم ہو جائے بعض حضرات نے چار دن میں ختم کرنے کو بھی لکھا ہے کہ قضائے حاجات کے لیے جمعرات کی رات میں یا دن میں وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر اول کتاب سے واذا قام الی الصلوٰۃ المکتوبۃ تک پڑھے۔ پھر دوسرے دن واذا رأی باکورۃ ثمرۃ تک پڑھے اور تیسرے دن فضل الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پڑھے۔ پھر باقی حصہ اتوار کے دن پڑھ کر ختم کرے یہ طریقہ لکھ کر مولانا عبد الحی صاحب لکھتے ہیں: قیل ھذا الطریق منقول عن المصنف لکن لا اثق بہ (یعنی کسی نے کہا ہے کہ یہ طریقہ مصنفؒ سے منقول ہے لیکن مجھے اس بات پر اعتماد نہیں ہے) پوری کتاب اذکار و ادعیہ پر مشتمل ہے۔ ہر حدیث اور ہر دعا کے ختم پر امام جزریؒ نے ان کتب کے حوالے دیئے ہیں جن سے انتخاب کیا ہے۔ یہ حوالے رموز اور

اشارات کی صورت میں ہیں۔ مثلاً حضرت امام بخاری کی کتاب کے لیے خ اور صحیح مسلم کے لیے م اور سنن ابوداؤد کے لیے د اور سنن ترمذی کے لیے ت اور سنن نسائی کے لیے س اور سنن ابن ماجہ کے لیے ق اور مستدرک کے لیے مس اور موطا کے لیے طا علامات مقرر کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر کتب کے لئے دیگر علامات ہیں اور جو حدیث موقوف ہے اس کے لیے لفظ مو بھی لکھ دیا ہے جو اس کے موقوف ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

امام جزریؒ نے ایک دعا کے درمیان کئی کئی حوالے لکھ دیئے ہیں جو اختلاف الفاظ بتانے کے لیے یا بعض روایات میں جو زائد کلمات آئے ہیں ان کی نشاندہی کرنے کے لیے یا یہ ظاہر کرنے کے لیے لکھے ہیں کہ یہ دعا کتنی بار پڑھی جائے اور اس سلسلہ میں استقصاء کرتے ہوئے بڑے حزم و احتیاط سے کام لیا ہے مثلاً خواب کے بیان میں فرماتے ہیں واذا رأی مایکرہ فلیتفل خ م او لیبصق م ا او لینفث ع ثلثا ثلثا ثلثا عن یسارہ ع۔ اس میں یہ بتا دیا کہ تفل، بصق اور نفث تینوں لفظ آئے ہیں اور نفث کی تعداد بھی بتا دی۔

امام جزریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حوالہ جات اور اشارات ایسے شخص کے لیے لکھے ہیں جو صحیح کتب اور مسانید کو طالب علم کی حیثیت سے پہچاننا چاہتا ہو ورنہ عوام کے لیے حوالہ جات کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان کو مؤلف پر اعتماد کرنا ہی کافی ہے۔ حضرت مولانا عبدالحیؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ کے ختم پر لکھا ہے کہ جب حصن حصین کا ختم پڑھا جائے تو ان رموز و اشارات کو اسی طرح پڑھے جس طرح لکھی ہیں۔ یعنی ایسا نہ کرے کہ ادعیہ و اذکار پڑھتا جائے اور رموز کو نہ پڑھے اور ایسا کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ خ کی جگہ رواہ البخاری اور م کی جگہ رواہ مسلم کہے۔

پھر لکھا ہے کہ مولانا محمد حیات سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ اس کی تصریح میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ البتہ امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ حدیث کی کتاب پڑھنے والا جب ح پر پہنچے جو بقول مختار تحویل (سند) کی نشانی ہے تو ح کہہ کر گزر جائے۔ اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ (حصن حصین کے) رموز بھی اسی طرح پڑھے جائیں جس طرح لکھے ہیں۔

اس کے بعد مولانا عبدالحیٰ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ ان رموز کے اعراب میں غلطی نہ کرے مثلاً دارقطنی کے لیے قُطْ (قاف کے پیش کے ساتھ) ہے اور مصنف ابن ابی شیبہ کے لیے مُصَ ہے اور مستدرک حاکم کے لئے مُسَ ہے۔ ان کے زبر زیر پیش میں تغیر نہ کیا جائے جس طرح لکھے ہیں اسی طرح پڑھے۔

درحقیقت اس طرح پڑھنا علمی طور پر سمجھ میں نہیں آتا ہے کیونکہ نہ تو یہ حروف مقطعات ہیں جن کے پڑھنے میں ثواب ہو اور نہ یہ بات ہے کہ پڑھنے والا کسی کو حدیث کا حوالہ دے رہا ہے جو حوالے کے رمز زبان سے ادا کرے۔ لیکن چونکہ دفع مصائب کے لیے پوری کتاب پڑھی جاتی ہے اور پوری کتاب کو آخر تک پڑھنا قضائے حاجات کے لیے مجرب ہے اس لیئے کتاب میں جو کچھ جس طرح لکھا ہے اسی طرح پڑھا جاتا ہے۔

حصن حصین میں جو کچھ ہے سب کا معمول بنانا درست ہے

امام جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الحصن الحصین اکیس[۲۱] محدثین کرام کی کُتب سے انتخاب کر کے لکھی ہے۔ صحاح ستہ کے علاوہ اور بھی بہت سی کتب سے اقتباس کیا ہے۔ صحیحین (بخاری و مسلم) کی روایات تو سند کے اعتبار سے مسلم الصحت ہیں ہی، ان کے علاوہ دیگر کتب سے جو روایات لی ہیں ان میں محدثین کے اصول کے مطابق سند کے اعتبار سے صحیح، حسن، ضعیف سب ہی قسم کی روایات ہیں لیکن علامہ جزریؒ فرماتے ہیں۔

ارجوان یکون جمیع ما فیہ صحیحا۔ — یعنی میں امید کرتا ہوں کہ اس کتاب میں جو کچھ ہے سب صحیح ہے۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شرح میں اس کی توجیہ اس طرح فرمائی ہے کہ یہاں صحیح بمعنی ثابت ہے یعنی اس کتاب میں جو کچھ ہے سب روایات سے ثابت ہے اور لائق عمل ہے۔ گو بعض روایات سند کے اعتبار سے ضعیف بھی ہیں مگر چونکہ فضائل اعمال میں ضعیف روایت پر عمل کرنا باتفاق المحدثین جائز ہے۔ اس لیے ضعیف روایات بھی لے لی گئی ہیں۔ قابلِ عمل ہونے کے اعتبار سے سب روایات کو صحیح کر دیا ہے۔

مقبولیت عامہ اور اجازت عامہ

حضرت امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے الحصن الحصین کے خاتمہ پر اپنے چار لڑکوں اور چار لڑکیوں کے نام لکھے ہیں اور تحریر فرمایا ہے کہ میں نے ان کو حصن حصین اور ان تمام کتب کے روایت کرنے کی اجازت دی جن کے روایت کرنے کی مجھے اجازت دی گئی پھر لکھتے ہیں وکذلک اجزت اھل عصری یعنی اسی طرح میں نے اپنے اہل زمانہ کو بھی اجازت دی اس طرح کی اجازت عامہ کا محدثین کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں۔ کیونکہ اہل عصر میں اہل اور نااہل سب ہوتے ہیں۔ نہ جان نہ پہچان پھر بھی سب کو اجازت دے دی جائے یہ چیز معتبر نہیں۔ لیکن جو حضرات اہل ہوں ان کے لیے فی الجملہ روایت کرنے کی گنجائش اس طرح کی اجازت سے نکل آتی ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ امام جزریؒ کی ملاقات سے پہلے الحصن الحصین کو بطور وجادہ روایت کرتے تھے (کیونکہ تمام اہل عصر میں وہ بھی داخل تھے) پھر جب امام جزریؒ سے ملاقات ہوئی تو ان کی روایات اور مصنفات کی اجازت لی جس میں حصن حصین کی اجازت بھی آگئی۔

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات ہی میں الحصن الحصین اور جنۃ الحصن الحصین اور عدۃ الحصن الحصین کی بہت زیادہ مقبولیت اور شہرت ہو چکی تھی جیسا کہ مفتاح الحصن کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

ولما انتھی بحمد اللہ سارت بہ الرکبان فی کل البلدان وکتب بہ من النسخ مالا یحصی ولو یحصروا اما بمختصراتہ العدۃ والجنۃ فاعظم واکثر۔

(حصن الحصین)

اور جب کتاب (حصن الحصین) پوری ہوگئی تو مسافر حضرات اسے ہر شہر میں لے اڑے اور اس کے اتنے نسخے لکھے گئے کہ جن کا کوئی حد و شمار نہیں باقی اس کے مختصرات یعنی عدہ اور جنۃ سو ان کے نسخے تو حصن حصین کے نسخوں سے بھی زیادہ لکھے گئے۔

حضرت امام جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کی زندگی میں یمن میں حصن حصین کا بہت چرچا ہوا۔ اس کی تحصیل اور روایت میں لوگ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔ جب

امام جزریؒ یمن میں داخل ہوئے تو خوب بڑھ چڑھ کر لوگوں نے ان سے اجازت لی اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ پھر بیس سال سے زائد کچھ مدت گزر جانے کے بعد دوبارہ یمن تشریف لے گئے۔ اس وقت بہت سے سابقہ اجازت لینے والے وفات پا چکے تھے جو موجود تھے انہوں نے دوبارہ اجازت لی اور وفات پانے والے حضرات کی اولاد نے براہ راست اجازت حاصل کی۔ (الضوء اللامع ص۲۵۸ ج ۹)

الحاصل الحصن الحصین کو اس کی تالیف ہی کے وقت سے مقبولیت حاصل ہو گئی پھر اس میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا، غیر منقسم ہندوستان میں اس کی اجازت لینے اور پڑھنے اور اس میں جو دعائیں ہیں ان کے یاد کرنے کا رواج تھا۔ مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کی مستورات کا تعلیمی نصاب یہ تھا۔ قرآن مجید مع ترجمہ و تفسیر، مظاہر حق، مشارق الانوار، حصن حصین جیسا کہ مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی سوانح میں لکھا ہے۔

الحصن الحصین کی دعائیں جو ہر وقت اور ہر مقام سے متعلق ہیں ان کے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ اس میں درج شدہ دعائیں خود یاد کریں۔ بچوں کو یاد کرائیں۔ دوسروں کو اس کی ترغیب دیں۔ بعض حضرات کو ان دعاؤں کی پابندی کی وجہ سے محنت و مجاہدہ اور ریاضت کے بغیر وصول الی اللہ ہو گیا جیسا کہ مشائخ میں معروف ہے۔ اللہ جل شانہٗ ہم کو بھی اپنی بارگاہ کے مقبولین میں شمار فرمائے۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

اولاد

علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ باکمال باپ کو اولاد بھی باکمال دی۔ الحصن الحصین کے خاتمہ پر آپ نے چار لڑکوں اور چار لڑکیوں کے نام لکھے ہیں اور تحریر فرمایا ہے کہ میں اپنی اولاد کو اہل عصر کو اس کتاب کی روایت کی اجازت دیتا ہوں۔ لڑکوں کے نام مع کنیت یہ ہیں۔

(۱) ابوالفتح محمد (۲) ابوبکر احمد (۳) ابوالقاسم علی (۴) ابوالخیر محمد۔

اور لڑکیوں کے نام یہ لکھے ہیں۔

(۵) فاطمہ (۶) عائشہ (۷) سلمیٰ (۸) خدیجہ۔

صاحب الشقائق النعمانیہ نے مذکورہ اولاد کے علاوہ ان کے مزید دو لڑکوں کا نام لکھا ہے۔

(۹) ابوالبقاء اسماعیل (۱۰) ابوالفضل اسحاق ۔ لڑکوں، لڑکیوں کا ذکر لکھنے کے بعد صاحب الشقائق النعمانیہ لکھتے ہیں کہ جمیع ہؤلاء من القراء المجوّدین والمرتلین ومن الحفاظ المحدثین رضی اللہ عنھم وارضاھم ۔ یعنی یہ سب حضرات قراء اور مجوّد و مرتل نیز حافظ حدیث اور محدث تھے۔

بات یہ ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کو قرآن و حدیث کے علوم پڑھائے خصوصاً علماء، حفاظ، قراء، محدثین و مفسرین پر تو زیادہ لازم ہے کہ اس کا اہتمام کریں اور اولاد کو اسی راہ پر رکھیں جس پر وہ خود ہیں تاکہ نسل میں علومِ عالیہ اور اعمال صالحہ کا سلسلہ جاری رہے ۔ افسوس ہے کہ آج کل کے بہت سے علماء اور قراء و حفاظ اس بارے میں بہت کمزور نظر آتے ہیں قرآن و حدیث پڑھ کر پیسہ کماتے ہیں اور اپنی اولاد کو اسکول و کالج کی زینت بنا کر اس پیسہ کو ان کے فیشن پر خرچ کرتے ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

صاحب الشقائق النعمانیہ نے لکھا ہے کہ علامہ جزریؒ کے صاحبزادہ ابوالفتح محمد الجزری بتاریخ ۲ ربیع الاول ۷۷۷ھ دمشق میں پیدا ہوئے ۔ انہوں نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا ۔ پھر قراءات و تجوید کی مشہور کتابیں پڑھیں اور علوم مختلفہ کی کتب حفظ کیں ۔ اساتذہ نے تدریس و افتاء کی اجازت دے دی اور دمشق میں تدریس و اقراء کی خدمت انجام دیتے رہے حتی کہ طاعون میں مبتلا ہو کر ۸۱۴ھ میں وفات پائی اور اس طرح درجہ شہادت نصیب ہوا ۔ اس وقت ان کے والد شیراز میں تھے۔

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادہ ابوالخیر محمد بن محمد الجزری بماہ جمادی الاول ۷۸۹ھ میں پیدا ہوئے ۔ یہ بھی حافظ قرآن تھے اور تجوید و قراءات میں باکمال تھے ۔

تیسرے صاحبزادہ ابوبکر احمد بن محمدِ الجزری بتاریخ ۱۷ رمضان المبارک ۷۸۰ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے ۔ ہوش سنبھالا تو تحصیل علم میں لگ گئے اور تجوید و قراءات میں ماہر ہو کر تدریس و اقراء ۔ اور تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے ۔ حافظ عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ سے حدیث کی تحصیل کی اور اپنے والد کی کتاب طیبۃ النشر اور مقدمۃ الجزری کی شرح لکھی ۔ نیز منظومہ فی علم الحدیث (مؤلفہ شیخ جزریؒ) کی بھی شرح لکھی ۔ ان کے والد لکھتے ہیں نشأ مع دین وعفاف اسعدہ

اللہ وبارک فیہ (یعنی یہ لڑکا دینداری اور پاکبازی میں پلا اور بڑھا) اللہ سے سعادتوں نے مالا مال فرمائے اور برکت عطا فرمائے ان صاحبزادوں کے یہ حالات صاحب الشقائق النعمانیہ نے لکھے ہیں. باقی بین صاحبزادوں کے حالات معلوم نہ ہوسکے درحقیقت علامہ جزری اور ان کا خاندان ایں خانہ ہمہ آفتاب کا مصداق تھا.

قال صاحب مفتاح السعادۃ طاب اصل ھؤلاء وفرعه وطوبی لفرع هذا اصلهم ویا حبذا بیت ھؤلاء اھله وفخر لساکن مثل هذا البیت محلة رضی الله عنهم وارضاهم واسکنا فی فردوس الجنان وایاهم انه قریب مجیب علیه توکلت والیه انیب.

وفات علامہ جزری نے بروز جمعہ بوقت چاشت بتاریخ ۵ ربیع الاول ۸۳۳ھ شہر شیراز میں وفات پائی اور اپنے قائم کردہ مدرسہ دار القراء میں مدفون ہوئے جنازہ میں بہت زیادہ ہجوم تھا. حاضرین کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ جنازہ اٹھانے اور تبرکاً مس و تقبیل کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے. کثرت ازدحام کی وجہ سے جو لوگ جنازہ تک نہ پہنچ سکے وہ ان لوگوں کے ہاتھوں کو چھو کر برکت حاصل کر رہے تھے جن کو جنازہ اٹھانے کا موقعہ مل گیا تھا (الشقائق النعمانیہ)

آپ کی عمر شریف تقریباً ساڑھے اکیاسی سال ہوئی تقریباً چونسٹھ سال تک بڑی آب و تاب کے ساتھ تجوید و قراءت اور علم حدیث کی خدمت کی اور دیگر علوم کی تعلیم و ترویج میں لگے رہے اور اپنے دور کے مفتی ہونے کی وجہ سے فتاوی بھی لکھتے رہے. علامہ سخاوی نے ان کے تذکرہ کے ختم پر دو شعر نقل کیے ہیں۔ ہم بھی ان اشعار پر ہی موصوف کا تذکرہ ختم کرتے ہیں.

ایا شمس علم بالقراءات اشرقت
وحقك قد من الاله علی مصر
عبیرًا واضحت وهی طیبة النشر
وها هی بالتقریب منك تضوعت

الحمد للہ مؤلف الحصن الحصین علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری اختتام کو پہنچی

اب اسی پر اپنی اس تالیف فضل مبین ترجمہ و شرح حصن حصین کو ختم کرتا ہوں[ع] جو حضرات مستفید ہوں احقر کو اور احقر کے والدین کو اور اساتذہ و مشائخ اور ان تمام احباب و اصحاب کو دعاؤں میں شریک فرمائیں اور جنہوں نے اس کتاب کی تسوید و تبییض میں میری مدد کی خصوصاً مولوی یعقوب ابن محمد سورتی کو دعاؤں میں ضرور شامل فرمائیں جنہوں نے اس مسودہ کی تیاری میں میرا بہت ساتھ دیا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ؕ

وانا العبد المحتاج الی رحمۃ اللہ

محمد عاشق الٰہی بلند شہری

عفا اللہ عنہ و عافاہ

ع حضرت مترجم و شارح مدظلہ العالی نے مصنف علام کے حالات کتاب کے اختتام پر لکھے تھے اس لیے یہ جملہ اس طرح پر لکھا گیا ہے چونکہ اب حالات مصنف و حالات کتاب کو کتاب ہذا کے شروع میں لگا دیا گیا ہے اس لیے قارئین حضرات اس کا خیال رکھیں۔ مصحح کتاب امداد اللہ انور۔

پہلی منزل

بروز جمعرات

حصن حصین ختم کرنے کا طریقہ اور منزلوں کی تفصیل مؤلف کے حالات میں صفحہ ۴۲ پر دیکھئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاالٰہ الا اللہ ساماں ہے اللہ کی ملاقات کے لیے۔

اے اللہ! درود بھیج ساری مخلوق کے سردار ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ کی آل واصحاب پر اور سلام بھیج (آپؐ پر اور آپ کی آل واصحاب پر) کہا بندہ نے جو (اللہ کی رحمت کا) محتاج ہے ضعیف اور مسکین ہے (سب سے) کٹ کر اللہ کی طرف متوجہ ہے (اور) اللہ کے کرم سے اس بات کا امیدوار ہے کہ اللہ اسے ظالم قوم سے نجات دے گا (یہ محتاج بندہ) محمد بن محمد بن محمد ابن جزری شافعی ہے۔ اللہ سختی میں اس کے ساتھ مہربانی فرمائے۔

اللہ کی حمد کے بعد جس نے دعا کو قضا کے رد کرنے کا ذریعہ بنایا اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر جو متقی اور برگزیدہ حضرات تھے صلوٰۃ و سلام بھیجنے کے بعد معروض ہے کہ یہ کتاب حصن حصین (یعنی مضبوط قلعہ) سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے تیار کیا ہوا ہے اور یہ مومنین کا ہتھیار ہے جو نبی امین صلی اللہ

---

[1] مصنف حصن حصین کا نام محمد تھا ان کے والد اور دادا کا نام بھی یہی تھا الجزری جزیرۂ ابن عمر کی طرف منسوب ہے جو شہر موصل کے شمال میں واقع ہے اس کو نہر دجلہ بصورت ہلال تین جانب سے گھیرے ہوئے ہے یہ ابن عمر صحابی نہیں ہیں جن کی طرف جزیرہ مذکورہ منسوب ہے بلکہ عبدالعزیز بن عمر برقعیدی ہیں۔ انہوں نے جزیرہ مذکورہ آباد کیا تھا۔ مصنف کو جزری اور ابن الجزری کہا جاتا ہے ان کے والد کا جزیرہ مذکورہ سے آبائی تعلق تھا۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ ۲۵ رمضان ۷۵۱ھ کی شب میں دمشق میں پیدا ہوئے۔

الشافعی یہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت ہے حضرت امام صاحب موصوف کا نام محمد اور والد کا نام ادریس ہے آپ نسباً قریشی ہیں۔ آپ کے پردادا کا نام شافع تھا اسکی طرف منسوب کر کے آپ کو شافعی کہا جاتا ہے جو لوگ آپ کے مذہب کا اتباع کرتے ہیں ان کو بھی شافعی کہتے ہیں اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ شافعی کی طرف نسبت کی جائے تو ایک یائے نسبت کا مزید اضافہ ہو۔ مگر تخفیف کی وجہ سے ایک ہی ی پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ جناب مصنف مذہباً شافعی تھی اس لیے اپنے کو الشافعی لکھا۔ آپ شافعی مذہب کے مفتی بھی تھے۔ حافظ ابن کثیر بلقینی نے آپ کو فتویٰ لکھنے کی اجازت دی تھی ۷۷۰۔

علیہ وسلم کے خزانہ سے لیا گیا ہے اور بنا عظیم ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال سے بنائی گئی ہے اور حفاظت کی چھپی ہوئی چیز ہے جو نبئ معصوم و مامون صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے تیار شدہ ہے۔

میں نے اس میں (مخلوق کے لیے اپنی) خیر خواہی اور ہمدردی کو خرچ کیا ہے اور احادیث صحیحہ سے تخریج کیا ہے۔ اس کو میں نے ایسی چیز بنا کر ظاہر کیا ہے کہ ہر سختی کے وقت (نجات کا) سامان ہے اور اس کو میں نے ایک ایسی ڈھال بنا کر ظاہر کیا ہے جو انسانوں اور جنوں کے شر سے بچاتا ہے۔ میں نے اس کتاب کو اس مصیبت سے بچنے کے لیے قلعہ بنایا ہے جو اچانک آگئی ہے۔ اس کتاب میں جو ذکر و دعا کے تیر ہیں ان کے ذریعہ میں ہر ظالم سے محفوظ ہو گیا۔ یہ تیر دشمن کے لگنے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں نے شعر بھی کہے ہیں۔ ؎

أَلَا قُوْلُوْا لِشَخْصٍ قَدْ تَقَوّٰى عَلٰى ضَعْفِيْ وَلَمْ يَخْشَ رَقِيْبَهٗ
خَبَأْتُ لَهٗ سِهَامًا فِي اللَّيَالِيْ وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ لَهٗ مُصِيْبَةْ

ترجمہ: خبردار اس شخص سے کہہ دو جو قوی بن گیا ہے میرے ضعف کے مقابلہ میں اور اپنے نگہبان (یعنی اللہ تعالیٰ) سے نہیں ڈرا۔ میں نے اس کے لیے راتوں میں پوشیدہ طور پر تیر تیار کیے ہیں (یعنی راتوں کی تاریکیوں میں اس کے شر سے محفوظ رہنے کی دعائیں کی ہیں) اور امید کرتا ہوں کہ یہ اس کو لگ کر رہیں گے۔

میں سوال کرتا ہوں اللہ بزرگ و برتر سے کہ اس کتاب کے ذریعہ (اپنی مخلوق کو) نفع پہنچائے۔ اور اس کے سبب ہر مسلمان کی بے چینی کو دور فرمائے۔

اس کے باوجود کہ اس کتاب میں اقتصار اور اختصار ہے اس نے کوئی صحیح حدیث اپنے باب میں ایسی نہیں چھوڑی جو شامل نہ کر لی ہو اور اس میں موجود نہ ہو۔ اور جب میں اس کتاب کی

لہ حصن حصین کے تمام نسخوں میں لم یخشیٰ باثبات الالف ہے۔ حالانکہ حرف جازم کی وجہ سے الف گرنا چاہیے تھا لیکن ضرورت شعری کی وجہ سے شین کے فتحہ کو اشباع کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

اور بعض لغات عرب میں حروف جازمہ کے باوجود معتل سے حرف علت حذف نہ کرنا بھی ثابت ہے۔

ترتیب اور تہذیب سے فارغ ہوا تو مجھے ایک[1] ایسے دشمن نے طلب کیا جسے اللہ کے سوا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا۔ میں اس دشمن سے (بچنے کے لیے) پوشیدہ طور پر فرار ہوگیا اور اپنے اس قلعہ (یعنی حصن حصین کتاب) کی[2] پناہ لے لی۔ اسی دوران میں نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

[1] یہ دشمن کون تھا جس نے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کو طلب کیا تھا اور مصنفؒ اس سے پوشیدہ ہوگئے اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے جب تاریخ کی ورق گردانی کی اور ۷۹۱ھ کے حوادث پر نظر ڈالی (جو حصن حصین کی تالیف کا سال ہے) تو الملک الظاہر برقوق اور امیر منطاش کی جنگ کے واقعات سامنے آگئے۔ رمضان، شوال، ذیقعد، ذوالحجہ ۷۹۱ھ میں ان دونوں کے معرکے رہے ہیں۔ اس دوران لوٹ مار اور آتش زدگی وغیرہ کے واقعات ہوتے رہے۔ تفصیلی واقعات النجوم الزاہرہ جلد ۱۲ میں مذکور ہیں۔

مصنفؒ نے ۲۲ ذوالحجہ ۷۹۱ھ اتوار کی بتائی ہے اور النجوم الزاہرہ کے مصنف نے یکم ذوالحجہ سینچر کی بتائی ہے۔ اس حساب سے ۲۲ ذوالحجہ بھی سنیچر کی پڑتی ہے۔ ممکن ہے ماہ سابق ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہونے میں اختلاف ہوا ہو جس کی وجہ سے یہ دوسرا اختلاف رونما ہوا۔ الملک الظاہر اور امیر منطاش کی جنگ محرم الحرام ۷۹۱ھ میں بھی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ذی الحجہ کے آخری عشرہ میں دمشق چھوڑ کر بھاگ گیا تھا مگر شام کے دوسرے علاقوں میں جنگ جاری رہی۔

بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ دشمن تیمور لنگ تھا لیکن یہ بات درست نہیں کیونکہ تیمور لنگ نے دمشق پر جو حملہ کیا تھا وہ ۸۰۳ھ میں تھا جس کی تاریخ بعض اہل علم نے لفظ خراب سے نکالی تھی چونکہ حصن حصین کا سن تالیف ۷۹۱ھ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ تیمور لنگ کا حملہ حصن حصین کی تالیف کے گیارہ سال بعد ہوا تھا۔ لہٰذا حصن حصین کی تالیف کے زمانہ میں جو دشمن حملہ آور تھا وہ تیمور لنگ نہیں ہو سکتا۔

نیز علامہ جزری کے حالات میں لکھا ہے کہ تیمور ان کو ساتھ لے گیا تھا اور زندگی بھر ان کو جدا نہ ہونے دیا اور حصن حصین کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ جس دشمن نے ان کو طلب کیا تھا مصنف اس سے روپوش ہوگئے تھے اور وہ دو تین دن کے بعد بھاگ گیا تھا اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ وہ دشمن تیمور لنگ نہ تھا جس نے علامہ جزری کو طلب کیا تھا۔

[2] یعنی اس کتاب کی تبییض یا نقول لکھنے میں مشغولیت رہی یا اس کو بار بار بطور ختم پڑھتے رہے۔

بائیں جانب بیٹھا ہوں اور گویا آپ فرما رہے ہیں تم کیا چاہتے ہو؟
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے اور مسلمانوں کے لیے دعا فرمایئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ اٹھائے اور میں آپؐ کے مبارک ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ اپنے مبارک چہرہ پر پھیر لیے۔ یہ جمعرات کی رات کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد اتوار کی رات کو دشمن بھاگ گیا۔ اور اللہ جل شانہ نے ان چیزوں کی برکت سے جو اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ میری اور تمام مسلمانوں کی مصیبت دور فرمائی۔
جن کتابوں سے میں نے اس کتاب میں یہ احادیث منتخب کی ہیں۔ ان کی طرف حروف[1] سے اشارہ کر دیا ہے۔ تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث فلاں کتاب سے اخذ کی گئی ہے۔ پس میں نے صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی علامت م اور سنن ابی داؤد کی علامت د اور سنن ترمذی کی علامت ت اور سنن نسائی کی علامت س اور سنن ابن ماجہ قزوینی کی علامت ق اور ان چاروں (یعنی ابوداؤد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) کے مجموعہ کی علامت عہ ہے اور ان چھ (یعنی صحیحین اور چاروں سنن)

---

[1] مصنف نے اکیس محدثین کی کتابوں سے انتخاب کر کے حصن حصین لکھی ہے لیکن رموز اور اشارے ستائیس عدد ہیں چونکہ امام طبرانی کی چار کتابوں کے اور امام بیہقی کی دو کتابوں کے حوالے دیئے ہیں اور ایک حوالہ مجموعہ سنن اربعہ کا اور ایک حوالہ مجموعہ صحاح ستہ کا مزید ہو گیا! اس لیے حوالہ جات ستائیس ہو گئے جن میں سے بارہ یک حرفی ہیں اور چودہ دو حرفی اور ایک سہ حرفی ہے۔ یک حرفی میں صرف میم کو پیش سے پڑھتے ہیں اور تِ اور صِ زیر سے باقی سب زبر سے پڑھی جاتی ہیں۔ دو حرفی علامتوں میں تین بکسر اول و سکون ثانی ہیں۔ حبْ۔ مِیْ۔ قِیْ۔ اور تین بضم اول و سکون ثانی ہیں۔
مُسْ۔ قطْ۔ مُصْ۔ باقی بفتح اول و سکون ثانی ہیں۔
جب حصن حصین کا ختم پڑھا جائے تو ان رموز و اشارات کو اسی طرح پڑھے جس طرح لکھی ہیں یعنی الیسانہ کرے کہ اعیہ، اذکار پڑھتا رہے اور رموز کو نہ پڑھے اور ایسا کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ خ کی جگہ رواہ البخاری اور م کی جگہ رواہ مسلم کہے۔ کتاب کو پڑھتے وقت ان رموز کے اعراب میں غلطی نہ کرے۔ مثلاً دارقطنی کے لئے قُطْ قاف کے پیش کے ساتھ، اور مصنف ابن ابی شیبہ کے لئے مُصْ اور مستدرک حاکم کے لیے مُسْ ہے۔ ان کے زیر و زبر میں تغیر نہ کیا جائے جس طرح لکھے ہیں اسی طرح پڑھے ۱۲۔

کی علامت ع اور صحیح مستدرک کی جو حاکم کی تصنیف ہے اس کی علامت مسؔ اور صحیح ابن حبان کی علامت حبؔ اور صحیح ابو عوانہ کی علامت عوؔ اور صحیح ابن خزیمہ کی علامت مہٗ اور موطا کی طا اور سنن دارقطنی کی علامت قطؔ اور مصنف ابن ابی شیبہ کی علامت مصؔ اور مسند امام احمد کی علامت آ اور مسند بزاز کی علامت ر اور مسند ابو یعلی موصلی کی علامت صؔ اور مسند دارمی کی علامت می اور طبرانی معجم کبیر کی علامت طا اور ان کے معجم اوسط کی علامت طسؔ اور ان کے معجم صغیر کی علامت صط اور طبرانی کی کتاب الدعا کی علامت طبؔ اور ابن مردویہ کی کتاب الدعا کی علامت مرؔ اور بیہقی کی کتاب الدعوات کی علامت قیؔ اور ان کی سنن کبریٰ کی علامت سنیؔ اور ابن السنی کی کتاب عمل الیوم واللیلہ کی علامت ی مقرر کی ہے۔ جس کتاب کے الفاظ لئے ہیں اس کی علامت پہلے لکھی ہے اور اگر حدیث موقوف[1] ہے تو اس کتاب کی علامت سے پہلے لفظ مو لکھ دیا ہے جس سے حدیث لی ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث ان کتابوں میں موقوف ہے جن کا ذکر اس کے بعد ہے اور ایسا کم واقع ہوا ہے۔

حدیث موقوف صرف اس جگہ لی ہے جہاں اس باب میں حدیث متصل (یعنی حدیث مرفوع) یا تو مل نہ سکی یا ملی لیکن اس میں اختلاف پایا گیا۔ علاوہ ازیں میں نے یہ علامتیں صرف اس عالم کے لیے بیان کی ہیں جو تقلید سے اپنے کو بالاتر سمجھتا ہے اور اس طالب علم کے واسطے لکھی ہیں جو صحیح کتب اور مسانید کو پہچانتا ہے ورنہ درحقیقت عام لوگوں کو ان علامتوں کی کوئی ضرورت نہ تھی، کیونکہ ان کے لیے کسی عالم کی تقلید ہی کافی ہے پھر معلوم ہونا چاہیئے کہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس کتاب میں جو کچھ ہے صحیح[2] ہے۔ لہٰذا صحیح غیر صحیح کا شبہ جاتا رہا اور

---

[1] حدیث موقوف صحابی کے قول وفعل کو کہتے ہیں جس میں صحابی نے اس قول وفعل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہ کیا ہو اور مرفوع اس حدیث کو کہتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی ہو یعنی صحابی نے آپ کا اسم گرامی لے کر بتایا ہو کہ یہ بات آپ نے فرمائی ہے یا یہ فعل آپ نے کیا ہے ۱۲۔

[2] مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ فرمایا کہ اس کتاب میں جو کچھ ہے صحیح ہے۔ یہ صحیح ہے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

خدا کا شکر ہے یہ لطیف مختصر اس قدر کثیر تعداد میں حدیثوں کو جامع ہے جو بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں جمع نہیں ہیں اور جب یہ ختم ہو جائے گی تو ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اس کے اخیر میں ایک ایسی فصل لکھ دیں گے جو اس کے متعلق لغات کو کھول دے جس میں اشکال ہو۔

اور یہ کتاب کا مقدمہ ہے جو دعا اور ذکر کے فضائل کی احادیث پر مشتمل ہے ان کے بعد دُعا اور ذکر کے آداب اور قبولیت کے اوقات و احوال اور مقامات کا ذکر ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا بیان ہے۔ پھر وہ دعائیں درج کی ہیں جو صبح سے شام تک اور زندگی کے تمام احوال میں مرنے تک کے تمام مطالب اور مقاصد و حوائج کے لیے پڑھی جاتی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا ثبوت ہے۔

پھر اس ذکر کا بیان ہے جس کی فضیلت صراحت کے ساتھ حدیث میں وارد ہے اور کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ اس کے بعد استغفار کا بیان ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ پھر قرآن کریم اور اس کی چند سورتوں اور آیتوں کی فضیلت ہے۔ پھر ان دعاؤں کا ذکر ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہیں (یعنی کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں ہیں۔

ان چیزوں کے بعد میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت لکھی ہے جو رسولِ برحق ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے گمراہی سے بچا کر لوگوں کو ہدایت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) وہ صحیح مراد نہیں جو محدثین کی اصطلاحات کے مطابق صحیح ہو بلکہ صحیح ثابت کے معنی میں ہے مطلب یہ ہے کہ حصن حصین میں جو کچھ دعائیں وغیرہ لی ہیں وہ سب کتب حدیث سے لی ہیں ان کو پڑھنا اور اس کتاب پر عمل کرنا سب درست ہے اور قابل عمل ہے۔ سند کے اعتبار سے گو احادیث ضعیفہ بھی ہیں لیکن چونکہ فضائل اعمال میں ضعیف پر عمل کرنا بھی درست ہے اس لیے اس کتاب میں مندرج شدہ اذکار و ادعیہ کو معمول بنانا درست ہے۔

لہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اپنا یہ وعدہ چالیس سال کے بعد پورا کر سکے اور مدت مدید گزر جانے کے بعد مفتاح الحصن کے نام سے الحصن الحصین کی شرح لکھی جس کی تصریح شرح مذکور کے دیباچہ میں کی ہے۔

دی اور جن کے ذریعہ اندھے پن کے بعد بینائی عطا فرمائی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ واضح فرما دیا اور کسی کے لیے کوئی حجت نہیں چھوڑی
میں نے فضائل درود پر اپنی کتاب ختم کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجے جب
تک[1] یاد کرنے والے آپؐ کو یاد کرتے رہیں اور جب تک آپ کے ذکر سے غفلت
برتنے والے غافل رہیں۔

دُعا کی فضیلت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا عبادت ہی[2] ہے۔ اس کے بعد آپ نے
یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (آخر تک)

(ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، احمد عن نعمان بن بشیرؓ)

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اور ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا درود وسلام نازل ہو۔ ۱۲۔

[2] حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول تو یہ فرمایا کہ دعا عبادت ہی ہے۔ پھر آپ نے سورۃ مومن رکوع ۶) کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۔

ترجمہ آیت کا یہ ہے۔ اور فرمایا تمہارے پروردگار نے مجھے پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت کی حالت میں جہنم میں داخل ہوں گے۔

دعا میں بندہ اپنی عاجزی اور حاجت مندی کا اقرار کرتا ہے اور سراپا نیاز ہو کر بارگاہ خداوندی میں اپنی حاجت پیش کر کے ملتجا تا اور للکتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے اور وہی داتا ہے۔ اس کے سوا کوئی دینے والا نہیں۔ وہ قادر ہے کریم ہے، جتنا چاہے دے سکتا ہے۔ اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے وہ بے نیاز ہے اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے اور مخلوق سراسر عاجز ہے اور (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے جس کے لیے دعا کھول دی گئی (یعنی دعا کی توفیق جسے خوب اچھی طرح ہو گئی) اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ (ابن ابی شیبہ عن علیؓ وابن عمرؓ)

دوسری روایت میں ہے کہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے (حاکم)

ایک اور حدیث میں یوں ہے کہ اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا جو اس کے نزدیک عافیت کے سوال سے بہتر ہو (ترمذی)

دُعا کے سوا کوئی چیز قضا[1] کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی (ترمذی، ابن ماجہ عن سلمانؓ، ابن حبان، حاکم، عن ثوبانؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) محتاج ہے۔ جب اپنے اس یقین کے ساتھ قادر قیوم کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر سوال کرتا ہے تو اس کا یہ شغل سراپا عبادت بن جاتا ہے اور یہ دعا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کا سبب بن جاتی ہے۔

اس کے برعکس جو شخص دعا سے گریز کرتا ہے وہ اپنی حاجت مندی کے اقرار کو خلاف شان سمجھتا ہے چونکہ اس کے طرز عمل میں تکبر ہے اور اپنی بے نیازی کا دعویٰ ہے اس لیے اللہ جل شانہٗ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لیے داخلِ دوزخ ہونے کی وعید ہے جو کہ سورۂ مومن کی آیت میں مذکور ہے۔

[1] قضا (یعنی تقدیر) دو قسم پر ہے مُبرم اور مُعلّق۔ مبرم وہ ہے جو بدلے گی نہیں اور معلق وہ ہے جس میں بعض وجوہ سے بدلے جانے کا امکان ہے۔ اس حدیث میں اسی تقدیر معلق کا ذکر ہے۔ تقدیر معلق میں یہ ہوتا ہے کہ اگر فلاں نے ایسا کیا تو ایسا ہو گا۔ مثلاً فلاں شخص پر فلاں مصیبت آئے گی اور دعا کی تو نہیں آئے گی اور فلاں شخص نے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا تو اس کی عمر اسی سال ہو گی ورنہ ساٹھ سال ہو گی اور یہ تقدیر معلق فرشتوں کے علم میں رکھی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کو چونکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا کرے گا یا نہیں اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے گا یا نہیں؟ اس لیے اس کے علم کے مطابق تقدیر مبرم پر ہی عمل ہوتا ہے۔

حدیث میں جو فرمایا ہے کہ دعا سے قضا رد ہو جاتی ہے اور بر سے عمر بڑھ جاتی ہے۔ یہ قضا معلق کے بارے میں فرمایا ہے جو فرشتوں کے علم سے متعلق ہے بات ذرا باریک ہے کسی اچھے عالم سے سمجھ لیں (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تقدیر سے ڈرنا (کچھ) فائدہ[1] نہیں دیتا اور دعا اس (بلاء) کے لیے بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی اور اس بلاء کے لیے بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی اور بے شک ایسا ہوتا ہے کہ بلا نازل ہوتی ہے اور دعا اس سے جا ملتی ہے تو یہ دونوں قیامت تک آپس میں جنگ کرتی رہیں گی (بلاء اترنا چاہے گی اور دعا اسے روکتی رہے گی)

(حاکم، بزار، طبرانی فی الاوسط عن عائشہؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک (عبادات میں) کوئی چیز دعا سے بڑھ کر بزرگ و برتر[2] نہیں ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرۃؓ)

اور فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس[3] پر غصہ ہوتا ہے۔

(ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) حدیث میں یہ جو فرمایا کہ بر سے عمر بڑھتی ہے اس میں بر سے متعلق نیکی بھی مراد ہو سکتی ہے اور ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کو بھی بر کہا جاتا ہے اس لیے وہ معنی بھی ہو سکتا ہے بلکہ دیگر احادیث کی تصریحات کی وجہ سے دوسرا معنی لینا ہی زیادہ راجح ہے۔

[1] جس بلا اور مصیبت کا آنا مقدر ہو چکا ہے وہ ڈرنے اور خوف کھانے سے نہیں ٹل سکتی۔ البتہ دعا کرنے سے وہ بلا دور ہو جاتی ہے۔ دعا ہمیشہ بلا اور مصیبت کے ٹل جانے کا سبب بنتی ہے اور آلام و مصائب سے اسطرح بچاتی اور محفوظ رکھتی ہے جس طرح لڑائی میں سپر تلوار کو روکتی ہے۔ جو مصیبت آ چکی اس کے دفع کرنے کے لیے اور جو نہیں آئی لیکن آ سکتی ہے اس کے روکنے کے لیے دعا نفع دیتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں صاف تصریح موجود ہے۔

[2] دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ و برتر نہیں ہے اس لیے کہ دعا سراپا عبادت ہے اور عبادت کا مغز ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ عبادت میں بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنی عاجزی اور ذلت پیش کرتا ہے اور یہ بات دعا میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔

[3] جب کوئی بندہ دعا سے گریز کرتا ہے اور اپنی حاجت مندی کے اقرار کو اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں کیونکہ بندہ کے اس طرز عمل (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو اللہ سے دعا نہیں مانگتا۔ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہو جاتا ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

اور فرمایا کہ دعا کرنے سے عاجز نہ ہو۔ کیونکہ دعا کے ہوتے ہرگز کوئی شخص ہلاک نہیں ہو گا (ابن حبان، حاکم عن انس رض)

اور فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سختیوں اور بے چینیوں میں قبول کرے۔ اسے چاہیئے کہ خوشحالی کے وقت کثرت سے دعا کرے (ترمذی عن ابی ہریرہ رض)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) میں تکبر ہے اور ایک طرح سے اپنے لیے بے نیازی کا دعویٰ ہے حالانکہ بے نیازی اللہ جل شانہ کی خاص صفت ہے) اس لیے دعا نہ کرنے والے پر اللہ جل شانہ غصہ ہو جاتے ہیں۔

لہ انسان بھلائی اور بہتری کے لیے جتنی تدبیریں کرتا ہے اور دکھ تکلیف سے بچنے کے لیے جتنے طریقے سوچتا ہے ان میں سب سے زیادہ کامیاب اور آسان اور مؤثر طریقہ دعا کرنا ہے۔ اس میں نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری، نہ ناقے گھوڑے جوڑنے پڑیں، نہ ہاتھ پاؤں کی محنت نہ مال کا خرچ۔

بس دل کو حاضر کر کے دعا کرنی پڑتی ہے۔ غریب اور مالدار، صحت مند اور بیمار، مسافر اور مقیم، دیسی اور پردیسی بوڑھا اور جوان مجمع میں ہو یا کیسی ہی تنہائی میں ہر شخص دعا کر سکتا ہے اس لیے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ سب بخیلوں سے بڑھ کر وہ بخیل ہے جو سلام میں بھی بخل کرے اور بلاشبہ سب عاجزوں سے بڑھ کر وہ عاجز ہے جو دعا سے بھی عاجز ہو۔ درحقیقت دعا میں سستی کرنا بڑی محرومی ہے۔ دشمنوں سے نجات کے لیے اور طرح طرح کی مصیبتوں کے دور ہونے کے لیے بہت سی تدبیریں کرتے ہیں مگر دعا نہیں کرتے جو ہر تدبیر سے آسان ہے اور ہر تدبیر سے بڑھ کر مفید ہے۔ یہ سمجھ لیں کہ جائز تدبیروں کے چھوڑنے کی ترغیب نہیں دی جا رہی بلکہ سب سے بڑی تدبیر یعنی دعا کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے جو دنیا میں بھی نافع ہے اور آخرت میں بھی اجر و ثواب دلانے والی ہے۔

لہ اس حدیث پاک میں دعا قبول ہونے کا ایک بہت بڑا گر بتایا ہے اور وہ یہ کہ آرام و راحت اور مال و دولت اور صحت و تندرستی کے زمانہ میں برابر دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص اس پر عمل پیرا ہو گا اس کے لیے اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ انعام ہو گا کہ جب کبھی کسی پریشانی میں مبتلا ہو گا یا کسی

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور فرمایا کہ دعا مومن کا ہتھیار[1] ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (حاکم عن ابی ہریرہؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) مصیبت سے دوچار ہوگا یا کسی مرض میں گرفتار ہوگا اور اس وقت دعا کرے گا تو اللہ جل شانہٗ ضرور اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ اس میں ان لوگوں کو تنبیہ ہے جو آرام و راحت اور مال و دولت یا عہدہ کی برتری کی وجہ سے خدائے پاک کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں اور دعا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور مصیبت آگھرتی ہے تو دعا کرنی شروع کر دیتے ہیں۔

پھر جب دعا قبول ہونے میں دیر لگتی ہے تو ناامید ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی حالانکہ اگر اس وقت کرتے جب خوشی میں مست تھے اور دولت کا گھمنڈ تھا تو ان کا اس زمانہ کا دعا کرنا آج کی دعا مقبول ہونے کا ذریعہ بن جاتا غفلت اور دنیاوی مستی کے سبب اللہ کو بھول جانے کی وجہ سے بہت سخت حاجت مندی کے وقت دعا کی قبولیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

انسان کا جو یہ طرز عمل ہے کہ مصیبت میں اللہ پاک کو بہت یاد کرتا ہے اور لمبی چوڑی دعائیں کرتے ہوئے اپنی حاجتیں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہے اور چین و آرام کے زمانہ میں خدائے پاک کو بھول جاتا ہے بلکہ ذکر و دعا کے بجائے بغاوت اور سرکشی پر کمر بستہ ہو جاتا ہے یہ طرز عمل نہایت بے غیرتی کا ہے۔ بندہ جس طرح دکھ تکلیف کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے اسی طرح آرام و راحت کے زمانہ میں بھی اسی کا محتاج ہے۔

[1] دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ جن اور انسان دونوں طرح کے دشمنوں کو دفع کر سکتا ہے یہ بھی فرمایا کہ "دعا دین کا ستون ہے"۔

دوسری حدیث میں نماز کو دین کا ستون بتایا ہے۔ دونوں باتیں درست ہیں کیونکہ نماز دعا پر مشتمل ہوتی ہے نیز ایک عمارت کے کئی ستون ہوتے ہیں۔ "دعا آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے"۔ کیونکہ دعا میں اللہ تعالیٰ کی ملکیت اور خالقیت کا اور اللہ کے نافع اور ضار ہونے کا اقرار ہوتا ہے۔ اللہ کی وحدانیت کا جب تک دنیا میں اقرار کیا جاتا رہے گا۔ پوری دنیا اور آسمان زمین قائم رہیں گے اور ان میں روشنی بھی رہے گی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ ایسے لوگوں پر گزر ہوا جو تکلیف میں مبتلا تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت[1] کا سوال نہیں کرتے تھے (بزاز عن انسؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بھی کوئی مسلمان کسی سوال کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے چہرہ کو اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال ضرور پورا فرما دیتا ہے یا تو اس کو اسی دنیا میں اس کے سوال کے مطابق عنایت فرما دیتا ہے اور یا اس دعا کو اس کے لیے (آخرت کا) ذخیرہ بنا دیتا ہے[1]۔ (مسند احمد عن ابی ہریرہؓ)

---

[1] عافیت بہت جامع لفظ ہے۔ صحت، تندرستی، سلامتی، آرام، چین، سکون، اطمینان ان سب کو یہ لفظ شامل ہے۔ احادیث شریفہ میں بڑی اہمیت کے ساتھ عافیت کی دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ جل شانہ سے دونوں جہان میں عافیت نصیب ہونے کا سوال کرتے رہنا چاہیے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات (یعنی گناہوں سے درگزر) کا سوال کرے۔ وہ دوسرے دن پھر آیا اور وہی سوال کیا کہ یا رسول اللہ کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے پھر وہی پہلا جواب عنایت فرمایا۔ وہ شخص تیسرے دن پھر حاضر خدمت ہوا اور اس نے وہی سوال کیا آپ نے اس کو وہی پہلا جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ جب تجھے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات نصیب ہو گئی تو تو کامیاب ہو گیا (لہٰذا اس دعا کو معمولی نہ سمجھ) دنیا و آخرت کی حاجتوں اور ضرورتوں کے پورا ہونے کے لیے اجمالی طور پر جامع دعا کے اعتبار سے یہ دعا سب دعاؤں سے افضل ہے (رواہ الترمذی وقال حسن غریب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اکثر الدعا بالعافیۃ کہ کثرت سے عافیت کی دعا کیا کرو۔ (اخرجہ الحاکم ص۵۲۹ جلد اوقال صحیح علی شرط البخاری واقرہ الذہبی)

[1] یہ حدیث مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مسند احمد سے نقل کی ہے۔ مفصل حدیث جو مشکوٰۃ المصابیح میں مسند احمد سے نقل کی ہے۔ اس میں قدرے تفصیل ہے اور وہ یہ ہے۔ باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان کوئی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی کا سوال نہ ہو تو اللہ جل شانہٗ اس دعا کی وجہ سے اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا فرما دیتے ہیں۔

(۱) یا تو اس کی دعا اسی دنیا میں قبول فرما لیتے ہیں اور اس کا سوال پورا فرما دیتے ہیں، یعنی جو مانگتا ہے وہ دے دیتے ہیں۔

(۲) یا اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا کر رکھ لیتے ہیں (جس کا ثواب آخرت میں دیں گے)

(۳) یا دعا کرنے والے کو اس کی مطلوبہ شے کے برابر (اس طرح عطیہ دیتے ہیں کہ) آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں۔

یہ سن کر صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس طرح تو ہم بہت زیادہ کمائی کر لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے) جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش اس سے بہت زیادہ ہے (جس قدر تم دعا کرو گے) (مشکوٰۃ المصابیح ص۱۹۶ عن ابی سعید الخدریؓ)

اس حدیث مبارک میں یہ بتایا ہے کہ اللہ جل شانہٗ ہر مسلمان کی دعا قبول فرماتے ہیں بشرطیکہ کسی گناہ کی دعا نہ کرے یعنی یہ سوال نہ کرے کہ گناہ کا فلاں کام کرنے میں کامیاب ہو جاؤں اور قطع رحمی کی بھی بد دعا نہ کرے اپنے عزیز و اقارب سے اچھے تعلقات رکھنا اور حسنِ سلوک سے پیش آنے کو صلہ رحمی کہتے ہیں اور اس کے خلاف عزیز و اقرباء سے تعلقات بگاڑنے اور بد سلوکی سے پیش آنے کو قطع رحمی کہتے ہیں قطع رحمی بہت بڑی چیز ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے:

"قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا" (بخاری) قطع رحمی بھی ایک گناہ ہے لیکن اس کی خاص مذمت اور برائی ظاہر کرنے کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو الگ ذکر فرمایا چونکہ قطع رحمی اللہ جل شانہٗ کے نزدیک بہت ہی بڑی چیز ہے۔ اس لیے قبولیت کی شرط میں یہ بھی فرمایا کہ قطع رحمی کی دعا نہ کی ہو اور اس کے علاوہ اور بھی کسی گناہ کا سوال نہ کیا ہو تب دعا قبول ہوتی ہے۔

پھر دعا قبول ہونے کا مطلب بتایا کہ قبول ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ جو مانگا وہی مل جائے بلکہ کبھی تو منہ مانگی مراد پوری ہو جاتی ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ منہ مانگی مراد پوری نہ ہوئی بلکہ اس پر جو کوئی مصیبت آنے والی تھی وہ ٹل گئی۔ اللہ جل شانہٗ سے سو روپے کا سوال کیا۔ سو روپے بظاہر (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نہ ملے لیکن اپنے کسی بچے کو شدید مرض لاحق ہونے والا تھا وہ رک گیا۔ اس کے علاج میں سو روپے خرچ ہو جاتے، وہ نہ ہوئے، سو روپے بچ گئے اور بچہ مرض سے بھی محفوظ ہو گیا۔

بعض مرتبہ سو روپے کا سوال کرنے کی وجہ سے ہزاروں روپے خرچ ہونے والی مصیبت ٹل جاتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ مثلاً سو روپے کا سوال کیا مگر بظاہر روپے نہ ملے لیکن کسی طرح سے اور کوئی حلال مال مل گیا جس کی قیمت سو روپے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

قبولیت دعا کی تیسری صورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی کہ دنیا میں اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا، نہ منہ مانگی مراد ملے نہ کوئی مصیبت ٹلے لیکن اس دعا کو اللہ جل شانہٗ آخرت میں ثواب کے لیے محفوظ فرما لیتے ہیں۔ جب قیامت کے دن اعمال صالحہ کے بدلے ملیں گے تو جن دعاؤں کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا تھا اس وقت ان دعاؤں کے عوض بڑے بڑے انعامات ملیں گے۔

اس موقعہ پر بندہ کی تمنا ہوگی کہ کاش میری کسی دعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا ہوتا تو اچھا تھا۔ آج سب کے بدلے بڑے بڑے انعامات سے نوازا جاتا۔ دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا کر رکھ لینا۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی مہربانی ہے۔ فانی دنیا دکھ سکھ کے ساتھ کسی طرح گزر جائے گی اور آخرت ہمیشہ رہنے والی ہے اور دائمی ہے وہاں جو کچھ ملے گا بے انتہا ہوگا۔ ۱۲

جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الْمُفْلِحِيْنَ ۝

ذکر کی فضیلت

(حدیث قدسی[1] ہے کہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ[2] کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ (الحدیث[3]) (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہؓ)

---

[1] حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ کا ارشاد نقل فرمائیں لیکن وہ قرآن مجید میں نہ ہو۔ ۱۲۔

[2] اس حدیث میں اول تو یہ فرمایا کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ میں بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں یعنی وہ میرے بارے میں جو گمان رکھے میں اس کے موافق معاملہ کرتا ہوں۔ لہٰذا بندوں کو چاہیئے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت لطف و کرم اور مغفرت ہی کی امید رکھیں لیکن ساتھ ہی ڈرتے بھی رہیں کیونکہ ایمان امید و بیم یعنی خوف اور امید کے درمیان ہے۔ پھر یہ فرمایا کہ میں بندہ کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ وہ مجھے تنہا یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسے مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس کے مجمع سے بہتر ہے' یعنی فرشتوں کے مجمع میں۔

یہاں علماء نے یہ اشکال کیا ہے کہ فرشتوں کو مومنین کی جماعت سے کیسے بہتر بتایا حالانکہ مومنین فرشتوں سے افضل اور اشرف ہیں۔ پھر اس کے کئی جواب لکھے ہیں ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ فرشتوں کا بہتر ہونا ایک خاص حیثیت سے ہے اور وہ یہ کہ وہ معصوم ہیں ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتے۔

دوسرا جواب یوں دیا ہے کہ یہ اکثر افراد کے اعتبار سے ہے۔ کیونکہ فرشتوں کے اکثر افراد انسانوں کے اکثر افراد سے افضل ہیں۔ اگرچہ سارے انبیاء علیہم السلام سارے ہی فرشتوں سے افضل ہیں ان کے علاوہ اور بھی جوابات دیئے گئے ہیں۔

[3] لفظ الحدیث وہاں لکھتے ہیں جہاں پوری حدیث بیان نہ کی گئی ہو، موقعہ کے مناسب (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمہیں سب اعمال سے بہتر عمل نہ بتادوں جو تمہارے بادشاہ کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور جو تمہارے لیے (دنیا میں) سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہے اور نیز تمہارے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ (میدان جنگ میں) دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو، تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔ صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں! ارشاد فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا عمل اللہ کا ذکر ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، احمد، عن ابی الدرداء)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی مالی صدقہ اللہ کے ذکر سے بہتر نہیں۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابن عباسؓ)

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گشت لگاتے ہوئے اہل ذکر کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ پھر جب وہ کسی جماعت کو اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آجاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے (وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور) ان کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔ الحدیث[1] (بخاری، مسلم، ترمذی، عن ابی ہریرۃؓ)

---

[2] (بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ضروری حصہ لکھ کر لفظ الحدیث لکھ کر اشارہ کر دیتے ہیں کہ ابھی حدیث باقی ہے اس کو حدیث کی کتاب میں دیکھ کر پوری پڑھ لو۔ حدیث کا آخری حصہ جو مصنف نے چھوڑ دیا وہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے فرمایا کہ بندہ اگر میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اسکی طرف ایک ذراع یعنی ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ایک ذراع قریب ہوتا ہے تو میں اسکی طرف ایک باع یعنی چار ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آجاتا ہوں (اس سے قرب مکانی مراد نہیں ہے بلکہ رحمت اور لطف وکرم کے ساتھ متوجہ ہونا مراد ہے اور مقصد یہ ہے کہ بندہ جس طرح بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف اس سے زیادہ ہوتی ہے)

[1] بقیہ حدیث یہ ہے کہ جب فرشتے جناب باری تعالیٰ کے دربار میں جاتے ہیں تو پروردگار عالم (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو شخص اپنے رب کو یاد نہیں کرتا اس کی مثال مردہ اور زندہ[1] کی سی ہے (بخاری، مسلم، عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں۔ ملائکہ عرض کرتے ہیں آپ کی پاکی اور بڑائی بیان کر رہے ہیں اور آپ کی تعریف کر رہے ہیں۔ آپ کی بزرگی بیان کر رہے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں خدا کی قسم! انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو آپ کی بہت زیادہ عبادت کریں اور بہت زیادہ آپ کی بزرگی و پاکی بیان کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ آپ سے بہشت مانگتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے بہشت دیکھی ہے؟ ملائکہ عرض کرتے ہیں خدا کی قسم! اے ہمارے پروردگار انہوں نے بہشت نہیں دیکھی پھر وہ فرماتا ہے۔ اگر وہ بہشت دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دیکھ لیں تو اسکی بے انتہا حرص کریں اور بہت زیادہ اس کی طلب اور رغبت میں لگ جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ دیکھی ہے؟ ملائکہ عرض کرتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے اس کو نہیں دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر اس کو دیکھ لیں تو اس سے زیادہ بھاگیں اور خوب زیادہ خوف زدہ ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ اس پر ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ فلاں شخص تو ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا بس وہ تو کسی حاجت کی وجہ سے وہاں بیٹھا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی میری بخشش سے محروم نہیں رہے گا۔

[1] یعنی خدا کی یاد میں مشغول رہنے والا زندہ ہے اور اس سے غافل ہونے والا مردہ ہے۔ ذاکر کا ظاہر اور باطن نور معرفت سے مزین ہو جاتا ہے اور اس کو حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے جو مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں اور عالم برزخ میں امن و چین کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

ذاکر کے برعکس وہ لوگ ہیں جن کو دنیا و آخرت کا ہوش نہیں ان کا باطن مردہ اور (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جب کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینت[1] ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان لوگوں میں یاد فرماتا ہے جو اس کے درباری ہیں[2]۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، عن ابی سعیدؓ)

ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ! اسلام کے شرائع[3] مجھ پر بہت ہو گئے ہیں سب پر عمل کرنا دشوار ہے۔ آپ مجھے ایسی چیز بتا دیجیے جس کو میں خوب اچھی طرح مضبوطی سے پکڑ لوں (یعنی اس میں لگا رہوں) آپؐ نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، عن عبداللہ ابن بسرؓ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یمن جاتے وقت) جدا ہوا یہ تھی کہ میں نے عرض کیا (یارسول اللہ) اللہ کو سب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) گندہ اور ظاہر مرجھایا ہوا رہتا ہے۔ بظاہر وہ جاندار معلوم ہوتے ہیں مگر بندگی کی روح سے کورے اور خالی ہوتے ہیں۔

انسانی صورت اور ڈھانچہ ضرور ان کے پاس ہوتا ہے مگر ان کی زندگی بے سود اور بے فائدہ ہوتی ہے جس طرح مُردہ کوئی کسب نہیں کرتا اور عملی ترقی کے زینہ پر نہیں چڑھتا اسی طرح غیر ذاکر کا حال ہے۔

آں را کہ عقل و ہمت و تدبیر و رائے نیست — خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرائے نیست

[1] سکینہ سے دل جمعی مراد ہے جس کے سبب دل میں خاص اطمینان ہوتا ہے اور ذکر اللہ کی لذت دل میں محسوس ہوتی ہے۔

[2] اللہ تعالیٰ ان مقرب فرشتوں میں (جنہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرتے وقت کہا تھا کہ آپ ایسے شخص کو پیدا فرمانا چاہتے ہیں جو دنیا میں فتنہ و فساد، شر و خونریزی کرے گا) بطور فخر ذکر فرماتا ہے کہ نفس کی خواہشات اور شیطانی رکاوٹوں اور دیگر علائق کے باوجود ہمارے ذکر سے غافل نہیں ہیں۔ ۱۲۔

[3] یہاں شرائع اسلام سے فرائض اور واجبات مراد نہیں ہیں بلکہ فضائل کی چیزیں نوافل و مستحبات مراد ہیں۔ بہت ہو جانے کا یہ مطلب ہے کہ تعداد میں یہ چیزیں اس حد کو پہنچ گئی ہیں کہ ان سب کے کرنے سے عاجز اور قاصر ہوں۔ اگر بعض کو کرتا ہوں تو بعض چھوٹ جاتی ہیں۔ کوئی ایسی چیز (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سے پیارا عمل کون سا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا (وہ یہ ہے) کہ دنیا سے اس حال میں رخصت ہو کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔ (ابن حبان، مسند بزار، طبرانی فی الکبیر)

حضرت معاذ بن جبلؓ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ! مجھے (کچھ) نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا جتنا ہو سکے تقویٰ کو لازم پکڑے رہو اور ہر پتھر اور ہر درخت کے پاس اللہ کو یاد کرو اور جو کچھ برائی (گناہ) ہو جائے اس کی اللہ کے حضور توبہ کرو۔ پوشیدہ[۱] گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر کرو اور ظاہری گناہ کی توبہ ظاہری طور پر کرو۔

(طبرانی فی الکبیر عن معاذؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ارشاد فرمادیں جو بہت زیادہ کام کی ہو۔

اس میں لگے رہنے سے دوسرے حسنات اور مستحبات کے چھوٹ جانے کی تلافی ہوتی رہے اور خیر ہی خیر ہو۔ ۱۲

[۱] یہ جو فرمایا کہ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر کرو اور ظاہر گناہ کی توبہ ظاہری طور پر۔ اس میں دو باتیں بتائی ہیں اول یہ کہ جو گناہ تنہائی میں ہو گیا اس کو بندوں پر ظاہر نہ کرو۔ گناہوں کا ظاہر کرنا بھی گناہ ہے چپ چپاتے پکی سچی توبہ کرلو۔ دوسری یہ اہم بات بتائی کہ جو گناہ ظاہر میں ہوا ہو اس کی توبہ ظاہر میں کرو۔ یعنی جن لوگوں کے سامنے گناہ ہوا ہو ان کے سامنے توبہ بھی علی الاعلان کرے اور یہی توبہ وہی ہے اگر کسی نے کوئی کلمہ خلافِ شرع لوگوں کے سامنے کہا ہو تو توبہ بھی لوگوں کے سامنے کرے۔ ایسا کرنے سے لوگوں کو بھی اس کی توبہ کا علم ہو جائے گا اور اس سے اچھے مسلمانوں جیسا معاملہ کریں گے اور معلوم ہو گا کہ سچے دل سے توبہ کر رہا ہے کہ لوگوں کے سامنے توبہ کرنے سے نہیں جھجکتا۔ اور اس طرح توبہ کی ایک اہم شرط پوری ہو جائے گی۔ اگر کسی نے اپنی جہالت سے لوگوں کے سامنے یہ کہہ دیا کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر اناج نہ ہو (تو یہ کلمہ کفر ہے۔ کیونکہ اس میں روزہ کی تحقیر ہے اور روزہ کا مذاق ہے) اب اس کی توبہ یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اعلان کرے کہ میں نے بہت برا کلمہ کہا ہے۔ آپ لوگ گواہ رہیں کہ میں بارگاہ الٰہی میں توبہ کرتا ہوں۔ اسی طرح اگر کسی مسلمان کی خصوصاً کسی عالم کی بے عزتی کی ہو جو لوگوں کے سامنے ہو تو اس کی معافی بھی ان لوگوں کے سامنے مانگے تاکہ نفس کی اصلاح بھی ہو (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کوئی عمل ایسا نہیں کرتا جو ذکر الٰہی سے بڑھ کر اللہ کے عذاب[1] سے بچانے والا ہو۔ (طبرانی فی الکبیر، احمد، ابن ابی شیبہ عن معاذؓ)
صحابہ نے عرض کیا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا بھی ذکر اللہ کے برابر نہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا بھی اس کے برابر نہیں۔ الّا یہ کہ اپنی تلوار سے (دشمن خدا کو) یہاں تک مارے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ آپ نے اسے تین بار فرمایا۔
(طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الاوسط، طبرانی فی الصغیر عن معاذ وجابرؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور جن لوگوں کے سامنے بے عزتی کی ہے ان کے سامنے ان کا اکرام اور اعزاز بھی ہو جائے بعض لوگ مجمع میں عزت دار آدمی کو الٹے سیدھے الفاظ کہہ دیتے ہیں یا ڈانٹ دیتے ہیں۔ پھر تنہائی میں معافی مانگتے ہیں۔ ایسی معافی سے اس بے عزتی کی تلافی نہیں ہوتی جو لوگوں کے سامنے کی تھی خوب سمجھ لو۔
ایک اہم بات اور قابل ذکر ہے وہ یہ کہ بہت سے لوگ بعض گمراہ فرقوں سے متاثر ہو کر ان کے عقائد اور افکار و نظریات کی تبلیغ کرنی شروع کر دیتے ہیں اور ان میں جو صاحب قلم ہوتے ہیں۔ ان گمراہ فرقوں کی حمایت میں مضامین بھی شائع کرتے رہتے ہیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدایت نصیب ہوتی ہے تو گھر میں بیٹھ کر توبہ کر لیتے ہیں ایسی توبہ نامکمل ہے۔ ان لوگوں پر واجب ہے کہ جس جس کو گمراہ لوگوں کی باتوں کی دعوت دے کر گمراہی پر لگایا تھا ان کو بتادیں کہ یہ گمراہی ہے۔ میں گمراہی میں تھا تم کو بھی اس پر لگا دیا۔ اب میں نے توبہ کر لی ہے تم بھی توبہ کر لو اور اخبارات یا رسائل میں یا کتابی صورت میں گمراہی کی جو چیزیں شائع کی ہوں، ان سب کی ایک ایک کر کے تردید شائع کریں اور توبہ نامہ بھی ان ہی پرچوں میں شائع کریں جن میں گمراہی کے مضامین شائع کئے تھے۔
خلاصہ یہ کہ جو بگاڑ اور فساد پھیلا ہے حتی الوسع اس کی تلافی کریں۔ قرآن مجید میں اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا کے ساتھ جو اَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فرمایا ہے اس میں اس کو واضح فرما دیا ہے خوب سمجھ لیں۔

[1] دنیا اور آخرت میں اللہ کے عذاب سے بچانے والا ذکر سے بڑھ کر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے حتیٰ کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی اس کے برابر نہیں۔ اس سے وہ جہاد مراد ہے جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو۔ لیکن جس جہاد میں اللہ کے ذکر میں بھی مشغول ہو ظاہر ہے کہ وہ مطلق ذکر کرنے سے افضل و اعلیٰ ہو گا۔ ۱۲۔

اگر ایک آدمی کی گود میں درہم ہوں جن کو وہ تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا محض اللہ تعالےٰ کا ذکر کر رہا ہو تو ذکر کرنے والا ہی افضل ہوگا۔ (طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم جنت کے باغوں میں گزرو تو جی بھر کر کھاؤ پیو[1] حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ذکر کی مجلسیں (ترمذی، عن انسؓ)

حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ عنقریب قیامت کے روز لوگوں کو معلوم ہو جائے گا۔ اہل کرم کون ہیں؟ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اہل کرم کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا مساجد میں ذکر کی مجلسوں میں لگے رہنے والے (ابن حبان طبرانی فی الکبیر ابو یعلیٰ عن ابی سعید الخدریؓ)

ہر آدمی کے دل میں دو گھر ہیں۔ ایک میں فرشتہ ہے دوسرے میں شیطان ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ[2] جاتا ہے اور جب ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور وسوسے ڈالتا ہے (ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن شقیقؓ)

---

[1] یعنی جب تم ذکر کرنے والوں کے پاس سے گزرو تو تم بھی ان کے ساتھ ذکر میں شریک ہو جاؤ۔ کیونکہ وہ جنت کے باغوں میں ہیں اور ان باغوں سے الفت رکھنے کی وجہ سے آئندہ بھی جنت کے باغوں میں ہوں گے حدیث میں لفظ فَارْتَعُوْا ہے جس کے معنی ہیں تم چرو یعنی فراخی سے کھاؤ پیو یعنی وہ عمل کرو جو جنت میں میوہ کھانے کا سبب بنے جیسے تسبیح، تحمید، تہلیل۔

دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں گزرو۔ تو چرلو حضرت ابو ہریرہؓ نے عرض کیا وہ باغ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا مسجدیں پھر دریافت کیا چرنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر پڑھنا (ترمذی)

[2] جب بندہ ذکر میں مشغول ہو تو شیطان کا پیچھے ہٹ جانا اور جب ذکر سے غافل ہو تو دل میں وسوسہ ڈالنا قرآن مجید میں بھی مذکور ہے جو مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ میں ذکر فرمایا ہے اس میں وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگی گئی ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں بھی اس مضمون کی حدیث موجود ہے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے جماعت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر بیٹھا ہوا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا۔
پھر دو رکعت نماز ادا کی تو اس کو ایک حج اور عمرہ کا پورا پورا ثواب[1] ہوگا (ترمذی عن انسؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم فاذا ذکر اللہ خنس واذا غفل وسوس (المشکوٰۃ ص۱۹۹)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان انسان کے دل پر مضبوطی سے جما ہوا ہے پس جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے کو ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر اللہ سے غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں بحوالہ ابن ابی الدنیا وابی یعلیٰ وبیہقی حضرت انسؓ سے مرفوعاً یوں حدیث نقل کی ہے۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ وَاضِعٌ خُرْطُوْمَهٗ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِنْ نَسِیَ الْتَقَمَ قَلْبَهٗ۔

یعنی شیطان انسان کے دل پر اپنی سونڈھ رکھے ہوئے ہے پس اگر ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر ذکر کو بھول جاتا ہے تو شیطان اس کے دل کا لقمہ بنا لیتا ہے۔

اس کے بعد ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ بعض عارفین نے اللہ جل شانہٗ سے سوال کیا کہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے کی صورت ان کو دکھا دی جائے۔ چنانچہ انہوں نے شیطان کو دیکھا کہ بائیں کاندھے کی ہڈی کے نیچے گھٹنے کاڑھے ہوئے مچھر کی طرح بیٹھا ہے اور اس کی لمبی سی سونڈھ ہے جسے کھینچ کر دل تک پہنچا دیتا ہے جب انسان ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے اور وسوسہ ڈالنے سے رک جاتا ہے اور جب اس کو غافل پاتا ہے تو اپنی سونڈ کو آگے بڑھا کر اپنی گناہگاری والی باتیں دل میں ڈالنے لگتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح ص۰۰ جلد ۵ طبع ملتان)

[1] یعنی جو شخص فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر اسی جگہ طلوع آفتاب تک بیٹھے بیٹھے اللہ کے ذکر میں مشغول ہے پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھ لے۔ ایسے شخص کو اس عمل پر پورے ایک حج اور پورے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اگر اسی جگہ بیٹھا نہ رہا جہاں نماز پڑھی تھی تو ثواب گھٹ جائے گا اس لئے افضل بہتر یہی ہے کہ جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھ کر ذکر کرتا ہے اور پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور طبرانی نے معجم کبیر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ وہ ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لے کر لوٹے گا۔

اور فرمایا کہ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی شخص جہاد سے بھاگنے والوں کے درمیان سے صابر ہو کر (دشمنوں کے مقابلہ میں) جم جائے (یعنی عام لوگ بھاگ جائیں اور ایک شخص ثابت قدم رہ جائے) طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعودؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھے اور وہاں سے اللہ کا ذکر کیے بغیر جدا ہو گئے تو گویا وہ گدھے کی لاش چھوڑ کر اٹھے اور یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے حسرت اور افسوس کا باعث ہو گی۔[۲]

(حاکم، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، احمد، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)

اور فرمایا جب کوئی آدمی کسی چلنے کی جگہ میں چلا اور (اس گزرنے کے وقت میں) اللہ کا ذکر نہ کیا تو (یہ غفلت قیامت کے دن) اس کے لیے حسرت و افسوس کا سبب ہو گی اور جو کوئی اپنے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ع لِمَا جَاءَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ فِي اُخْرٰي ثُمَّ جَلَسَ فِي مَجْلِسِهٖ وَاُخْرٰي ثُمَّ ثَبَتَ سَرْدُ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ الْمُنْذِرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ (ص۲۹۵، ص۲۹۶ ج۱)

۱ـ اللہ جل شانہ کے نزدیک ذکر میں مشغول ہونے والوں کے بڑے درجات ہیں۔

اس حدیث میں فرمایا کہ ذکر کرنے والا غافلوں میں ایسی حیثیت رکھتا ہے جیسے دشمنوں کے مقابلہ میں ثابت قدم رہ جانے والا ہو جب کہ اور لوگ بھاگ گئے ہوں بعض دوسری روایات میں یوں بھی ہے کہ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ ہری ٹہنی خشک درختوں میں رہ گئی ہو اور جیسے اندھیرے گھر میں کوئی چراغ ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

۲ـ چونکہ دنیا مردہ ہے اس لیے یہ فرمایا کہ جو لوگ کہیں مل کر بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ گئے تو وہ مردار کو چھوڑ کر اٹھے۔ اگر اللہ کا ذکر کر لیتے تو ان کی مجلس قیمتی بن جاتی۔ لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو مردہ کے پاس بیٹھے اور مردہ ہی کے پاس سے اٹھے۔ جب یہ حال اس مجلس کا ہے جس میں گناہ نہ کیا ہو لیکن اللہ کا ذکر بھی نہ کیا ہو تو ان مجلسوں کا کیا حال ہو گا جو گناہوں کے لیے منعقد کی گئی ہوں اور جن میں گناہ کیے گئے ہوں۔

بستر پر آیا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اس کے لیے یہ ذکر سے غافل رہنا (قیامت کے دن) حسرت و افسوس کا باعث ہوگا۔[1] (نسائی، احمد، ابن حبان عن ابی ہریرہؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر آواز دیتا ہے (اور دریافت کرتا ہے) کہ اے فلاں کیا تجھ پر (ایسا شخص) گزرا ہے جس نے اللہ کا ذکر کیا ہو۔ پس اگر (جواب میں) وہ ہاں کہتا ہے تو سوال کرنے والا پہاڑ خوش ہوتا ہے۔[2]

(الحدیث، طبرانی عن ابن مسعودؓ)

---

[1] انسان کے تین حالات میں کھڑا ہونا، بیٹھنا اور لیٹنا۔ تینوں حالتوں میں ذکر کرنا چاہیے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے،

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ

(پھر جب تم اس نماز کو ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگ جاؤ، کھڑے بھی اور بیٹھے بھی اور لیٹے بھی۔)

مصنفؒ نے جو حدیث نقل کی ہے اس میں یہ ہے کہ جب کوئی آدمی کسی چلنے کی جگہ میں چلا اور اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ چلنا جو غفلت والا ہے اس کے لیے قیامت کے دن حسرت و افسوس کا باعث ہوگا اسی طرح جو شخص اپنے بستر پر گیا اور اپنے بستر پر لیٹا رہا اور اللہ کا ذکر نہ کیا تو اس کے لیے یہ غفلت والا لیٹنا بھی قیامت کے دن حسرت و افسوس کا باعث ہوگا۔

دوسری حدیث میں بیٹھنے کا ذکر بھی ہے کہ جو شخص کسی جگہ بیٹھا اور بیٹھنے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اس کا یہ غفلت والا بیٹھنا قیامت کے دن حسرت و افسوس کا باعث ہوگا (مشکوٰۃ عن ابی داؤد)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نہ بھیجا تو یہ مجلس ان کے لیے حسرت اور نقصان کا سبب ہوگی۔ پس اگر اللہ چاہے گا تو ان کو عذاب دے گا اور چاہے گا تو مغفرت فرما دے گا (ترمذی)

[2] پہاڑوں کو انسانوں کے ذکر سے اس لیے خوشی ہوتی ہے کہ جب تک انسان ذکر کرتے ہیں یہ دنیا قائم ہے اور قیامت رکی ہوئی ہے جس کی وجہ سے زمین و آسمان، پہاڑ ہر چیز اپنی اپنی جگہ باقی ہے جب زمین میں کوئی بھی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا تو قیامت قائم ہوگی۔

٭

اور فرمایا کہ اللہ کے عمدہ ترین بندے وہ ہیں جو چاند، سورج، ستاروں اور سایوں کا دھیان رکھتے ہیں اللہ کے ذکر کے لیے[1] (حاکم عن عبداللہ بن ابی اوفیؓ)

جنتی حضرات کسی چیز پر حسرت نہیں کریں گے مگر اس گھڑی پر جو (دنیا میں) ان پر بغیر خداوندی کے گزر گئی ہوگی[2] (طبرانی فی الکبیر، ابن السنی عن معاذؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں۔ (ابن حبان، احمد، ابویعلی، ابن سنی، عن ابی سعید الخدریؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہؓ کو) حکم فرمایا کرتے تھے کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ اور لا الٰہ الا اللہ کی نگرانی کی جائے (یعنی ان کے پڑھنے کا خاص خیال رکھا جائے) اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا جائے کیونکہ (قیامت کے دن) ان

---

[1] اللہ جل شانہٗ نے نمازوں کے اوقات اس طرح مقرر فرمائے ہیں کہ ایک عام آدمی بھی ان کا اول و آخر پہچان لیتا ہے۔ سورج کے چھپنے اور نکلنے اور ڈھلنے سے نماز کے اوقات متعلق ہیں اور سب سے بڑا ذکر نماز ہے اس لیے ان بندوں کو بہترین بندے بتلایا ہے اوقاتِ ذکر یعنی اوقات نماز پہچاننے کے لیے اور ان کا اول و آخر جاننے کے لیے چاند، سورج، ستاروں اور سایوں کی نگرانی کرتے رہتے ہیں یعنی ان کو دیکھتے رہتے ہیں کہ سورج مثلاً ڈھل گیا یا نہیں اور چھپ گیا یا نہیں اور سایہ ایک چند ہوا یا دوچند اور سورج میں زردی آگئی یا ابھی صاف ہے اور سورج نکل کر ایک نیزہ بلند ہوا یا نہیں۔ ان چیزوں کا دھیان رکھنے سے اوقات نماز صحیح طور پر معلوم رہتے ہیں۔

[2] ذکر کے برکات جب قیامت کے دن سامنے آئیں گے تو جنتیوں کو اس وقت پر افسوس ہوگا جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہوگا۔ کاش اس وقت کو بھی اللہ کے ذکر سے پُر کر دیتے جو خالی چلا گیا۔ جنت میں داخل ہو کر کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ لیکن جب کبھی اس وقت کا خیال آجائے گا جو ذکر سے خالی چلا گیا تو اس کے خالی چلے جانے پر افسوس کریں گے اگرچہ جنت میں اپنے مجموعی اعمال کی وجہ سے داخل ہو چکے ہوں گے۔ کما فی الترغیب وان دخلوا الجنۃ للثواب رواہ احمد باسناد صحیح)

[3] اس حدیث میں فرمایا کہ اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(انگلیوں) سے پوچھا جائے گا اور انہیں گفتگو کی طاقت دے کر بولنے والی بنا دی جائیں گی۔ (ابوداؤد، ترمذی، عن لیسیرۃ بنت یاسرؓ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوںؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے عورتو! سُبحان اللہ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنے سے غافل مت رہو ورنہ رحمت سے بھلا دی جاؤ گی۔ (ابن ابی شیبہ عن لیسیرہ بن یاسرؓ)

حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح شمار کرتے دیکھا ہے۔ (النسائی)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) درحقیقت اللہ ہی سے لو لگا لینا اور اسی کو مقصدِ زندگی بنا لینا سمجھداری ہے لیکن اہل دنیا کے نزدیک یہ دیوانگی ہے اس دیوانگی پر اہل دنیا کی کروڑوں ہوشیاریاں قربان۔ "او ست دیوانہ کہ دیوانہ نشد" ایک حدیث میں ہے کہ اس قدر اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تم کو ریاکار کہنے لگیں (کما فی الترغیب)

؎ اللہ کی تسبیح اور تہلیل اور تکبیر اور تقدیس کو انگلیوں پر پڑھنے کو فرمایا اور یہ فرمایا کہ انگلیوں کو زبان دی جائے گی اور قیامت کے دن وہ بولیں گی اور گواہی دیں گی کہ اس نے ہم کو ذکر میں استعمال کیا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی انگلیوں پر ذکر و تسبیح کو شمار فرماتے تھے۔ انگلیوں کے علاوہ دوسرے اعضاء بھی گواہی دیں گے جیسا کہ سورۃ حٰمٓ سجدہ میں فرمایا ہے حَتّٰٓى إِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۲۰) اور سورہ نور میں ارشاد ہے: يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۲۴) اور سورہ یٰسٓ میں ارشاد ہے۔ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ أَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (۶۵)

انسان کو چاہیئے کہ اپنے اعضاء کو نیک اعمال میں ہی لگائے رکھے تاکہ یہ گھر کے بھیدی اعمال صالحہ ہی کی گواہی دیں اور مخالفانہ گواہی دے کر عذاب دلانے کا ذریعہ نہ بنیں۔

؎ یہ حکم تو سب ہی کے لئے ہے ہر مسلمان کو اس پر عمل کرنا چاہیئے لیکن عورتوں کو خصوصیت سے اس لیے مخاطب فرمایا کہ ان میں فضولیات اور لایعنی بلکہ غیبت اور گالی گلوچ اور کوسنے پیٹنے کا مشغلہ زیادہ ہوتا ہے ان کو حکم دیا کہ اللہ کے ذکر میں لگی رہو اس سے ثواب بھی خوب زیادہ ہو گا اور لایعنی مشغولیت کا بھی کفارہ ہو گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ نماز فجر سے طلوعِ آفتاب تک ذکر الٰہی کرنے والوں کے ساتھ میرا بیٹھا رہنا، حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی نسل کے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور البتہ نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک ذاکرین کے ساتھ میرا بیٹھنا چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب[1] ہے۔ (ابوداؤد عن انس رض)

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا چلنے والے سبقت لے گئے۔ صحابہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ! تنہا چلنے والے کون ہیں؟ (مسلم، ترمذی عن ابی ہریرہ رض) آپ نے فرمایا بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں (مسلم عن ابی ہریرہ رض)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اللہ کے ذکر کا شوق رکھنے والے آگے بڑھ گئے کہ ذکر ان کے (گناہوں کے) بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے۔ پس وہ قیامت کے دن (دربارِ الٰہی میں گناہوں سے) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے (ترمذی عن ابی ہریرہ رض)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما الصلوٰۃ والسلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر خود عمل کریں اور بنی اسرائیل سے بھی عمل کرائیں۔

اس کے بعد آپ نے پوری حدیث بیان فرمائی اور یہاں تک بیان فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے (بنی اسرائیل سے) فرمایا۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ ذاکر کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے پیچھے دشمن دوڑتے ہوئے نکلے اور اس شخص نے ایک مضبوط قلعہ پر پہنچ کر اپنے آپ کو دشمنوں سے بچالیا۔ اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے نہیں بچاسکتا۔ مگر یہ کہ ذکر میں لگا رہے (اور ذکر کو اپنی حفاظت کا قلعہ بنالے)

(ترمذی، ابن حبان، حاکم، عن الحارث الاشعری رض)

اور فرمایا خدا کی قسم! دنیا میں ایک جماعت اللہ تعالیٰ کو نرم و نازک بستروں پر یاد کرے گی۔

---

[1] اس مبارک حدیث سے نماز فجر اور نماز عصر کے بعد ذکر میں مشغول ہونے کی خاص فضیلت معلوم ہوتی۔ ان اوقات میں ذکر کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے۔ ۱۲۔

جنہیں اللہ تعالیٰ بلند جنتوں میں داخل فرمائے گا۔[1] (ابو یعلی عن ابی سعید الخدریؓ)
اور فرمایا کہ جو لوگ ہمیشہ اپنی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رکھتے ہیں۔ وہ ہنستے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ابن ابی شیبہ عن ابی الدرداءؓ موقوفاً علیہ)

دُعا کے آداب

آدابِ دعا میں بعض کو رکنیت کا درجہ حاصل ہے۔ اور بعض کو شرط[2] کا۔ اور ان کے علاوہ کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کچھ ایسی ہیں جن کے کرنے سے روکا گیا ہے ان سب کو یکجا ذکر کیا جاتا ہے۔
اوّل: کھانے پینے، پہننے اور کمانے میں حرام چیزوں سے پرہیز کرنا (مسلم، ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

---

[1] مال داروں کے لیے کیسی بڑی خوشخبری ہے کہ اگر وہ اپنے کو دینی محنتوں میں لگانے سے گھبراتے ہیں اور سخت زمین پر نہیں سو سکتے تو نرم بستروں پر لیٹے بیٹھے بھی جنت کے بلند درجات اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مشغولیت کی وجہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ذکر کی کثرت کرتے رہیں۔ یہ بہت بڑے نفع کی چیز ہے اور جو لوگ دین کے لیے محنتیں اور مجاہدہ کرتے رہتے ہیں اور ساتھ ہی ذکر بھی کرتے رہتے ہیں ان کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ ان کے درجات تو بہت ہی بلند ہوں گے۔

جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْھُمْ۔

[2] رکن اس کو کہتے ہیں جس پر کوئی چیز موقوف ہو اور وہ اس میں داخل ہو جیسے نماز میں قیام اور سجدہ اور شرط وہ ہے جس پر چیز موقوف ہو لیکن وہ اس چیز سے خارج ہو۔ جیسے نماز کے لیے طہارت کہ وہ نماز کا جز نہیں لیکن نماز کا ادا ہونا اس پر موقوف ہے۔
مصنفؒ نے اگرچہ عنوان "آدابِ دعا" کا اختیار کیا ہے لیکن رکن اور شرط کو بھی اسی کے ذیل میں لے لیا ہے اور جو چیزیں کرنی چاہئیں (مامورات) اور جن کو نہ کرنا چاہیے (یعنی منہیات) ان سب کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے دعا کرنے والوں کو چاہیے کہ ان سب کا اہتمام کریں لیکن ان سب میں خصوصیت کے ساتھ اخلاص کا خیال رکھنا ضروری ہے کیونکہ وہ رکن ہے اور حلال کمانے اور حلال کھانے پینے اور حلال پہننے کا (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

دوسرے : اخلاص (حاکم)
تیسرے : دعا سے پہلے کچھ نیک عمل کرنا اور سختی کے وقت اپنے نیک عمل کو ذکر کرنا۔
(مسلم، ترمذی، ابو داؤد، عن ابن عمرؓ)
چوتھے : صاف اور پاک ہونا (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی بکر الصدیقؓ)
پانچویں : باوضو ہونا۔ (صحاح ستہ، عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)
چھٹے : قبلہ رخ ہونا (صحاح ستہ عن عبداللہ بن زید بن عاصم المزنیؓ)
ساتویں : (دعا سے پہلے) نماز پڑھنا۔ (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم عن ابی بکر الصدیقؓ)
آٹھویں : دوزانو بیٹھنا۔ (ابوعوانہ، عن عامر بن خارجہؓ)
نویں : دعا کے اول و آخر اللہ کی حمد و ثنا کرنا (صحاح ستہ عن انسؓ)
دسویں : اسی طرح (یعنی اول و آخر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا۔
(ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن فضالہؓ)
گیارہویں : دونوں ہاتھوں کا پھیلانا (ترمذی، حاکم عن ابی الدرداءؓ)
بارہویں : دونوں ہاتھوں کا اٹھانا (صحاح ستہ عن ابی حمید الساعدیؓ و انسؓ)
تیرہویں : ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھانا (ابو داؤد، احمد، حاکم عن ابن عباسؓ)
چودہویں : دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا۔ (یہ حدیث موقوف[1] ہے)
پندرہویں : دعا مانگتے وقت باادب رہنا (مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، عن علیؓ)
سولھویں : عاجزی کرنا (ابن ابی شیبہ عن مسلم بن یسارؓ)
سترہویں : فروتنی اور عاجزی کے ساتھ ذلت و مسکنت کا اظہار کرنا۔
(ترمذی عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنہم)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) بھی خصوصی خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی حلال مال قبولیتِ دعا کے لیے شرط ہے ۱۲۔

[1] الحدیث موقوف علی ابن عباس وذھل المصنف رمز مولیدل علی کونہ موقوفا ۱۲۔

اٹھارہویں : دعا کے وقت اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھائے۔
(مسلم، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)
انیسویں : اللہ تعالیٰ سے اس کے اسمائے ذاتی اور صفاتی کا واسطہ دے کر مانگے۔
(ابن حبان، حاکم، عن ابن مسعودؓ)
بیسویں : دعا میں بتکلف قافیہ بندی سے پرہیز کرنا۔
(بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)
اکیسویں : دعا میں گانے کا طرز اختیار نہ کرے۔ (یہ حدیث موقوف ہے[1]۔
بائیسویں : انبیاء کرام علیہم السلام کے وسیلہ سے دعا مانگنا۔
(بخاری، بزاز، حاکم، عن عمرؓ)
تئیسویں : اللہ کے نیک بندوں کا واسطہ دے کر دعا کرنا (بخاری عن انسؓ)
چوبیسویں : آواز پست کرنا۔ (صحاح ستہ عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)
پچیسویں : گناہ کا اعتراف کرنا (صحاح ستہ عن عائشہؓ)
چھبیسویں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو اختیار کرنا جو کہ صحیح سندوں سے مروی ہیں۔ کیونکہ آپؐ نے کسی دوسرے کے الفاظ دعا اختیار کرنے کی کوئی حاجت باقی نہیں رکھی۔
(ابوداؤد، نسائی، عن ابی بکر الثقفیؓ)
ستائیسویں : جامع دعائیں اختیار کرنا (ابوداؤد عن عائشہؓ)
اٹھائیسویں : اپنی ذات سے دعا کی ابتداء کرے اور اپنے والدین اور مومن بھائیوں کے لیے دعا کرے (مسلم عن ابی الدرداءؓ وام سلمہؓ)
انتیسویں : اگر امام ہو تو تنہا اپنے لیے دعا نہ کرے۔
(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، عن ثوبانؓ)
تیسویں : عزم ویقین کے ساتھ دعا مانگے۔ (صحاح ستہ عن ابی ہریرہؓ)

---

[1] مصنفؒ نے یہاں صرف حدیث موقوف ہونے کا اشارہ لکھا ہے کتاب کا نام نہیں لکھا جس کتاب سے لی ہے۔

اکتیسویں: انتہائی رغبت واشتیاق سے دعا مانگے (ابن حبان، ابوعوانہ عن ابی ہریرہؓ)
بتیسویں: کوشش ومحنت سے حضور قلب کے ساتھ تہ دل سے دعا کرے اور اچھی امید رکھے۔ (حاکم، عن ابی ہریرہؓ)
تینتیسویں: ایک دعا بار بار مانگے (بخاری، مسلم، عن جریر بن عبداللہ البجلیؓ)
جو کم از کم تین بار ہو۔ (ابوداؤد، ابن السنی، عن ابوامیۃ المخزومیؓ)
چونتیسویں: دعا میں اصرار و مبالغہ کرنا (نسائی، حاکم، ابوعوانہ عن عبداللہ بن جعفرؓ)
پینتیسویں: گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرنا (مسلم و ترمذی، عن ابی ہریرہؓ)
چھتیسویں: کسی ایسی چیز کی دعا نہ کرے جس کے بارے میں کسی ایک جانب کا فیصلہ[1] ہو چکا ہو (جو عادۃً بدلتا نہیں ہے) (نسائی عن ابن مسعودؓ)
سینتیسویں: کسی محال حقیقی کی یا اس طرح کی کسی چیز کا سوال نہ کرے جو عادۃً محال ہو۔
(بخاری عن ابن عباسؓ)
اڑتیسویں: رحمت خداوندی کو تنگ نہ کرے[2]۔
(بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)
انتالیسویں: اپنی تمام حاجتیں مانگے (ابن حبان عن انسؓ)
چالیسویں: دعا کرنے والا اور سننے والا آمین کہیں (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہؓ)
اکتالیسویں: دعا سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے۔
(ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، ابن ماجہ، حاکم، عن ابن عباسؓ)

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جو امور اس طرح طے ہو چکے ہیں جو بدلتے ہی نہیں اور ان کا ایک خاص حالت یا ہیئت پر ہونا طے شدہ ہے ان کے خلاف دعا نہ کرے مثلاً عورت مرد بننے کی اور مرد عورت بننے کی دعا نہ کرے۔ اسی طرح سے آسمان پر چلے جانے کی یا سو گز اپنا قد ہو جانے کی دعا نہ کرے۔

[2] اللہ کی رحمت کو تنگ نہ کرے یعنی یوں دعا نہ کرے کہ اے اللہ صرف مجھ پر یا میرے دو چار ساتھیوں پر یا میرے خاندان پر رحم فرما اور باقی لوگوں پر رحم مت فرما۔

بنالیسویں ، جلد بازی نہ کرے[1] یعنی دعا کی قبولیت کا اثر جلد ظاہر نہ ہو تو نا امید نہ ہو اور دعا کرنا چھوڑ نہ دے اور یوں نہ کہے کہ میں نے دعا کی وہ قبول نہ ہوئی ۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

ذکر کے آداب

حضرات علماء کرام نے فرمایا ہے کہ :

(۱) ذکر کرنے والا جس جگہ ذکر کرے وہ جگہ پاک و صاف ہو اور ان تمام چیزوں سے خالی ہو جو توجہ کو ہٹانے والی ہوں ۔

(۲) اور ذکر کرنے والا (دعا کے آداب میں) ذکر کردہ صفات (مثلاً اخلاص، خشوع و خضوع وغیرہ) سے موصوف ہونا چاہیئے ۔

(۳) اور ذکر کرنے والے کا منہ بالکل پاک و صاف ہو ۔ اگر منہ میں کسی چیز کی بُو ہو تو مسواک

---

[1] جلد بازی نہ کرے یعنی برابر دعا مانگتا رہے ۔ قبولیت میں دیر لگنے سے نہ گھبرائے اور دیر محسوس ہو تو یوں نہ کہے کہ مجھے دعا قبول ہوتی نظر نہیں آتی ۔ بہت سے لوگ جہالت کی وجہ سے کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم برسوں سے دعا کر رہے ہیں تسبیح کے دانے بھی گھس گئے ۔ کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا ۔ یہ غلط باتیں ہیں ۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک بندہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس وقت تک اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے اور جب تک جلدی نہ مچائے (اس وقت تک اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے) عرض کیا گیا یا رسول اللہ ! جلدی مچانے کا کیا مطلب ہے ؟ آپؐ نے فرمایا جلدی مچانے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کہتا ہے کہ میں نے دعا کی اور دعا کی لیکن مجھے قبول ہوتی نظر نہیں آتی ۔ یہ کہہ کر وہ (دعا کرنے سے) تھک جاتا ہے اور دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے (مسلم شریف)

تنبیہ : مصنف نے دعا کے آداب نہایت جامعیت کے ساتھ جمع کر دیئے ہیں لیکن قبولیت کی بہت بڑی شرط سے ذہول ہو گیا اور وہ ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنا اور روایات حدیث سے ثابت ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دینے کی وجہ سے بھی دعا قبول نہیں ہوتی (کما رواہ اصحاب السنن)

سے دور کر لے۔

(۴) اور جس جگہ بیٹھ کر ذکر کر رہا ہو وہاں قبلہ رو ہو کر بیٹھے[1]۔

(۵) اور عاجزی اور انکساری، سکون واطمینان اور وقار اور دل کی پوری توجہ کے ساتھ ذکر کے لیے بیٹھے۔

(۶) اور جو بھی ذکر کرے اس کے معنی ومفہوم کو اچھی طرح سمجھے اور ان میں غور کرے۔

(۷) اور اگر کسی ذکر کے معنی نہ جانتا ہو تو (کسی عالم) سے دریافت کر لے اور سمجھ لے۔

(۸) اور تعداد زیادہ کرنے کے خیال سے جلد بازی نہ کرے۔ اسی لیے علماء نے کہا ہے کہ ذکر میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں لَآ کو کھینچے۔

(۹) اور جو بھی ذکر شارع علیہ السلام سے ثابت ہو خواہ واجب ہو خواہ مستحب، جب تک اس کو زبان سے اس طرح ادا نہ کرے کہ خود سن لے اس وقت تک اس کا کچھ اعتبار نہیں[2]۔

(۱۰) اور سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر قرآن عظیم ہے بجز اذکار کے جو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خصوصیت کے ساتھ خاص خاص مواقع کے لیے ثابت ہوں۔ ایسے مواقع میں ان ہی اذکار کو اختیار کرنا چاہیئے جو آپؐ نے بتلائے ہوں۔ مثلاً رکوع میں آپؐ نے سبحان ربی العظیم بتلایا ہے اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ۔ لہٰذا رکوع میں اور سجدہ میں یہی پڑھنا چاہیئے اور قرآن نہ پڑھے۔ اسی طرح طواف میں بجائے تلاوت قرآن کے دعا کرنا افضل ہے۔

(۱۱) اور ذکر اللہ کی فضیلت تہلیل (لاالٰہ الا اللہ) تسبیح (سبحان اللہ) تکبیر (اللہ اکبر) میں منحصر

---

[1] حدیث شریف میں ہے اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ سَیِّدًا وَاِنَّ سَیِّدَ الْمَجَالِسِ قِبَالَةُ الْقِبْلَةِ (یعنی بلاشبہ ہر چیز کا سردار ہوتا ہے اور مجلسوں کا سردار وہ مجلس ہے جو قبلہ رخ ہو) اخرجہ الطبرانی باسناد حسن) تحفۃ الذاکرین ۱۲۔

[2] اس کا مطلب یہ نہیں کہ ذکر قلبی پر ثواب نہیں ملتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں کے پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے ان کا پڑھنا اس وقت معتبر ہوگا جب کہ اس طرح پڑھے کہ کم از کم خود سنے۔ نماز میں قرأت وہی معتبر ہے جو کم سے کم خود سنے سری نمازوں میں اسکا خاص خیال رکھنا لازم ہے دیگر اذکار کو بھی اسی طرح سمجھ لیں۔ ۱۲۔

نہیں ہے بلکہ کسی بھی عمل (قول یا فعل) میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا اللہ جل شانہٗ کا ذکر کرنے والا ہے اور وہ عمل ذکر میں شامل ہے[1]۔

(۱۲) علماء نے فرمایا ہے کہ جب بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول شدہ مختلف اذکار مختلف حالات اور مختلف اوقات میں رات دن، صبح و شام پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے گا تو کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں شامل ہو جائے گا[2]۔

(۱۳) اور جس شخص کا کوئی وظیفہ رات یا دن کے کسی حصہ میں یا کسی نماز کے بعد یا ان کے علاوہ اور کسی بھی وقت اور حالت میں مقرر ہو (جسے پابندی کے ساتھ پڑھا کرتا ہو) اگر کسی دن وہ چھوٹ جائے تو اس کا تدارک ضرور کرلے اور جس وقت بھی ممکن ہو اس کو پڑھ لے اور پورا کرلے اور اسے بالکل ہی نہ چھوڑے تاکہ پابندی کی عادت برقرار رہے (لہٰذا اس کی قضا میں سستی نہ برتے۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ تلاوتِ قرآن پاک، تسبیح و تحمید، تکبیر، تہلیل، تقدیس اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا سب ذکر ہے۔ لیکن ذکر ان چیزوں میں منحصر نہیں ہے ان کے ذریعے جو ذکر ہے وہ ذکر قولی ہے اور ذکر فعلی بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں ہو اور اللہ کی یاد دل میں بسی ہوئی ہو جس کی وجہ سے اللہ کی فرمانبرداری میں لگا رہتا ہو۔ یہ فرمانبرداری فرائض اور واجبات و مستحبات کے ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنے سے ہوتی ہے لیکن اگر کوئی شخص فعلی ذکر کے ساتھ قولی ذکر میں بھی لگے تو اس کے درجات اور زیادہ بلند ہوں گے۔

[2] حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً ہر مقام اور ہر حال کی دعائیں منقول ہیں جو زندگی کے ہر شعبہ کو حاوی ہیں۔ یہ دعائیں ابھی چند صفحات کے بعد حصن حصین میں آرہی ہیں ہم نے ان میں سے بہت سی دعاؤں کو علیحدہ بھی اپنی کتاب "فضائل دعا" میں جمع کردیا ہے اور ایک دوسری کتاب میں بھی جمع کیا ہے جس کا نام "مسنون دعائیں" ہے۔ ان دعاؤں کا اگر اہتمام کیا جائے تو زندگی کا بہت سا وقت اللہ کریم کے ذکر میں گزر جائے گا۔ مصنفؒ اس کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

دُعا کے قبول ہونے کے اوقات

جن اوقات میں دعا قبول ہونے کی زیادہ امید ہے وہ یہ ہیں ۔

(۱) شب قدر (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن عائشہ رض)

(۲) عرفہ کا دن (ترمذی عن عمرو بن شعیب رض)

(۳) رمضان المبارک کا مہینہ (بزاز، عن عبادۃ بن الصامت رض)

(۴) شب جمعہ (ترمذی، حاکم، عن ابن عباس رض)

(۵) جمعہ کا دن (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرہ رض)

(۶) آدھی رات[۱] (طبرانی) اور بعض روایات میں رات کا نصف آخر مذکور ہے (احمد، ابو یعلی)

(۷) پہلی تہائی رات (احمد، ابو یعلیٰ)

(۸) پچھلی تہائی رات (مسند احمد) اور

(۹) پچھلی تہائی رات کا درمیانی وقت (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی، بزاز، عن عمرو بن عبسہ رض)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) [۳] مطلب یہ ہے کہ جو ذکر کی مقدار مقرر کر رکھی ہو کوشش کرے کہ وہ ناغہ نہ ہو۔ اگر کبھی ناغہ ہو جائے تو پہلی فرصت میں قضا کر کے اس کا تدارک کرے۔ یہ نہ سمجھے کہ چھوٹا تو بس چھوٹ ہی گیا کیونکہ بالکل چھوڑ دینے سے نفس کی عادت بگڑ جائے گی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنا ورد پورا یا اس میں سے کچھ چھوڑ کر سو جائے (جسے رات کو پڑھتا ہے) پھر اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے تو یہ ایسا ہی ہو گا جیسا کہ اس نے رات کو پڑھا (صحیح مسلم)

[۱] آدھی رات اور آدھی رات کے بعد صبح صادق ہونے تک نماز اور قبولیت دعا کے لیے بہت مبارک وقت ہے جب بھی آنکھ کھل جائے اللہ پاک سے کچھ نہ کچھ ضرور دعا مانگ لیں اور نفلیں پڑھ لیں تو بہت ہی بڑے ثواب کے مستحق ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا رب تبارک و تعالیٰ آسمانِ دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے۔ پس میں اسے دے دوں۔ کوئی ہے جو مغفرت طلب کرے پس میں اس کی مغفرت کر دوں (بخاری و مسلم)

(۱۰) سحر کا وقت (صحاح ستہ عن ابی ہریرہؓ)
اور ساعت جمعہ[1] ان سب اوقات میں سب سے زیادہ بڑھ کر امید رکھنے کے لائق ہے اور اس کا وقت امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک ہے۔
(مسلم، ابو داؤد، عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

---

[1] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عطا کرے گا (مشکوٰۃ عن البخاری ومسلم)

یہ گھڑی کون سی ہے اس کے بارے میں روایات اور اقوال مختلف ہیں۔ ان میں سے چند روایات اور اقوال مصنفؒ نے یہاں نقل کیے ہیں اور خود ان کی اپنی رائے ہے کہ یہ گھڑی جمعہ کی نماز میں امام کے سورۃ فاتحہ پڑھنے سے لے کر آمین کہنے تک کے درمیان ہے اور سب سے آخر میں علامہ نووی کا قول نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ صحیح اور درست ترین بات وہ ہے جو صحیح مسلم میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گھڑی امام کے خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز جمعہ ختم ہونے تک ہے چونکہ یہ خود ارشاد نبویؐ ہے اور صحیح سند سے ثابت ہے اس لیے علامہ نوویؒ نے اسی کو صحیح ترین قول قرار دیا۔ اگرچہ ترمذی وغیرہ میں یوں بھی ارشاد نبویؐ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن جس گھڑی میں قبولیت دعا کی امید کی جائے اس کو عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ لیکن امام ترمذی نے اس کی تضعیف کی ہے۔ امام نووی نے صحیح مسلم کی روایت کو صحیح السند ہونے کی وجہ سے ترجیح دی ہے جس کے راوی حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ ہیں۔

واضح رہے کہ خطبہ کے دوران زبان سے کوئی ذکر کرنا یا دعا کرنا جائز نہیں۔ نماز میں درود شریف کے بعد جو دعا کرتے ہیں وہ دعا اسی وقت میں ہو جاتی ہے جو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت میں بیان ہوا۔
بعض حضرات اکابر کو دیکھا گیا ہے کہ وہ ترمذی کی روایت کے مطابق عمل کرتے تھے اور نماز عصر کے بعد مسجد سے نہیں نکلتے تھے وہیں بیٹھے ہوئے غروب آفتاب تک دعا کرتے رہتے تھے۔ ذوق اور شوق اور تڑپ اور طلب کی بات ہے جس سے جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ سے مانگے گو اب تو (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا وقت قیام نماز سے لے کر سلام پھیرنے تک ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، عن عمرو بن عوف رض)

اور ایک روایت میں اس کا وقت یہ بتایا ہے کہ دعا کرنے والا کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہ رض)

اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ساعت جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے (ترمذی) یہ حدیث موقوف ہے۔

اور بعض نے کہا ہے کہ یہ جمعہ کے دن کی اخیر ساعت ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، مرفوعاً عن جابر رضی اللہ عنہ) (موطا امام مالک، ابوداؤد، نسائی، حاکم، موقوفاً علی عبداللہ بن سلام رض)

اور بعض نے کہا ہے کہ یہ گھڑی طلوع فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک ہے۔

اور بعض نے کہا ہے کہ طلوع صبح صادق سے آفتاب نکلنے کے بعد تک ہے اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ رائے ہے کہ وہ ساعت آفتاب ڈھلنے کے ذرا دیر بعد شروع ہو کر ایک ہاتھ ڈھلنے تک ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صحیح معنی میں مانگنے والے ہی نہیں رہے۔

قبولیت دعا کے اوقات میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے عرفہ کا دن بتایا ہے یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو جس وقت حجاج کرام احرام باندھے ہوئے عرفات میں حاضر ہوتے ہیں۔ یہ وقت بھی بہت زیادہ مقبولیت کا ہوتا ہے۔ اس میں دعا ہی کرتے رہنا چاہیئے۔ مستحب ہے کہ غروب آفتاب تک پورے وقت میں کھڑے ہو کر دعا کرے۔ اگر اتنا زیادہ کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر زیادہ کھڑا ہو سکے اسکا اہتمام کرے۔ افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اس مبارک وقت کو کھانے پکانے اور بہت سے لایعنی کاموں میں گزار دیتے ہیں۔ بلکہ بہت سے لوگ تو گناہوں میں مصروف رہتے ہیں اور ایک گناہ کبیرہ آج کل یہ رواج پا گیا ہے کہ حجاج کرام پیسے دے دے کر اپنی تصویریں کھنچواتے ہیں اور بعض لوگ ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے گانا بھی سنتے ہیں اور بعض طالب دنیا اس مبارک موقعہ پر غیر اللہ سے سوال کرتے رہتے ہیں جو بہت بڑی محرومی ہے۔ مشکوٰۃ شریف جلد ۱ صفحہ ۱۶۳ میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس موقع پر ایک شخص کو دیکھا کہ لوگوں سے سوال کر رہا ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ آج کے دن اور اس جگہ میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگ رہا ہے۔ یہ فرما کر اس کو ایک درہ رسید فرمایا۔ ۱۲۔

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ میری رائے میں جس کا مجھے یقین ہے وہ ساعت امام کے نماز جمعہ میں الحمد پڑھنے سے آمین کہنے تک ہے تاکہ جو حدیثیں رسول اللہ علیہ وسلم سے پایۂ صحت کو پہنچ چکی ہیں ان میں مطابقت ہو جائے جیسا کہ دوسری جگہ میں نے بیان کیا ہے۔

اور علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ صحیح بلکہ ٹھیک قول جس کے علاوہ دوسرا قول درست نہیں ہے وہ ہے جو صحیح مسلم میں ابو موسیٰ اشعریؓ کی حدیث سے ثابت ہے۔

دُعا کے قبول ہونے کی حالتیں

یعنی جن حالات میں دعا زیادہ لائق قبول ہوتی ہے اُن کو بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) جس وقت نماز کے لیے اذان دی جائے۔ (ابوداؤد، حاکم عن سہل بن سعدؓ)

(۲) اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن انسؓ)

(۳) مصیبت وغم زدہ شخص کی دعا حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے بعد (جب کہ مؤذن اذان دے رہا ہو۔ (حاکم عن ابی امامہؓ)

(۴) اور میدان جہاد میں جب صف باندھے ہوئے ہوں (ابن حبان، طبرانی، مرفوعاً عن سہل بن سعد موطا امام مالک موقوفاً علی سہل بن سعدؓ)

(۵) اور جنگ کے وقت (جب مومن و کافر ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں۔
(ابوداؤد عن سہلؓ)

(۶) اور فرض نمازوں کے بعد (ترمذی، نسائی، عن ابی امامہؓ)

(۷) اور سجدہ کی حالت میں[1] (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

---

[1] سجدہ میں دعا کی جائے تو خوب زیادہ قابل قبول ہوتی ہے کیونکہ اس حالت میں بندہ اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اور ایسا قرب اور کسی وقت حاصل نہیں ہوتا۔ علماء نے فرمایا ہے کہ سجدہ میں انسان انتہائی عاجزی اور تذلل اختیار کرتا ہے کیونکہ اشرف الاعضاء یعنی سر کو ارذل العناصر یعنی زمین پر رکھ دیتا (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۸) اور تلاوتِ قرآن شریف کے بعد (ترمذی، عن عمران بن حصین رض)

(۹) خصوصاً ختم قرآن کے بعد (طبرانی، مرفوعاً عن عمران وابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابی لبابہ ومجاہد رضی اللہ عنہم، اور خاص کر قرآن مجید ختم کرنے والے کی دعا (ترمذی، طبرانی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ)

(۱۰) اور زمزم کا پانی پیتے وقت (حاکم عن ابن عباس رض)

(۱۱) میت کے پاس حاضر ہونے کے وقت (مسلم، سنن اربعہ، عن ام سلمہ رض)

(۱۲) مرغ کی آواز کے وقت (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرہ رض)

(۱۳) اور مسلمانوں کے جمع ہونے کے وقت۔

(صحاح ستہ عن ام عطیۃ الانصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

(۱۴) اور ذکر کی مجلسوں میں (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۵) اور امام کے وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہنے کے وقت۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رض وابی موسیٰ رض)

(۱۶) اور میت کی آنکھ بند کرتے وقت۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا،

(۱۷) اور نماز کی اقامت کے وقت (طبرانی، ابن مردویہ عن سہل رض)

(۱۸) اور بارش ہوتے وقت (ابوداؤد، طبرانی، ابن مردویہ عن سہل رض)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ہے اپنی ذلت اور عاجزی ظاہر کرنے کے لیے اس کے پاس اس سے بڑھ کر اور کوئی صورت نہیں ہے جب سجدہ میں جاتا ہے تو اپنی ذلت اور عاجزی ظاہر کرتے ہوئے خداوند قدوس وحدہٗ لاشریک کی بڑائی اور برتری اور ربوبیت کا اقرار کرتا ہے جس کی وجہ سے دعا کو قبولیت کا مقام حاصل ہو جاتا ہے اس موقعہ پر جو دعا کرے گا انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی واضح رہے کہ یہ دعا نفل نماز میں ہو فرضوں میں نہ ہو اور عربی زبان میں ہو اردو وغیرہ میں نہ ہو جب دعا مانگنا ہو نفلوں کی نیت کر کے سجدہ میں دعا مانگ لے۔ امداد الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ سجدۂ دعا (جو صرف سجدہ ہی ہو) منقول نہیں ہے جو سجدہ نماز کا جزو ہو اسی میں دعا کرے ۱۲۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الام میں اس کو مرسلاً روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں نے نزولِ باراں کے وقت دعا کا قبول ہونا بہت سے علماء سے سنا ہے اور یاد کیا ہے۔

(۱۹) مصنفؒ فرماتے ہیں کہ کعبہ پر نظر پڑتے وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے۔
(ترمذی، طبرانی عن ابی ہریرہؓ)

(۲۰) سورۃ انعام میں جو ایک ساتھ دو مرتبہ لفظ اللہ[1] آیا ہے ان دونوں کے بیچ میں دعا قبول ہونا مجرب ہے۔

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت سے علماء سے آیت کریمہ میں دونوں اسم جلالۃ کے درمیان دعا کی قبولیت کا آزمودہ ہونا سنا ہے اور یاد کیا ہے اور حافظِ حدیث عبدالرزاق رسعنی نے اپنی تفسیر میں شیخ عماد مقدسی سے اس مقام پر دعا کی قبولیت کی تصریح نقل کی ہے۔

---

[1] لفظ اللہ کو اسم الجلالۃ کہتے ہیں۔ سورۃ انعام کی آیت وَإِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ میں لفظ اللہ اکٹھا دو جگہ آیا ہے۔ ان دونوں لفظ اللہ کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے یعنی پہلے لفظ اللہ پر وقف کر کے دعا کرے۔ پھر دوسرے لفظ اللہ سے قرأت کی ابتداء کرے لیکن دعا مختصر سی ہو اور جامع ہو تاکہ ایک ہی آیت کے درمیان لمبا وقفہ نہ ہو جائے۔

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ متعدد اہل علم سے ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس جگہ دعا کرنے سے قبول ہوتی ہے اور یہ مجرب ہے۔

ل والاجتھاد فی الدعاء فی السجود محمول علی النفل قالہ النووی واما عندنا محمول علی النوافل (بذل المجہود)

دُعا قبول ہونے کے مقامات

(یعنی جن مواقع میں دعا قبول ہونے کی زیادہ تر امید کی جاتی ہے۔ اب ان کو بیان کیا جاتا ہے۔

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ مواضع شریفہ یعنی متبرک مقامات میں دعا قبول ہوتی ہے اس کے بعد فرماتے ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خط میں مکّہ والوں کو لکھا تھا کہ مکہ مکرمہ میں پندرہ مواقع میں دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱) طواف کرتے ہوئے۔

(۲) ملتزم پر چمٹ کر[1]

---

[1] ملتزم اس جگہ کو کہتے ہیں جو حجر اسود اور کعبہ شریف کے دروازہ کے درمیان ہے۔ عربی میں ملتزم چمٹنے کی جگہ کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس جگہ چمٹ کر دعا کی جاتی ہے اس لیے اس کو ملتزم کہتے ہیں۔ جب وہاں پہنچے اس پر پیشانی لگائے اور کبھی داہنا رخسار اور کبھی بایاں رخسار کعبہ شریف کی دیوار سے لگائے اور ایک ہاتھ کعبہ شریف کے دروازہ کی طرف پھیلا کر دیوار سے لگا دے اور دوسرا ہاتھ حجر اسود کی طرف پھیلا کر دیوار سے لگا دے اور خوب اچھی طرح رو رو کر بلک بلک کر دعا مانگے۔ ملتزم پر جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ اس کا بہت تجربہ کیا گیا ہے مصنفؒ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں ایک حدیث مسلسل بھی مروی ہے جو ہم تک پہنچی ہے۔

حدیث مسلسل اس کو کہتے ہیں جس کی روایت کے وقت ہر راوی نے کوئی خاص بات کہی ہو یا کسی خاص حالت میں حدیث بیان کی ہو اور سب راوی یا اکثر راوی اس میں مشترک ہوں۔ جو حدیث مسلسل بالدعاء عند الملتزم مروی ہے جس کا مصنف تذکرہ فرما رہے ہیں۔ اس میں یہ ہے کہ راوی اول حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ملتزم ایسی جگہ ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ جو بھی کوئی بندہ اس جگہ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا۔ اس کے بعد ہر راوی یہ کہتا ہے کہ میں نے ملتزم پر دعا کی جو قبول ہوئی۔

ہمارے شیخ المشائخ شارح سنن ابوداؤد مولانا خلیل احمد سہارنپوری ثم مہاجر مدنی (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۳) میزاب کے نیچے (کعبہ شریف کی چھت سے پانی بہہ کر نیچے آنے کا جو پرنالہ ہے میزاب سے وہ مراد ہے۔ اسے میزاب رحمت بھی کہتے ہیں اور یہ حطیم میں گرتا ہے اس کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے۔)

(۴) کعبہ شریف کے اندر۔

(۵) زمزم کے قریب[1]۔

(۶) صفا پر۔

(۷) مروہ پر۔

(۸) صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے۔

(۹) مقام ابراہیمؑ کے پیچھے۔

(۱۰) عرفات میں۔

(۱۱) مزدلفہ میں۔

(۱۲) منیٰ میں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا عبدالغنی مجددی دہلوی ثم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث مسلسل باجابۃ الدعاء عند الملتزم کی اجازت تھی حضرت مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ سے سیدی سندی و مرشدی شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم کو اس کی اجازت حاصل ہوئی پھر آپ سے ہزاروں افراد نے اجازت لی۔ یہ حدیث شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کے مسلسلات کے آخر میں چھپی ہوئی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم سے جب ہم نے مسلسلات پڑھی تو ارشاد فرمایا کہ میں نے بھی بعض اہم امور کے لیے ملتزم سے چمٹ کر دعا کی ہے جو اللہ جل شانہ نے قبول فرمائی ہے۔

فقیر عرض کرتا ہے کہ میں نے بھی بعض اہم امور کے لیے ملتزم سے چمٹ کر دعا کی ہے اللہ جل شانہ نے قبول فرمائی۔ [1] مصنف نے لفظ عند زمزم فرمایا جس کا ترجمہ ہے "زمزم کے پاس" اس کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔ زمزم کے کنویں کے قریب اور زمزم کا پانی پیتے وقت، پانی پیتے وقت دعا کرنا حضرت ابن عباسؓ سے اور دیگر اکابر سے ثابت ہے جس کی تفصیل اور دعا کے الفاظ حج کے بیان میں آئیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۱۳، ۱۴، ۱۵) تینوں جمرات[1] کے قریب۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر فرمودہ پندرہ مواقع لکھنے کے بعد الحصن الحصین کے مصنف علامہ جزریؒ فرماتے ہیں۔

وان لم یجب الدعاء عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففی ای موضع یستجاب۔

"یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یعنی مواجہ شریف میں کھڑے ہو کر دعا قبول نہ ہوگی تو پھر کہاں ہوگی"۔

یعنی روضہ اقدس پر جب سلام عرض کرنے کے لیے حاضری دیں تو وہاں اللہ پاک سے دعا بھی کریں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں قبولیتِ دعا کے مواقع کی تعداد پندرہ میں منحصر نہیں ہے۔ رکن یمانی پر اور رکن یمانی و حجر اسود کے درمیان بھی دعا قبول ہوتی ہے نیز دار ارقم[2] اور غار ثور اور غار حرا کو بھی ملا علی قاری نے اجابت دعا کے مقامات میں سے شمار کرایا ہے۔

---

[1] تینوں جمرات سے وہ مواقع مراد ہیں جہاں حج کے دنوں میں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ان تینوں جگہوں میں ایک ایک مینارہ سا بنا دیا گیا ہے اور ان تینوں کو جمرات کہتے ہیں۔

مسجد خیف سے چل کر مکہ معظمہ کو آگے بڑھیں تو پہلے جمرۂ اولیٰ آئے گا اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ آئے گا اور اس کے بعد جمرۂ اخریٰ آئے گا جسے جمرۂ عقبیٰ اور جمرۂ کبریٰ بھی کہتے ہیں۔ جمرۂ اولیٰ کی رمی کرنے کے بعد وہاں سے ہٹ کر ذرا سا ٹھہر کر دعا کرے۔

اسی طرح جمرۂ وسطیٰ کی رمی کرنے کے بعد آگے بڑھ کر دعا کرے۔ البتہ جمرۂ اخریٰ کی رمی کر کے نہ ٹھہرے بلکہ چلتے ہوئے دعا کرے۔

[2] دار ارقم صفا کے قریب ایک مکان ہے اسی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف باسلام ہوئے تھے۔ یہ گھر اب راستہ کی توسیع میں آگیا ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق ملتزم پر دعا قبول ہوتی ہے ان کے فرمانے کے) علاوہ ملتزم پر دعا قبول ہونے کے بارے میں ایک حدیث مسلسل بھی بطریق اہل مکہ مروی ہے۔

جن حضرات کی دُعا خصوصیّت کے ساتھ قبول ہوتی ہے[1]

ذیل میں ان حضرات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن کی دعا خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہے۔

(۱) بے چین اور مصیبت زدہ مجبور حال (بخاری، مسلم، ابوداؤد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

---

[1] مصنفؒ نے یہاں ان لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جن کی دعا ان کے اپنے حالات کے اعتبار سے زیادہ لائق قبول ہوتی ہے ان میں اول مضطر کا ذکر فرمایا ہے۔ مجبور، بے بس، بے کس، بے چین، ان سب الفاظ سے مضطر کا مفہوم ادا ہوتا ہے جب انسان ایسی حالت میں ہوتا ہے تو اس کی نظر سیدھی اللہ پر جاتی ہے اور صدق دل سے اللہ کے حضور میں پوری اور پکی امید کے ساتھ دعا کرتا ہے اور یہ یقین کرتا ہے کہ میری بے چینی اور بے قراری اور مصیبت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا۔ ایسی حالت میں اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

مظلوم: اس کے بعد مصنفؒ نے مظلوم کا ذکر فرمایا ہے (جس پر کسی طرح کا ظلم کیا جائے اس کو مظلوم کہتے ہیں اور جو شخص ظلم کرے اس کو ظالم کہا جاتا ہے)

مظلوم بھی ان لوگوں میں سے ہے جن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ ظالم کے حق میں وہ جو بددعا کرے گا قبول ہو گی۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ مظلوم کی بددعا سے بچو۔ کیونکہ مظلوم اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ حق والے کا حق نہیں روکتا (جمع الفوائد)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں اور ایک حدیث میں یوں ارشاد فرمایا کہ مظلوم کی بددعا کو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۴) مظلوم (جس پر ظلم کیا گیا ہو (صحاح ستہ عن ابن عباسؓ) مسند احمد۔
مسند بزار اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ مظلوم کی دُعا یعنی جس پر ظلم کیا گیا ہو اس کی بد دعا ظالم کے حق میں ضرور قبول ہوگی) اگرچہ مظلوم بڑا گناہ گار ہی کیوں نہ ہو (عن ابی ہریرہؓ)
اور صحیح ابن حبان اور مسند احمد میں ہے کہ ظالم کے حق میں مظلوم کی بد دعا ضرور قبول ہوگی اگرچہ مظلوم کافر ہی ہو۔ (عن ابی ذرؓ)

لئے آسمان کے دروازے کھول دیتے ہیں اور پروردگارِ عالم کا ارشاد ہوتا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم! ضرور ضرور تیری مدد کروں گا۔ اگرچہ کچھ دیر بعد ہو۔ یہ روایات مشکوٰۃ المصابیح میں موجود ہیں۔
اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جس مظلوم کی بد دعا لگے وہ نیک بندہ ہی ہو یا مسلمان ہی ہو۔ چونکہ مظلوم کی مقبولیتِ دعا کی وجہ اسکا مظلوم ہونا ہے اس لیے اگرچہ مظلوم فاسق و فاجر ہو بلکہ کافر ہی ہو تب بھی ظالم کے حق میں اس کی بد دعا قبول ہوتی ہے۔ اسی بات کو واضح کرنے کے لیے مصنف نے احادیث شریفہ کے الفاظ وان کان فاجرًا اور ولو کان کافرًا نقل کئے ہیں۔
والد: تیسرے نمبر پر مصنفؒ نے والد کا ذکر کیا ہے۔ والدین کی دعا بھی اولاد کے حق میں تیزی کے ساتھ اثر کرتی ہے۔ ہمیشہ ان کی دعا لیتے رہنا چاہیئے۔ ان کی بد دعا سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہیں۔ اگرچہ ماں باپ محبت اور مامتا کی وجہ سے بد دعا نہیں کرتے لیکن بعض مرتبہ اولاد کی جانب سے ماں یا باپ کا دل زیادہ دکھ پا جاتا ہے تو بے اختیار ان کے منہ سے بد دعا نکل جاتی ہے جو اپنا اثر کر کے چھوڑتی ہے۔
جن لوگوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے ان کی فہرست میں مصنف نے ایسے شخص کو بھی شامل کیا ہے جو والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہے۔ جب ماں باپ کی خدمت میں اولاد اپنا جان و مال لگائے اور خود تکلیف برداشت کر کے ان کو آرام پہنچائے تو ایسی اولاد کے لیے دعا میں شانِ قبولیت پیدا ہو جاتی ہے۔
امامِ عادل: مصنفؒ نے امام عادل کو بھی ان لوگوں کی فہرست میں لکھا ہے جن کی دعا قبول ہوتی ہے' امام' پیشوا کو کہتے ہیں اور عادل انصاف کرنے والے کو جس مسلمان کو اقتدارِ اعلیٰ مل جائے اور وہ انصاف کے ساتھ شریعت کے مطابق عوام کو اپنے ساتھ لے کر چلے اسے امام عادل کہا جاتا ہے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۳) والد کی دعا اولاد کے لیے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

(۴) امام عادل کی دعا (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، عن ابی ہریرہؓ)

(۵) نیک آدمی کی دعا (بخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمرؓ)

(۶) والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا۔ (مسلم عن عمرؓ)

(۷) مسافر (ابوداؤد، بزاز، ابن ماجہ)

(۸) روزہ دار جس وقت افطار کرے (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان۔)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) امام عادل کی بڑی فضیلت ہے اور فضیلت کی وجہ یہی ہے کہ وہ صاحب اقتدار ہوتے ہوئے ظلم نہیں کرتا اور گناہوں سے بچتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ کے (عرش کے) سایہ کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا (اور لوگ گرمی اور دھوپ کی وجہ سے سخت پریشانی میں ہوں گے) اس وقت حق تعالیٰ شانہٗ سات آدمیوں کو اپنے سایہ میں جگہ دیں گے۔ ان آدمیوں میں ایک امام عادل بھی ہے۔ امام عادل کی یہ بھی فضیلت ہے کہ وہ جو دعا کرے گا بارگاہ خداوندتعالیٰ میں مقبول ہوگی۔

مسافر: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مسافر کو بھی ان لوگوں میں شمار فرمایا ہے جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مسافر گھربار سے دور ہوتا ہے۔ آرام نہ ملنے کی وجہ سے مجبور اور پریشان ہوتا ہے جب اپنی مجبوری اور حاجت مندی کی وجہ سے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا اخلاص بھری ہوتی ہے اور صدق دل سے نکلنے کی وجہ سے ضرور قبول ہو جاتی ہے۔

افطار کے وقت: افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ وقت طبعی بھوک اور پیاس کے بعد کھانے پینے کے لیے نفس کے شدید تقاضے کا ہوتا ہے۔ چونکہ مومن بندہ نے خداوند قدوس کے ایک فریضہ کو انجام دیا ہے اور اس کی خوشنودی کے لیے بھوک پیاس برداشت کی تھی اس لیے اس عظیم الشان عبادت کے خاتمہ پر بندہ کو یہ مقام دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس وقت دعا کرے تو ضرور قبول کی جائے۔ طبیعت کی بے چینی اور کھانے پینے کے لیے نفس کی شدید رغبت کی وجہ سے اکثر لوگ اس وقت دعا کرنا بھول جاتے ہیں۔ اگر افطار سے ایک دومنٹ پہلے خلوص دل کے ساتھ دعا کی جائے تو انشاءاللہ ضرور ہی قبول ہوگی۔ لہٰذا اس وقت اپنے لئے اور دوسروں کے لیے دنیا و آخرت کی جو حاجت چاہے اللہ پاک سے مانگے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۹) مسلمان کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کے پیٹھ پیچھے۔
(مسلم، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رض و ابی سعید رض)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) **مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دُعا**: اپنے لئے تو دعا کرتے ہی ہیں اس کے ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے بھی خصوصی اور عمومی دعا کرنی چاہیئے۔ مسلمانوں کے لیے عام طریقہ پر بھی دعا کریں اور اپنے والدین اور دور و قریب کے رشتہ دار بہن بھائی، چچا، ماموں، خالہ وغیرہ اور ملنے جلنے پاس کے اٹھنے والوں، اپنے محسنوں اور استادوں کو خاص طور پر دعا میں یاد رکھنا چاہیئے۔ دعا کے لیے کوئی کہے یا نہ کہے دعا کرتے رہیں۔ اس میں اپنا بھی فائدہ ہے اور جس کے لیے دعا کی جائے اسکا بھی فائدہ ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ پیٹھ پیچھے مسلمان بھائی کی دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور (یہ بھی کہتا ہے کہ بھائی کے حق میں جو تو نے دعا کی ہے) تیرے لئے بھی اس جیسی (نعمت اور دولت کی خوشخبری ہے (رواہ مسلم)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ سب دعاؤں سے بڑھ کر جلد سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو غائب کی دعا غائب کے لیے ہو (ترمذی) اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ دعا ریاکاری سے بعید ہوتی ہے اور محض خلوص و محبت کی بنیاد پر کی جاتی ہے اور اس میں اخلاص بھی بہت ہوتا ہے چونکہ غائب کے لیے غائب کی دعا بڑی تیزی کے ساتھ قبول ہوتی ہے اس لئے دوسروں سے دعا کی درخواست کرنا بھی مسنون ہے۔

حج اور عمرہ کرنے والے کی دُعا جو شخص حج کے لیے روانہ ہو یا عمرہ کے سفر میں نکلا ہو اس کی دعا قبول ہونے کا وعدہ بھی حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ (رواہ ابن ماجہ والنسائی)

"یعنی حج و عمرہ کے مسافر بارگاہ خداوندی کے خصوصی مہمان ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو قبول فرمائے اور اگر اس سے مغفرت طلب کریں تو ان کی بخشش فرما دے۔"

حج و عمرہ کے لئے جو شخص گھر سے نکلا ہو اللہ پاک کے نزدیک اس کی بڑی فضیلت ہے لیکن افسوس کہ آجکل حج و عمرہ کے مسافر اپنی قدر خود ہی نہیں پہچانتے۔ ایک حج ادا کرتے ہیں اور سفر میں (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱۰) اور مسلمان کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک کہ ظلم کی یا قطع رحمی کی د
نہ کرے یا یوں نہ کہے کہ میں نے دعا تو کی لیکن قبول نہ ہوئی (مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریر
(۱۱) ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ ہر رات اور ہر دن
اللہ تعالیٰ کے بہت سے آزاد کردہ بندے ہوتے ہیں (جن کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد فرما
ہے) ان میں سے ہر بندہ کی ایک دعا (ضرور) مقبول ہوتی ہے (مسند احمد عن ابی ہریرۃ
(۱۲) جامع ابو منصور میں ہے کہ صحیح دعا (یعنی زیادہ قابل قبول) اس شخص کی دعا ہے جو حج کے لیے
نکلا ہو۔ واپس ہونے تک اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) بہت سی نمازیں چھوڑ دیتے ہیں۔ نیز ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ گانے سنتے
ہیں۔ حرم شریف کی حاضری کم سے کم دیتے ہیں۔ بازاروں میں سامان خریدتے پھرتے ہیں اور لڑتے جھگڑتے بھی خوب
ہیں جس کی قرآن شریف میں خصوصی ممانعت وارد ہوتی ہے۔

مریض اور مجاہد کی دُعا مصنفؒ نے مستجاب الدعوات لوگوں کی فہرست میں مریض اور مجاہد کو نہیں لکھا
حالانکہ احادیث سے ثابت ہے کہ جب تک مریض اچھا نہ ہو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور جب تک مجاہد واپس نہ ہو اس کی
دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مریض
کے پاس جاؤ تو اس سے دعا کے لئے کہو (ابن ماجہ)

جب مومن بیمار ہوتا ہے تو بیماری کی وجہ سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کے درجات بلند ہوتے
نیز تندرستی کے زمانے میں جو نیک کام کرتا تھا ان کا ثواب بھی ملتا ہے نیز اس کی دعا کی حیثیت بھی بڑھ جاتی ہے
جو ضرور قبول ہوتی ہے۔ مریض اپنی تکلیف میں اور تو کچھ نہیں کر سکتا ذکر اور دعاؤں میں تو مشغول رہ ہی سکتا ہے جو
شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلا اس کی جہاں اور بہت سی فضیلتیں ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اس
کی دعا بارگاہ خداوندی میں ضرور مقبول ہوتی ہے۔ چونکہ یہ شخص اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانی دینے کے لیے
نکل کھڑا ہوا تو اپنے اخلاص اور صدق نیت کی وجہ سے اس قابل ہو گیا کہ اس کی درخواست رد نہ کی جائے جب
مجاہد دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم

متعدد احادیث میں اسمِ اعظم کا ذکر آیا ہے اور اسمِ اعظم کیا ہے؟ اس کے بارے میں بھی متعدد روایات پائی جاتی ہیں۔ اسمِ اعظم کے بارے میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ شانہٗ سے دعا کی جاتی ہے تو اللہ قبول فرماتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہٗ پورا فرما دیتے ہیں۔ مصنفؒ نے یہاں چند روایات ذکر کی ہیں جن میں اسمِ اعظم کا ذکر ہے)

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ — اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

یہ وہی الفاظ ہیں جن کے ذریعے حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ کو پکارا اور اس نے ان کی دعا قبول فرما کر اندھیروں سے نجات دی۔ مصنفؒ نے مستدرک حاکم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

مستدرک میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان جب کبھی کسی بارے میں ان الفاظ کے ذریعہ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا۔ (قال الحاکم حدیث صحیح الاسناد واقرہ الذہبی)

اور حاکم نے دوسری روایت اس طرح نقل کی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو اللہ کا اسمِ اعظم نہ بتادوں جس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ پورا فرماتا ہے۔ یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعہ یونس علیہ السلام نے اللہ کو تین تاریکیوں میں پکارا[1]۔

---

[1] ایک تاریکی رات کی، دوسری سمندر کی، تیسری مچھلی کے پیٹ کی اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کی پکار سنی۔ اور ان تاریکیوں سے نجات دی۔

قال اللہ تعالیٰ شانہٗ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (سورۃ انبیاء)

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کا واسطہ دے کر کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو اکیلا ہے بے نیاز ہے جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی اس کے برابر کا (ہمسر) ہے۔

مصنفؒ کی ترتیب کے مطابق یہ روایت نمبر۲ ہے اس میں بھی اسم اعظم بتایا ہے اس کو مصنفؒ نے بحوالہ سنن اربعہ اور صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم نقل کیا ہے۔ اس کے راوی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا۔ اس شخص کے کلمات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ کے اس اسم اعظم کے واسطہ سے دعا کی ہے جس کے واسطہ سے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عنایت فرما دیتا ہے۔

حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ جن روایات میں اسم اعظم کا ذکر ہے سند کے اعتبار سے ان میں سب سے زیادہ راجح وہ روایت ہے جو حضرت بریدہؓ سے مروی ہے اور ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے اس کی تخریج کی ہے۔ اس روایت کے بعض طرق میں لفظ اَنِّیْ اَشْهَدُ اور لفظ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ نہیں ہے جس کو مصنف نے متصلاً ہی نقل کیا ہم بھی اس کو ذیل میں مع ترجمہ لکھ رہے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو ہی اللہ اکیلا ہے بے نیاز ہے جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کے برابر (ہمسر) ہے۔

مصنفؒ نے ان الفاظ کے لیے ابن ابی شیبہ کا حوالہ دیا ہے۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس واسطہ

اَلْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ۔

ہے کہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے (تو) بہت بڑا مہربان ہے۔ بہت زیادہ احسان کرنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا تو ہی (بے مثال) ایجاد کرنے والا ہے۔ اے (عظمت و) جلال اور اکرام والے! اے زندہ اے (سب کو) قائم رکھنے والے۔

مصنف رح کی ترتیب کے مطابق یہ روایت نمبر ۲ ہے۔ اس میں بھی اسم اعظم بتایا ہے مصنف رح نے بحوالہ سنن اربعہ، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، اس کو نقل کیا ہے مصنف نے اشارہ دیا ہے کہ لفظ یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ اس کے بعض طرق میں نہیں ہے۔ یہ روایت حضرت انس رض سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ اس شخص نے بعد نماز یہ الفاظ ادا کئے۔
یہ سن کر آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سے اس کے بڑے نام کے ذریعہ دعا کی ہے کہ جب اس کے ذریعہ اس سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا فرما دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔

(۳) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۚ

اور تمہارا معبود یگانہ معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑا ہی رحم کرنے والا اور بہت ہی مہربان ہے۔

(۲) الٓمّٓ ۝ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

الف، لام، میم اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﷺ (ہمیشہ) زندہ رہنے والا ہے۔ اور (سب کو) قائم رکھنے والا ہے۔

مصنفؒ[1] کی ترتیب کے مطابق یہ روایت نمبر ۴ ہے۔ اس میں بھی اسم اعظم بتایا ہے اس کو مصنفؒ نے بحوالہ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مصنفؒ ابن ابی شیبہ نقل کیا ہے اس کی روایت کرنے والی حضرت اسماء بنت یزیدؓ ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے (یہ دونوں آیتیں اوپر لکھی ہیں پہلی آیت سورۂ بقرہ کے رکوع ۱۹ کی آخری آیت ہے۔ اور دوسری آیت سورۂ آل عمران کے بالکل شروع میں ہے۔)

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کا اسم اعظم ان تینوں سورتوں میں ہے۔

(۱) سورۂ بقرہ (۲) سورۂ آل عمران (۳) سورۂ طٰہٰ۔

قاسم بن عبدالرحمٰن (جو راوی حدیث ہیں) نے فرمایا کہ میں نے اس حدیث کے تحت اسم اعظم تلاش کیا تو "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" کو اسم اعظم پایا[1]۔

---

[1] مصنفؒ نے یہ روایت بحوالہ مستدرک حاکم نقل کی ہے جو حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بے شک اللہ کا اسم اعظم ضرور تین سورتوں میں ہے۔

اوّل سورۂ بقرہ۔ دوم سورۂ آل عمران۔ سوم سورہ طٰہٰ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد قاسم بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ (تینوں سورتوں میں جو مشترک چیز ہے) وہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے اس سے میں سمجھ گیا کہ اسی کو اسم اعظم بتایا ہے۔

سورۂ بقرہ کے اندر آیت الکرسی میں اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے اور سورۂ آل عمران میں الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے اور سورہ طٰہٰ میں وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ہے۔ (ان میں اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ مشترک ہے لیکن دعا کرنے والے کو پورے جملے پڑھنے چاہئیں۔

مصنفؒ نے جو یہ فرمایا کہ میرے نزدیک اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسم اعظم ہے اور اس سے دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ ان کا یہ فرمانا محل نظر ہے کیونکہ دوسری (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حصن حصین کے مصنف امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسم اعظم ہے تاکہ دونوں حدیثیں موافق ہو جائیں اور اس لیے بھی کہ واحدی کی کتاب الدعا میں یونس بن عبدالاعلیٰ سے اسی طرح مروی ہے ۔ واللہ اعلم ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) حدیث میں سورہ طٰہٰ کا بھی ذکر ہے اور سورہ طٰہٰ میں لفظ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے پہلے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نہیں ہے ۔ ہاں اگر صرف اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ مراد لیا جائے جیسا کہ قاسم بن عبدالرحمٰن نے فرمایا تو یہ درست ہے کیونکہ یہ تینوں سورتوں میں مشترک ہے لیکن جمع بین الحدیثین اس صورت میں بھی نہیں ہوتا اور درحقیقت جمع بین الحدیثین کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ جن روایات میں جو اسم اعظم بتایا ہے اس کے مطابق عمل کرنا درست ہے ان میں سے جس کو بھی پڑھ کر دعا کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ اللہ جل شانہٗ دعا قبول فرمالے گا ۔ احادیث میں کوئی حصر کا کلمہ نہیں ہے تاکہ صرف کسی ایک کو اسم اعظم مانا جاسکے ۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ ابوجعفر طبری اور ابوالحسن اشعری اور ابوحاتم ابن حبان اور قاضی ابوبکر باقلانی وغیرہم نے فرمایا ہے کہ جن روایات میں لفظ اسم اعظم وارد ہوا ہے ان میں "اعظم" اسم تفضیل کے معنی میں نہیں ہے بلکہ اعظم بمعنی عظیم ہے کیونکہ کسی نام کو اسم اعظم کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی دوسرا نام اس سے اعظم نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے سب نام اعظم ہیں اور یہ معنی لینے سے اعظم بمعنی عظیم ہو جاتا ہے ۔

ان حضرات کا یہ بھی فرمانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء کی تفضیل بعض اسماء پر درست نہیں ہے اور جن روایات میں لفظ "اعظم" وارد ہوا ہے وہ اس اعتبار سے ہے کہ اس اسم کے ذریعہ دعا کرنے والے کو ثواب بہت زیادہ ملے گا ۔

اس کے بعد حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسم اعظم کے بارے میں چودہ اقوال نقل کئے ہیں ۔ ان میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ ان کو اسم اعظم کہنے کے بارے میں کوئی حدیث مروی نہیں ہے ۔ کشف یا خواب یا ذاتی رائے سے ان کو اسم اعظم کہہ دیا گیا ہے ۔

اور بعض کے بارے میں روایات موجود ہیں جن میں سے بعض سند کے اعتبار سے صحیح اور بعض ضعیف ہیں اور بعض حسن ہیں اور بعض کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

یہ قاسم عبدالرحمن کے بیٹے شام کے رہنے والے ہیں۔ تابعی ہیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ سچے راوی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ[۱]

(یعنی ننانوے نام جن کے ذریعہ ہم کو دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے)

(۱) جو بھی کوئی شخص ان کو خوب اچھی طرح یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن حبان)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کہ ان سے اسم اعظم کی تعیین پر استدلال کرنے میں نظر ہے۔

اسم اعظم کے سلسلہ میں علامہ سیوطیؒ کا مستقل رسالہ ہے جس میں انہوں نے اسم اعظم کے بارے میں چالیس اقوال جمع کئے ہیں۔ ۱۲

[۱] اسمائے حسنیٰ

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

(۱) وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(سورۃ اعراف)

اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں سو ان ناموں سے اللہ کو موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کجروی کرتے ہیں ان لوگوں کو ان کے کئے کی عنقریب سزا ملے گی۔

اور سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے:

(۲) قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ

آپ فرما دیجئے خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، جس نام سے بھی پکارو، سو اس کے بہت سے اچھے اچھے نام ہیں۔

سورہ حشر کے آخر میں اللہ جل شانہٗ نے اپنے چند اسماء ذکر فرما کر ارشاد فرمایا ہے:

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

وہ معبود ہے پیدا کرنے والا ہے، ٹھیک ٹھیک

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) ان ناموں کو جو بھی کوئی شخص محفوظ کرلے گا ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری)

لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

بنانے والا ہے، صورت بنانے والا ہے اس کے اچھے اچھے نام ہیں اس کے لیے سب چیزیں تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کو یاد کرنے اور ان کے وسیلہ سے دعا کرنے کی احادیث شریفہ میں ترغیب دی گئی ہے اس کے بارے میں بعض روایات میں مَنْ اَحْصَاهَا وارد ہوا ہے اور بعض روایات میں لَا يَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا الخ آیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ جو شخص اسمائے حسنیٰ کو خوب اچھی طرح ایک ایک کرکے یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ حدیث کی شرح لکھنے والوں نے مَنْ اَحْصَاهَا کا مطلب اس کے علاوہ بھی بتایا ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صغیر میں بحوالہ حلیۃ الاولیاء حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے۔

اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ اِنَّهٗ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَّدْعُوْ بِهَا اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ۔

اس حدیث کا مضمون وہی ہے جو صحیح بخاری کی روایت میں گزر چکا۔ البتہ اس میں یوں زیادہ ہے کہ جو شخص ان اسماء کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔

علامہ حفنی کا حاشیہ جو جامع صغیر پر ہے اس میں یدعو بہا پر لکھا ہے کہ ای بعد تلاوتہا او قبل ذلك بان يقول اللّٰهم اِنِّىْ اَسْاَلُكَ اَوْ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كذا وكذا ۔

یعنی ان اسماء کو پڑھنے کے بعد دعا کرے یا پہلے دعا مانگ لے۔ پھر یوں عرض کرے کہ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کے اسماء حسنیٰ کے ذریعہ آپ کی جناب میں وسیلہ پکڑتا ہوں وہ اسماء حسنیٰ یہ ہیں۔ ان کے بعد هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ سے آخر تک ننانوے اسماء حسنیٰ پڑھ دے جو مع ترجمہ ہم نے لکھ دیئے ہیں۔

اسماء حسنیٰ بمعہ معانی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج			
اَلرَّحْمٰنُ نہایت مہربان	اَلرَّحِیْمُ بہت رحم والا	اَلْمَلِكُ بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب سے پاک
اَلسَّلَامُ ہر آفت سے سلامت رکھنے والا	اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا	اَلْمُهَیْمِنُ نگہبانی کرتے والا	اَلْعَزِیْزُ زبردست
اَلْجَبَّارُ خرابی کا درست کرنے والا	اَلْمُتَكَبِّرُ بہت بڑائی والا	اَلْخَالِقُ پیدا فرماتے والا	اَلْبَارِئُ ٹھیک ٹھیک بنانے والا
اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا	اَلْغَفَّارُ بہت بخشنے والا	اَلْقَهَّارُ بہت غلبہ والا	اَلْوَهَّابُ بہت دینے والا
اَلرَّزَّاقُ بہت روزی دینے والا	اَلْفَتَّاحُ بڑا فیصلہ کرتے والا	اَلْعَلِیْمُ بہت جاننے والا	اَلْقَابِضُ روزی وغیرہ تنگ کرنیوالا
اَلْبَاسِطُ فراخ کرنے والا	اَلْخَافِضُ پست کرنے والا	اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا
اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا	اَلسَّمِیْعُ سننے والا	اَلْبَصِیْرُ دیکھنے والا	اَلْحَكَمُ اٹل فیصلہ والا
اَلْعَدْلُ صحیح انصاف کرنے والا	اَللَّطِیْفُ بھیدوں کا جاننے والا	اَلْخَبِیْرُ پوری طرح خبر رکھنے والا	اَلْحَلِیْمُ بردبار
اَلْعَظِیْمُ عظمت والا	اَلْغَفُوْرُ خوب گناہ بخشنے والا	اَلشَّكُوْرُ قدردان تھوڑے پر بہت دینے والا	اَلْعَلِیُّ بلند مرتبے والا
اَلْكَبِیْرُ بہت بڑا	اَلْحَفِیْظُ حفاظت کرنیوالا	اَلْمُقِیْتُ خوراکیں پیدا فرمانیوالا اور سب کو پہنچانے والا	اَلْحَسِیْبُ حساب کرنے والا

اَلْجَلِیْلُ بڑی بزرگی والا	اَلْکَرِیْمُ بے مانگے عطا فرمانیوالا	اَلرَّقِیْبُ نگران	اَلْمُجِیْبُ دعاؤں کو قبول فرمانیوالا
اَلْوَاسِعُ وسعت والا	اَلْحَکِیْمُ بڑا حکمت والا	اَلْوَدُوْدُ بڑی محبت والا	اَلْمَجِیْدُ بڑی بزرگی والا
اَلْبَاعِثُ زندہ کرکے قبروں سے اٹھانیوالا	اَلشَّهِیْدُ حاضر و موجود	اَلْحَقُّ اپنی سب صفات کے ساتھ ثابت	اَلْوَکِیْلُ کام بنانے والا
اَلْقَوِیُّ قوت والا	اَلْمَتِیْنُ نہایت قوت والا	اَلْوَلِیُّ کارساز	اَلْحَمِیْدُ تعریف کا مستحق
اَلْمُحْصِی خوب اچھی طرح شمار رکھنے والا	اَلْمُبْدِئُ پہلی بار پیدا کرنے والا	اَلْمُعِیْدُ دوسری بار پیدا کرنے والا	اَلْمُحْیِی زندہ کرنے والا
اَلْمُمِیْتُ موت دینے والا	اَلْحَیُّ ہمیشہ زندہ	اَلْقَیُّوْمُ سب کی ہستی قائم رکھنے والا	اَلْوَاجِدُ بالفعل ہر کمال سے متصف
اَلْمَاجِدُ بزرگی والا	اَلْوَاحِدُ ایک	اَلصَّمَدُ بے نیاز	اَلْقَادِرُ بہت زیادہ قدرت والا
اَلْمُقْتَدِرُ بہت زیادہ قدرت والا	اَلْمُقَدِّمُ آگے بڑھانے والا	اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ہٹانے والا	اَلْاَوَّلُ سب سے اول
اَلْاٰخِرُ سب سے آخر	اَلظَّاهِرُ آشکارا	اَلْبَاطِنُ پوشیدہ	اَلْوَالِیُ پوری کائنات کا متولی
اَلْمُتَعَالِیُ مخلوق کی صفات سے بالاتر	اَلْبَرُّ بہت بڑا محسن	اَلتَّوَّابُ بہت توبہ قبول فرمانیوالا	اَلْمُنْتَقِمُ انتقام لینے والا
اَلْعَفُوُّ معاف فرمانے والا	اَلرَّؤُفُ بہت شفقت رکھنے والا	مَالِكُ الْمُلْكِ پورے ملک کا مالک	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بزرگی اور بخشش والا

اَلْجَامِعُ سب کو جمع کرنے والا	اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز	اَلْمُغْنِی دوسروں کو غنی بنانیوالا	اَلْمَانِعُ روکنے والا
اَلنَّافِعُ نفع پہنچانے والا	اَلنُّوْرُ سب کو روشن کرنیوالا	اَلْهَادِی ہدایت دینے والا	اَلْبَدِیْعُ بےمثل پیدا فرمانے والا
اَلْمُقْسِطُ بڑا انصاف والا	اَلضَّآرُّ نقصان پہنچانے والا	اَلْبَاقِی ہمیشہ رہنے والا	اَلْوَارِثُ سب کے فنا ہونیکے بعد باقی رہنے والا
اَلرَّشِیْدُ ہدایت والا	اَلصَّبُوْرُ بہت برداشت کرنیوالا	جَلَّ جَلَالُهٗ	

لہ یہ ننانوے ۹۹ نام جو مصنفؒ نے یہاں درج کئے ہیں ان کے حوالے کے لیے سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ اور مستدرک حاکم اور ابن حبان کا رمز لکھا ہے۔ لیکن روایت ترمذی سے لی ہے جو ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مصنفؒ سنن ابن ماجہ کا حوالہ نہ دیتے تو اچھا تھا۔ کیونکہ اس میں جو روایت ہے اس میں آدھے کے قریب دوسرے اسماء حسنیٰ مذکور ہیں جو ترمذی کی روایت میں نہیں ہیں اور بہت سے وہ اسماء نہیں ہیں جو سنن ترمذی میں موجود ہیں حالانکہ سیاق کلام سے یہی متبادر ہوتا ہے کہ سنن ابن ماجہ میں بھی پوری روایت سنن ترمذی کی روایت کے مطابق یا اس کے قریب ہوگی۔

مصنفؒ سنن ابن ماجہ کی روایت کو مستقل ذکر کردیتے تو اچھا تھا۔ چونکہ ترمذی کی روایت مذکورہ کے علاوہ دوسرے اسماء حسنیٰ بھی دیگر کتب میں وارد ہوئے ہیں۔ اس لئے محدثین کرام نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا مقصود یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ صرف ننانوے میں منحصر ہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ اسماء وہ ہیں جن کا یاد کرنا جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔

قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباری فالمراد الاخبار ان دخول الجنۃ باحصاءھا لا الاخبار بحصر الاسماء۔

لیکن اس پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ سنن ابن ماجہ کی روایت میں بھی یہی ہے کہ جو شخص ان اسماء حسنیٰ کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ دونوں روایتیں ملانے سے معلوم ہوتا ہے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کہ کوئی سے بھی ننانوے نام یاد کر لے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔ لہٰذا دونوں روایتوں میں کوئی تعارض نہیں۔ البتہ حضرات محدثین کا اس میں اختلاف ہے کہ ننانوے اسماءِ حُسنیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے ارشاد فرمائے یا بعض رواتِ حدیث نے قرآن مجید کی آیات اور احادیثِ شریفہ کا تتبع کر کے ایک جگہ جمع کر دیا اور پھر حدیث کے ساتھ ملا کر روایت کر دی اور اس طرح سے حدیث میں ان اسماء کا ذکر مدرج ہو گیا۔ لیکن چونکہ ان اسماء میں سے اکثر تو ایسے ہیں جو قرآن مجید و حدیث میں بالتصریح موجود ہیں بعض ایسے ہیں جو آیات و احادیث کے مضامین سے مستفاد ہوتے ہیں اس لیے ان کو یاد کر لینا اور دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے طور پر پڑھ لینا انشاء اللہ قبولیت دعا کا ایک سبب اور وسیلہ ضرور ہے۔

فائدہ: اسمائے حسنیٰ کو یک وقت پڑھ کر دعا کرنا چاہے تو اوپر جس طرح لکھا ہے۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ط مسلسل پڑھتا جائے اور اَلصَّبُوْرُ پر ختم کر کے دعا مانگ لے۔ مسلسل پڑھتے وقت ہر اسم کے آخری حرف پر پیش پڑھے اور اس پیش کو بعد والے اسم کے لام ساکن سے ملا دے بیچ میں الف کو چھوڑ دے۔ البتہ جن اسماء کے شروع میں حروف شمسیہ ہیں (جن میں لام تعریف کا ادغام ہوتا ہے) وہاں پہلے اسم کے پیش کو دوسرے اسم کے اس حرف سے ملائے جو الف لام کے بعد ہے اور حروف شمسیہ جو اسماء حسنیٰ مذکورہ کے شروع میں ہیں یہ ہیں تَ، رَ، سَ، شَ، صَ، ضَ، ظَ، لَ، نَ پڑھتے پڑھتے جب کسی جگہ سانس ٹوٹنے لگے تو وقف کر دے اور وقف کی صورت میں بعد والے اسم سے نہ ملائے اور اس صورت میں دوسرا اسم اَلْ سے شروع کرے اور اَلْمُحْصِیْ اور اَلْمُحْیِیْ اور اَلْوَالِیْ اور اَلْمُتَعَالِیْ اور اَلْمُغْنِیْ اور اَلْهَادِیْ اور اَلْبَاقِیْ پر وقف کرے تو یا کو ساکن کرے اور اس سے پہلے والے حرف پر زیر رہے۔

بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ اسماء حسنیٰ کو یکجا اکٹھا پڑھے تو ہر اسم کے بعد لفظ جَلَّ جَلَالُهٗ پڑھتا جائے۔ اس صورت میں جَلَالُهٗ کی ھ حسب قاعدہ مذکورہ بعد والے اسم سے ملے گی اور جن کلموں کے آخر میں یٰ ہے (جن کا ابھی ذکر ہوا ہے) ان کو وقف کے قاعدہ کے مطابق پڑھیں گے۔ ان باتوں کو کسی بڑے عالم یا صاحبِ فن قاری سے سمجھ لیں۔

اگر کسی ایک نام کا وظیفہ پڑھیں تو شروع میں یَا لگا کر پڑھیں اور اس اسم سے الف لام حذف کر دیں مثلاً اس طرح پڑھیں یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا قُدُّوْسُ یَا سَلَامُ وغیرہ لیکن لفظ اللہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

چند دیگر اذکار

(جن کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے)

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ دُعا کرنا قبولیتِ دعا کا وسیلہ اور ذریعہ ہے ان اسماء کو بیان کرنے کے بعد مصنف رحمۃ اللہ علیہ چند دیگر اذکار و کلمات لکھتے ہیں جن کو احادیثِ شریفہ میں مقبولیتِ دعا کا ذریعہ بتایا ہے۔

(۱) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (اے بزرگی اور اکرام والے) کہتے ہوئے سنا تو آپؐ نے فرمایا، تیری دعا کی قبولیت کا فیصلہ کر دیا گیا ہے لہٰذا تو سوال کر لے (ترمذی عن معاذؓ)

(۲) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص یا ارحم الراحمین (اے سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے) کہتا ہے اس کے لیے اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے۔ پس جو شخص تین بار یہ کلمہ کہتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہے تو جو چاہے طلب کر (حاکم عن ابی امامہؓ)

ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو یا ارحم الراحمین کہہ رہا تھا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا تو سوال کر لے، اللہ تعالیٰ نے تیری طرف نظرِ اکرم) فرمائی ہے۔ (حاکم عن انس رضی اللہ عنہ)

(۳) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے کہ اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما اور جو شخص دوزخ سے تین بار پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے کہ اے اللہ! اس کو دوزخ سے پناہ میں رکھیو۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن انسؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ) کے شروع میں جو الف زبر کے ساتھ ہے (جو قواعد عربیہ کے مطابق ہمزہ ہے) وہ باقی رہے گا اور لام سے ملے گا۔ ۱۲

(۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان پانچ کلمات کے ذریعہ دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ - لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ[1] (طبرانی فی الکبیر و فی الاوسط)

دُعا قبول ہو جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی دعا کی قبولیت کا پتہ چل جائے پس قبولیت کے نتیجہ میں مرض سے شفا پا جائے یا (بخیر و عافیت) سفر سے واپس ہو جائے تو اسے کیا چیز روکتی ہے کہ یہ کلمات کہے[2]۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

(حاکم ابن السنی عن عائشہؓ)

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس کی عظمت و جلال کے وسیلہ سے تمام نیک کام انجام پاتے ہیں۔

۞

---

[1] ترجمہ: کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور گناہ سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

[2] مطلب یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کا ظہور ہو جانے پر ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرو۔

دُوسری منزل

بروزِ جُمعہ

صُبح وشام کی دُعائیں

ذیل میں وہ دعائیں لکھی جاتی ہیں جو صبح وشام دونوں اوقات میں پڑھنی چاہئیں۔
ان میں اکثر دعائیں وہ ہیں جن میں صبح وشام کے لیے عموماً سب الفاظ ایک ہی ہیں اگر کسی جگہ کوئی فرق ہے تو اس کو ہم نے واضح کر دیا ہے۔

(۱) فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ ہر صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ

اللہ کے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی (یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن عثمان رض)

(۲) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ؕ

میں اللہ کے پورے کلموں کے واسطے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔

صبح وشام مذکورہ بالا کلمات کا پڑھنا طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا ہے اور معجم اوسط کی ایک روایت میں اور مسلم اور دارمی اور ابن السنی نے صرف شام کو پڑھنا روایت کیا ہے اور ترمذی اور دارمی اور ابن السنی نے تین بار پڑھنے کی روایت ذکر کی ہے [۱]

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ

---

[۱] صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گزشتہ رات مجھے بچھو نے ڈس لیا۔ آپ نے فرمایا کہ خبردار اگر تو شام کے وقت اعوذ بکلمات اللہ التامات پڑھ لیتا تو بچھو تجھے تکلیف نہ دیتا اور جامع ترمذی میں یوں ہے کہ جو شخص شام کو تین بار یہ کلمات پڑھے اسے اس رات میں کوئی زہریلی چیز تکلیف نہ پہنچائے گی۔ (اواخر ابواب الدعوات)

اَلْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر (سورۂ حشر کی) یہ آخری تین آیات پڑھے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۝ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۝ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

وہ اللہ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب کا اور پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے وہ رحمٰن ورحیم ہے۔ وہ اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلامتی والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے، عزیز ہے، جبار ہے، خوب بڑائی والا ہے اللہ اس شرک سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں، وہ اللہ پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے۔ اس کے اچھے اچھے نام ہیں جو بھی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح بیان کرتی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے

تو اس کے لئے خداوند تعالیٰ شانہٗ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادے گا جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس دن مر جائے گا تو شہید مرے گا۔ اور جو شخص شام کو یہ عمل کرے تو اس کے لیے خداوند تعالیٰ شانہٗ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادے گا جو صبح تک اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس رات مر جائے گا تو شہید مرے گا۔

(ترمذی، دارمی، ابن السنی، عن معقل بن یسارؓ)

(۴) فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ قل ہو اللہ احد اور سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ لے تو یہ ہر چیز سے کافی ہوں گے (یعنی ہر ایذا دینے والی چیز سے یہ شخص محفوظ ہو جائے گا)

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن السنی، عن عبداللہ بن خبیبؓ)

(۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح کو (سورۂ روم پارہ ۲۱ کی) یہ تین آیات پڑھ لے۔

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝

سو تم اللہ کی پاکی بیان کرو شام کے وقت اور صبح کے وقت اور تمام آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے حمد ہے اور بعد زوال بھی اور ظہر کے وقت بھی وہ جان دار کو بے جان سے اور بے جان کو جان دار سے باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔

تو اس دن جو (ورد وغیرہ) چھوٹ جائے گا اس کا ثواب پالے گا اور جو شخص شام کو یہ آیات پڑھ لے تو اس رات کو جو (ورد وغیرہ) چھوٹ جائے گا اس کا ثواب پالے گا۔

(ابوداؤد، ابن السنی عن ابن عباس رض)

(۶) صبح و شام آیۃ الکرسی بھی پڑھنا چاہیئے (معجم کبیر طبرانی عن ابی بن کعب رض)

اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورۃ مومن (جس کا دوسرا نام سورۃ غافر بھی ہے) کی ابتدائی آیات اور آیۃ الکرسی پڑھ لے تو ان کی وجہ سے شام تک (آفات و مکروہات سے) محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص ان کو شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک (آفات و مکروہات سے) محفوظ رہے گا۔

آیۃ الکرسی یہ ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ

اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے عالم کو قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ پکڑ سکتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کی جناب میں بغیر اس کی اجازت کے سفارش کر سکے وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور اس کی معلومات میں سے کسی بھی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

نہیں لا سکتے مگر جس قدر وہ چاہے اور اس کی کرسی نے تمام آسمانوں اور زمین کو لپیٹ اندر لے رکھا ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس پر گراں نہیں ہے اور وہ بلند اور عظیم ہے۔

سورۃ مومن کی ابتدائی آیات یہ ہیں۔

حٰمٓ ط تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ط غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

(ابن حبان، مسند احمد، ترمذی، ابن السنی عن ابی ہریرۃؓ)

حٰم۔ یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے اور ہر چیز کا جاننے والا ہے گناہوں کا بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے سخت سزا دینے والا ہے صاحب قدرت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف جانا ہے (سورۃ مومن پارہ ۲۴)

(۷) یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ط

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن مسعودؓ)

ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لیے صبح کی اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (اپنی ذات وصفات میں) یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے سارا ملک ہے اور اسی کے لیے حمد وثنا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! جو کچھ اس دن میں (پیش آنے والا) ہے اور جو کچھ اس کے بعد (پیش) آئے گا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور بہتری مانگتا ہوں اور جو کچھ اس دن میں اور اس کے بعد پیش آنے والا ہے میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں اے میرے رب! میں عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۸) یہ بھی صبح و شام پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں کسل مندی سے اور ضعف پیری سے اور برے بڑھاپے سے اور دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے۔

(مسلم عن عبداللہ بن مسعودؓ)

(۹) اس کو بھی صبح شام پڑھیں۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ هُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔

ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لیے جو رب العالمین ہے صبح کے وقت میں داخل ہوئے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس روز کی بہتری یعنی اس روز کی فتح اور مدد اور اس روز کے نور و برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اور ان چیزوں کے شر سے جو اس میں ہیں اور اس کے بعد ہوں گی۔ تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(ابوداؤد عن ابی مالکؓ)

فائدہ: اس دعا کو جب شام کو پڑھے تو اس طرح سے پڑھے۔

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَ نَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَ بَرَكَتَهَا وَ هُدَاهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا۔

ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لیے جو رب العالمین ہے، شام کے وقت میں داخل ہوئے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس رات کی بہتری یعنی اس رات کی فتح اور مدد اور اس رات کے نور اور برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور پناہ چاہتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جو اس رات میں ہیں اور جو اس کے بعد ہوں گی۔

(ابوداؤد عن ابی مالکؓ)

(۱۰) صبح و شام یہ بھی پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا

اے اللہ! ہم تیری قدرت سے صبح کے وقت

وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ.

(سنن اربعہ، ابن حبان، ابوعوانہ، عن ابی ہریرہؓ)

میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے ہم شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

(۱۱) یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

(مسند بزار، ابن السنی عن ابی ہریرہؓ)

ہم نے اور سارے ملک نے اللہ تعالیٰ کے لئے صبح کی اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اس کے لئے کوئی شریک نہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

فائدہ: جب ان دونوں دعاؤں کو شام کو پڑھے تو اَصْبَحَ کی جگہ اَمْسٰی اور اَصْبَحْنَا کی جگہ اَمْسَيْنَا اور وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ کی جگہ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ پڑھے۔

(۱۲) یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰٓى اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن ابی مالکؓ)

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے ہر پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے ہر چیز کے پروردگار اور مالک۔ شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے مکر و فریب کے جال سے اور اس سے (پناہ لیتا ہوں) کہ ہم اپنے نفسوں پر کسی برائی کا ارتکاب کریں یا کسی مسلمان تک کوئی برائی کھینچ کر لائیں (یعنی تہمت لگائیں)

اس دعا میں خط کشیدہ الفاظ ترمذی نے روایت کئے ہیں۔

(۱۳) یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔

اے اللہ! میں نے صبح کی اس حال میں کہ میں تجھے اور تیرے حاملینِ عرش کو اور تیرے تمام فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور اس بات پر کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔

(طبرانی فی الاوسط و ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ)

یہ دعا الفاظ کے تھوڑے فرق سے اس طرح بھی مروی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ط

اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں تجھے اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو ہی اللہ ہے بجز تیرے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو (اپنی ذات و صفات میں) یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

فائدہ: اس کو چار مرتبہ پڑھے۔

(۱۴) یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں خیر و عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت چاہتا ہوں اپنے دین میں اور دنیا میں اور اپنے اہل و عیال اور مال میں۔ اے اللہ! تو میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما، اور میرے خوف اور پریشانی کو امن و امان سے بدل دے۔ اے

يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ ۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

اللہ! تو میری حفاظت فرما۔ میرے آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی اور میرے دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی اور میرے اوپر سے بھی اور میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں، اس سے کہ میں اچانک ہلاکت میں ڈال دیا جاؤں۔ نیچے کی جانب سے[1]

(۱۵) لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [2] ۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن شیبہ، ابن السنی عن ابی عیاش رض)

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے سارا ملک ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے جس کے لیے موت نہیں ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے)

(۱۶) رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَبِيًّا ۔

ہم اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے پر راضی ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حضرت ابوسلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مصنف نے اس کے حوالہ کے لئے مسند احمد، سنن اربعہ، طبرانی فی الکبیر، مستدرک حاکم کا حوالہ دیا ہے اس

---

[1] اس میں زمین میں دھنسا ئے جانے سے اللہ کی پناہ مانگی۔

[2] حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ان کلمات کو صبح کو کہہ لے تو اس کو اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجات بلند ہوں گے اور شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اگر ان کلمات کو شام کو کہہ لے تب بھی اس کے لیے یہی انعامات ہیں اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہے گا (سنن ابی داؤد)

کے بعض طرق میں بجائے نَبِیًّا کے لفظ رَسُوْلًا وارد ہوا ہے دونوں میں سے جس کو چاہے پڑھ لے۔ علامہ منذریؒ فرماتے ہیں کہ دونوں کو جمع کر لے یعنی یوں پڑھے وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا اور بعض کتب احادیث میں رضینا (جمع متکلم کے بجائے رضیتُ (صیغہ واحد متکلم) وارد ہوا ہے۔ مصنف نے یہ روایت ذیل میں ذکر کی ہے۔

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) نَبِیًّا (۳ بار)

میں اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔

فائدہ: مصنفؒ نے اس کے لیے مصنف ابن ابی شیبہ اور ابن السنی کا حوالہ دیا ہے ابن السنی نے حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین بار صبح شام اس کو پڑھے اللہ کے ذمہ ہوگا کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے یعنی اس کو انعام و اکرام سے نواز کر راضی و خوش فرما دیں گے۔

(۱۷) اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ[۱] (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، ابن السنی، عن عبد اللہ بن غنامؓ)

اے اللہ! جو بھی کوئی نعمت مجھے یا تیری کسی بھی مخلوق کو آج صبح ملی ہے وہ تنہا تیری ہی طرف سے ہے تو یکتا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے لہٰذا تیری ہی سب تعریف ہے اور تیرے ہی لئے سب شکر ہے۔

(۱۸) ذیل میں لکھی ہوئی دعا بھی صبح و شام تین بار پڑھنا مسنون ہے۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ تو مجھے جسمانی صحت و عافیت عطا فرما اے اللہ! تو میری قوت سماعت میں عافیت و سلامتی عطا فرما اے اللہ تو میری بینائی میں عافیت

---

[۱] اس کی فضیلت یہ ہے کہ جس نے یہ کلمات صبح کو کہے اس نے اس دن کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام کو کہے اس نے اس رات کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا (سنن ابوداؤد)

سلامتی عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس کے ساتھ تین بار یہ بھی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ! میں کفر سے اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔

(ابو داؤد، نسائی، ابن السنی عن ابی بکرہؓ)

(۱۹) ذیل کی دعا بھی صبح و شام پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ط

اللہ تعالیٰ (ہر برائی سے) پاک ہے اور اسی کے لیے سب حمد و ثنا ہے اور قوت و طاقت بھی بس اسی کی ہے وہ جو چاہے گا وہی ہوگا اور جو نہ چاہے گا وہ نہ ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے احاطہ علمی میں لے رکھا ہے۔

(ابو داؤد، نسائی، ابن السنی عن بعض بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲۰) صبح و شام یہ دعا بھی پڑھے۔

اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط

ہم نے اسلام کی فطرت پر اور اسلام کے کلمہ اور اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی وہ ابراہیم جو حق کو اختیار کیے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے۔

(احمد، طبرانی فی الکبیر عن عبد الرحمن بن ابزیٰ)

سنن نسائی میں بھی یہ روایت ہے لیکن اس میں صرف صبح کو پڑھنے کا ذکر ہے۔

(۲۱) یہ دعا بھی صبح شام پڑھے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ.
(النسائی، حاکم، بزار)

اے زندہ اور قائم رکھنے والے تیری رحمت کا واسطہ دے کر فریاد رسی کرتا ہوں، میرے حال کو سنوار دے اور مجھے میرے نفس کی طرف پلک جھپکنے کے برابر[ع] بھی سپرد نہ فرما۔

اس کو امام نسائی نے صبح شام پڑھنے کے لئے روایت کیا ہے اور حاکم بزار نے صرف صبح کو پڑھنے کی روایت کی ہے۔ راوی حدیث حضرت انس رضؓ ہیں[ل]

(۲۲) اور صبح شام یہ بھی پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ.
(البخاری، النسائی، عن شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دے کیونکہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔ میں اپنے کئے ہوئے اعمال بد سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

یہ دعا سید الاستغفار ہے۔ روایات میں اس کا صبح و شام اور دن رات میں پڑھنا وارد ہوا ہے۔ مصنفؒ نے اسی مناسبت سے اولاً صبح شام پھر دن رات کی دعاؤں میں نقل فرمایا ہے اس کے الفاظ ذرا سے تغیر سے دوسری طرح بھی منقول ہیں جن کو مصنف علیہ الرحمۃ نے ذیل میں نقل کیا ہے۔

ل مصنفؒ نے ابن السنی کا حوالہ نہیں دیا ہے حالانکہ انہوں نے بھی عمل الیوم واللیلۃ میں اس کی روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ صبح شام پڑھنے کے لیے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضؓ کو تعلیم فرماتے تھے۔ ۱۲۔ ع اس کا ترجمہ پلک جھپکنے کی دیر زیادہ قرین قیاس ہے ۱۲ مصحح

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ[1]

(ابوداؤد، ابن السنی)

اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے۔ میں اپنے کئے ہوئے اعمال (بد) سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دے۔ بے شک گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔

(۲۴) اور صبح شام یہ دعا بھی پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُکِرَ وَ اَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِیَ

اے اللہ! تو ان میں سب سے زیادہ یاد کا مستحق ہے جن کی یاد کی جاتی ہے اور تو ہی عبادت کا

---

[1] یہ الفاظ سنن ابوداؤد کتاب الادب میں ہیں اور ابن السنی نے بھی ان کی روایت کی ہے اور سنن ترمذی میں بھی کتاب الدعوات میں یہ الفاظ منقول ہیں۔ البتہ دوسرے اَبُوْءُ کی جگہ اس میں اَعْتَرِفُ ہے۔

سنن ابوداؤد و ترمذی میں ہے کہ جو شخص ان کلمات کو صبح کو یا شام کو پڑھ لے گا پھر اسی رات یا اسی دن مر جائے گا تو ضرور جنتی ہوگا۔ ابوداؤد نے حضرت بریدہؓ سے اور ترمذی نے حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت کی ہے اور ابن السنی نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ جو شخص اس دن مر جائے گا وہ شہید ہوگا اور اس رات میں مر جائے گا تو شہید ہوگا۔

صحیح بخاری میں اوائل کتاب الدعوات میں یہی الفاظ نقل کئے گئے ہیں جو مصنفؒ نے بعد میں لکھے ہیں پھر تین صفحات کے بعد وہ الفاظ نقل کئے ہیں جو مصنفؒ نے پہلے لکھے ہیں اور دونوں جگہ حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت کی ہے اور ثواب دونوں جگہ یہی بتایا ہے کہ اس رات یا دن میں مر جائے گا تو جنتی ہوگا۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سید الاستغفار والی حدیث حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن مسعود و حضرت ابن ابزیٰ اور حضرت بریدہ سے مروی ہے ۱۲۔

وَأَرْأَفُ مَنْ مَلَكَ وَأَجْوَدُ مَنْ
سُئِلَ وَأَوْسَعُ مَنْ أَعْطٰى أَنْتَ الْمَلِكُ
لَا شَرِيْكَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَكَ
لَنْ تُطَاعَ إِلَّا بِإِذْنِكَ وَلَنْ
تُعْصٰى إِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ
وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ أَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَّ
أَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ
وَأَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْآثَارَ
وَنَسَخْتَ الْآجَالَ الْقُلُوْبُ لَكَ
مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ
الْحَلَالُ مَا أَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا
حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْأَمْرُ مَا
قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ
وَأَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ أَسْأَلُكَ
بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ
وَالْأَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ
السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيْلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ
الْغَشِيَّةِ وَأَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ
بِقُدْرَتِكَ .

(طبرانی فی الکبیر وفی کتاب الدعا عن
ابی امامۃ رضی اللہ عنہ)

مستحق ہے اور جن سے مدد طلب کی جاتی ہے
تو ہی ان میں سب سے بڑھ کر مددگار ہے اور
مالکوں میں تو ہی سب سے بڑھ کر مہربان ہے اور
جن سے سوال کیا جاتا ہے تو ہی ان میں سب سے
بڑھ کر سخی ہے اور جو دینے والے ہیں ان میں تیری
عطا سب سے زیادہ وسیع ہے تو بادشاہ ہے تیرا
کوئی شریک نہیں تو بالکل یگانہ ہے تجھ جیسا کوئی
نہیں۔ تیرے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے تیرے
اذن کے بغیر تیری فرمانبرداری ہرگز نہیں ہو سکتی تیری
اطاعت کی جاتی ہے تو تو قدر دانی فرماتا ہے اور
تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو بخش دیتا ہے تو
سب سے زیادہ قریب ترین گواہ ہے اور سب
سے زیادہ قریب ترین نگہبان ہے۔ تو لوگوں
کے اور ان کی جانوں کے درمیان حائل ہے (یعنی
سب کی جانیں تیرے ہی تصرف میں ہیں اور مخلوق
کی پیشانی تیرے ہی قبضے میں ہے تو نے اعمال لکھے ہیں۔
اور اجلیں لکھی ہیں (یعنی زندگیوں کی مدتیں مقرر کی ہیں)
دل تیرے سامنے کھلے ہوئے ہیں اور ہر بھید تیرے
سامنے بالکل عیاں ہے حلال وہ ہے جسے تو نے
حلال قرار دیا اور حرام وہ ہے جسے تو نے حرام قرار
دیا اور حرام وہ ہے جسے تو نے حرام قرار دیا اور صحیح
دین وہی ہے جسے تو نے جاری فرمایا اور حقیقی حکم وہی ہے
جس کا تو نے فیصلہ فرمایا۔ ساری مخلوق تیری ہی مخلوق ہے اور سب بندے تیرے ہی بندے ہیں

اور تو اللہ ہے مہربان ہے بہت زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ میں تیری ذات کے اس نور کے وسیلہ سے جس کی وجہ سے تمام آسمان و زمین روشن ہیں اور ہر اس حق کا واسطہ دے کر جو تیرا حق تیری مخلوق پر ہے اور اس حق کا واسطہ دے کر جو سوال کرنے والے کا تجھ پر ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اس صبح میں (یا اس شام میں) میرے گناہ معاف کر دے اور اپنی قدرت سے مجھے دوزخ سے محفوظ فرما دے۔

فائدہ: اس دعا کو اگر صبح کو پڑھے تو اَنْ تُقِیْلَنِیْ کے بعد فِیْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ کہے اور اگر شام کو پڑھے تو فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ کہے۔

(۲۴) صبح شام یہ دعا بھی پڑھے۔

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

حضرت ابو الدرداءؓ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سات مرتبہ صبح و شام یہ کلمات پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت کے تمام تفکرات کی کفایت فرمائے گا۔ (ابن السنی)

(۲۵) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ان کلمات کو صبح و شام دس مرتبہ پڑھے۔ اس کی روایت نسائی اور ابن حبان نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے کی ہے اور طبرانی اور ابن السنی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے۔

لہ ابن السنی کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں وَلَهُ الْحَمْدُ کے بعد یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ کا اضافہ ہے اور ثواب یہ لکھا ہے کہ جو شخص صبح شام یہ کلمات دس دس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دے گا اور سو گناہ نامۂ اعمال سے مٹا دے گا اور اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس دن اور اس رات میں (آفات اور مکروہات سے) محفوظ رہے گا۔

(۲۶) اور صبح شام سو سو مرتبہ یہ بھی پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑا ہے اور اس کی تعریف بیان کرتا ہوں۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم، ابن حبان، ابوعوانہ عن ابی ہریرۃؓ)

(۲۷) اور بعض روایات میں ہے کہ صبح وشام سو بار سبحان اللہ اور سو بار الحمد للہ اور سو بار لا الٰہ الا اللہ اور سو بار اللہ اکبر پڑھے۔[1] (ترمذی، عن عبداللہ بن عمروؓ)

(۲۸) اور صبح شام حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود پڑھے۔

(طبرانی فی الکبیر، عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۲۹) اور اگر کوئی شخص تفکرات میں یا قرض میں مبتلا ہے تو وہ صبح وشام یہ دعا پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکرمندی سے اور رنج سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بے بس ہو جانے سے اور سستی کے آجانے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور کنجوسی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور

---

[1] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح وشام سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے سو حج کئے اور جو شخص صبح وشام سو مرتبہ الحمد للہ کہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے سو گھوڑوں پر اللہ کی راہ میں مجاہدین کو سوار کیا۔ یعنی جہاد کے لئے سو گھوڑے دیئے۔ یا فرمایا کہ اس نے سو مرتبہ جہاد کیا۔

اور جو شخص صبح وشام سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک سو غلام آزاد کئے۔

اور جس نے سو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو اس سے اس روز کوئی شخص افضل نہ ہوگا سوائے اس شخص کے جس نے یہ کلمات اتنی ہی بار یا اس سے زیادہ کہے ہوں (ترمذی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)

وَقَهْرِ الرِّجَالِ لوگوں کی زور آوری سے ۔

(ابو داؤد، عن ابی سعید الخدری[1])

یہاں تک جو دعائیں لکھی گئی ہیں صبح اور شام دونوں وقت پڑھنے کی ہیں۔ مگر اتنا خیال رکھنا چاہیے کہ جس جگہ اَصْبَحَ آیا ہے وہاں اَمْسٰی (اور جہاں اَصْبَحْنَا آیا ہے وہاں اَمْسَيْنَا) کہیں اور جہاں ھٰذَا الیوم آیا ہے اس کی جگہ ھٰذِہٖ اللَّيْلَةِ کہیں اور جہاں ضمیر مذکر یا اسم اشارہ مذکر ہے اس کی جگہ مؤنث کی ضمیر اور مؤنث کا اسم اشارہ لائیں اور جس دعا کے آخر میں لفظ اَلنُّشُوْرُ آیا ہے اس کی جگہ لفظ اَلْمَصِيْرُ پڑھیں۔ (ایسا دعا نمبر ۱ میں ہے) جیسا کہ ہم نے ہر کلمہ کے اوپر (جہاں شام کے وقت کے لیے تبدیلی کرنا ہے) سُرخی کے ساتھ لکھ دیا ہے[2]۔

---

[1] حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لے گئے وہاں دیکھا کہ ایک انصاری صحابی جن کو ابو امامہ کہا جاتا تھا بیٹھے ہیں، آپ نے ان سے فرمایا کہ اے ابو امامہ کیا بات ہے؟ میں تم کو نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت سے تفکرات اور قرضے میرے ذمہ پڑ گئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ بتا دوں جسے پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے تفکرات دور فرما دے گا اور تمہارے قرضے ادا فرما دے گا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے۔ اس پر آپ نے ان کو مندرجہ بالا دعا بتائی اور فرمایا کہ اس کو صبح و شام پڑھا کرو۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ پاک نے میری فکرمندی دور فرما دی اور قرض بھی ادا فرما دیا۔ (سنن ابی داؤد آخر کتاب الصلوٰۃ)

[2] جس زمانہ میں پریس نہیں تھے ہاتھ سے کتابیں لکھی جاتی تھیں۔ اس زمانے میں عموماً پوری کتاب سیاہ روشنائی سے لکھی جاتی تھی اور اس میں بعض ضروری چیزوں کی نشاندہی سرخ روشنائی سے کر دی جاتی تھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا جس کو اوپر متن میں ذکر فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں کتابیں پریس میں چھپتی ہیں۔ دو رنگ میں چھپائی تو ہو سکتی ہے لیکن اس کے لیے ہر اس کاغذ کو دوبارہ مشین میں دینا پڑتا ہے جس میں کسی جگہ دوسرا رنگ لانا پڑتا ہے اس لیے ناشرین اس تکلف (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور صرف شام کے وقت اس دعا کا اضافہ کیا جائے۔

(۱) اَمْسَیْنَا وَ اَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَءَ وَبَرَءَ۔

(طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر)

اور ہم نے اور پورے ملک نے اللہ کے لیے صبح کی اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو اللہ آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے۔ آسمان زمین پر گر نہیں سکتا مگر اللہ کے حکم سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا فرمائی اور عالم میں پھیلائی اور ٹھیک ٹھیک بنائی۔

(۱) اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَآءُ وَالْعَظَمَۃُ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا یَضْحٰی فِیْھِمَا لِلّٰہِ وَحْدَہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَہٗ فَلَاحًا وَّ اٰخِرَہٗ نَجَاحًا اَسْئَلُکَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

(ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ)

ہم نے اور سارے ملک نے اللہ ہی کے لیے صبح کی، بڑائی اور عظمت اللہ ہی کے لیے ہے پیدا کرنا اور تدبیر کرنا سب اسی کی صفت خاص ہے، رات اور دن اور جو کچھ ان دونوں میں ظاہر ہوتا ہے تنہا اللہ ہی کے لیے ہے۔ اے اللہ! اس دن کے اول حصہ کو درستگی اور اس کے درمیانی حصہ کو فلاح وبہبود اور اس کے آخری حصہ کو کامیابی بنادے اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور تکلیف میں نہیں پڑتے چونکہ یہ احتمال قوی تھا کہ ناظرین سرخ روشنائی والے کلمات تلاش کرتے اس لیے ہم نے پوری صورت حال واضح کر دی ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں تو کسی طرح کا کوئی تصرف کرنے کی گنجائش نہ تھی ہم نے اپنے ترجمہ اور شرح میں ہر جگہ یہ بات واضح کر دی ہے کہ یہ دعا شام کو پڑھے تو یہ لفظ پڑھے۔

(۲) صبح کی دعاؤں میں اس کا بھی اضافہ کرے۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَ مِنْكَ وَ اِلَيْكَ اللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا يَكُوْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں اور آپ کی فرمانبرداری کے لیے مستعد ہوں اور تمام بھلائیاں آپ کے ہاتھ میں ہیں اور آپ ہی کی جانب سے ہیں اور آپ ہی کی جانب لوٹتی ہیں۔ جو کچھ میں نے کہا یا میں نے کوئی قسم کھائی یا کوئی نذر مانی تو آپ کی مشیت سے ہے جو آپ چاہتے ہیں ہوتا ہے اور جو آپ نہیں چاہتے وہ نہیں ہوتا اور آپ کے عطا کئے بغیر کوئی طاقت و قوت نہیں ہے۔ یقیناً آپ ہر شے پر قادر ہیں۔

اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ۔

اے اللہ! جو بھی رحمت کی دعا کروں تو اس دعا کو اس شخص کے لیے کر دیجیے جس پر آپ نے رحمت فرمائی ہو اور اگر میں کسی پر لعنت بھیجوں تو وہ لعنت اس شخص پر ہو جس پر آپ نے لعنت کی ہو دنیا و آخرت میں آپ ہی میرے کارساز ہیں۔ مجھے اسلام کی حالت میں موت دیجیے اور نیک لوگوں کے زمرہ میں مجھے شامل فرما دیجیے۔

(ابن السنی، حاکم، احمد، طبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)

(۳) نیز صبح کے وقت یہ بھی پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ وَ اَعُوْذُ بِكَ

اے اللہ میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ جو فیصلہ فرما دیں میں اس پر راضی رہوں۔ اور یہ بھی سوال کرتا ہوں کہ موت کے بعد مجھے اچھی زندگی نصیب ہو اور آپ کے دیدار کی لذت حاصل ہو اور آپ کی ملاقات کا شوق طلب کرتا ہوں جو ضرر

اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِیَ
اَوْ یُعْتَدٰی عَلَیَّ اَوْ اَکْتَسِبَ خَطِیْئَۃً
اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ
وَالشَّھَادَۃِ ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ فَاِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ
فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاُشْھِدُکَ
وَکَفٰی بِکَ شَھِیْدًا اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا
شَرِیْکَ لَکَ۔ لَکَ الْمُلْکُ وَلَکَ
الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ
وَعْدَکَ حَقٌّ وَلِقَاءَکَ حَقٌّ وَالسَّاعَۃَ
اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّکَ
تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَنَّکَ
اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تَکِلْنِیْ اِلٰی
ضُعْفٍ وَّعَوْرَۃٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِیْئَۃٍ
وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ
فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا اِنَّہٗ لَا
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَیَّ
اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

پہنچانے والی حالت سے اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے
خالی ہو۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس
بات سے کہ ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا زیادتی کروں
یا مجھ پر زیادتی کی جائے یا کسی گناہ یا خطا کا ارتکاب
کروں جس کی آپ بخشش نہ کریں۔ اے اللہ آسمانوں
اور زمین کے پیدا فرمانے والے غیب اور شہادت
کے جاننے والے بزرگی اور اکرام والے میں تجھ سے
اس زندگی میں عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں
اور تیرا گواہ ہونا کافی ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا
ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی
شریک نہیں تیرے ہی لئے ملک ہے اور تیرے
ہی لیے سب تعریف ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے
اور گواہی دیتا ہوں میں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں
اور گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ تیرا وعدہ حق ہے اور
تیری ملاقات حق ہے اور قیامت حق ہے جس میں
کوئی شک نہیں اور بے شک تو ان سب کو اٹھائے
گا جو قبروں میں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں
کہ تو نے اگر مجھے میرے نفس کے حوالہ کردیا تو کمزوری
اور بے شرمی اور گناہ کے حوالے فرمائے گا (کیونکہ)
نفس ان ہی چیزوں کو اختیار کرتا ہے لہٰذا تو
مجھے میرے نفس کے حوالے مت کرنا اور بیشک میں تیری
ہی رحمت پہ بھروسہ رکھتا ہوں لہٰذا تو میرے سب

(حاکم، احمد، طبرانی فی الکبیر عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہم)

گناہ بخش دے تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا اور تو میری توبہ قبول فرما، بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔

جب آفتاب طلوع ہو تو یہ دُعا پڑھے

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ۔

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے آج کے دن ہمیں معاف رکھا اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھا۔

(مسلم موقوفاً علی ابن مسعودؓ)[1]

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ۔

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے آج کا دن ہمیں عطا فرمایا اور ہماری لغزشیں معاف فرمائیں اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھا۔

(طبرانی فی الکبیر وابن السنی موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

(۳) اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔[2]

(ترمذی عن انسؓ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہؓ)

(۴) حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔

"اے ابن آدم! تو دن کے اول وقت میں چار[3] رکعت پڑھ لے۔ میں تیرے لیے اس دن کے آخر تک کفایت کروں گا (یعنی تیری ضرورتیں پوری کروں گا)۔" (ترمذی، ابوداؤد)

---

[1] اخرجہ مسلم ص۳۴۴ جلد ا باب تنزیل القرآن واجتناب العذر۔ ۱۲

[2] اوائل کتاب میں جہاں ذکر کی فضیلتیں بیان کی ہیں وہاں آفتاب کے طلوع ہو جانے کے بعد دو رکعت پڑھنے کی فضیلت بیان ہو چکی ہے۔

[3] پہلی حدیث میں آفتاب طلوع ہو جانے پر دو رکعتیں پڑھنے کا اور اس حدیث میں چار رکعتیں پڑھنے کا ذکر ہے جیسا موقعہ ہو دو یا چار رکعت پڑھ لے۔ ۱۲

نسائی، عن ابی الدرداءؓ)

دن کے اوقات میں پڑھنے کی دُعائیں

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ — کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کو سو مرتبہ پڑھے[2]۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ) عن ابی ہریرۃؓ)

اور مسند احمد میں ہے کہ اس کو دو سو مرتبہ پڑھے۔ (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

(۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ — میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں۔

اس کو سو مرتبہ پڑھے۔ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہؓ)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دن میں دس مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے[3]۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں جو شیطان کو اس سے دفع کرتا رہتا ہے (ابو یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزانہ ستائیس مرتبہ یا پچیس مرتبہ

---

[1] اس عنوان کے تحت جو چیزیں لکھی ہیں ان کو دن میں کسی بھی وقت پڑھ لیا جائے تو فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

[2] صحیح بخاری کتاب الدعوات میں ہے کہ جو شخص کسی دن سو مرتبہ مذکورہ بالا کلمات کہہ لے تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف ہوں گے اور شام تک اس دن شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے بڑھ کر عمل کرنے والا نہ ہوگا سوائے اس شخص کے جو اس سے بڑھ کر عمل کرے۔

[3] مثلاً دس مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے۔

مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے استغفار کرے تو وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جن کی دعا قبول کی جاتی ہے اور جن کی وجہ سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے پچیس یا ستائیس دونوں میں سے جس کو چاہے اختیار کرے۔ (طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

(۵) ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ روزانہ ہزار نیکیاں کما لو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھ لے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا اس کے ہزار گناہ معاف ہوں گے۔ (یہ ترجمہ مسلم کی روایت کے مطابق ہے جس میں اَوْ یُحَطُّ ہے اور ترمذی، نسائی، ابن حبان کی روایت میں وَ یُحَطُّ ہے جس کے معنیٰ یہ ہے کہ سو مرتبہ سبحان اللہ کہنے پر ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں۔

(عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ)

جب مغرب کی اذان سنے تو یہ دعا پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَ اِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ۔

اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا اور تیرے پکارنے والوں کی آوازوں کا وقت ہے پس تو مجھے بخش دے۔

(ابوداؤد، ترمذی، حاکم عن ام سلمہؓ)

جو چیزیں رات کو پڑھی جائیں ان کا بیان

(ان کو رات بھر میں کسی بھی وقت پڑھ لیں)

(۱) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ۔ یعنی سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ) سے ختم سورہ تک) پڑھے۔[1]

---

[1] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لیں تو وہ اس کے لئے کافی ہوں گی (یعنی یہ آیات اس رات میں دوسرے اوراد چھوٹ جانے کی (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) سورۂ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔[1]
(بخاری عن ابی السعید الخدری رضؓ، مسلم، نسائی، عن ابی الدرداءؓ)

(۳) اور قرآن مجید کی سو آیتیں پڑھنے کی فضیلت بھی وارد ہوئی ہے۔[2]
(حاکم عن ابی ہریرہؓ)

(۴) اور قرآن مجید کی دس آیتیں پڑھنے کی بھی فضیلت[3] ہے (حاکم عن ابی ہریرہؓ)

(۵) اور دس آیتیں سورۂ بقرہ کی اس طرح پڑھے کہ اس کی اول کی چار آیات اَلْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھے اور آیت الکرسی پڑھے اور آیت الکرسی کے بعد کی دو آیات لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ سے خٰلِدُوْنَ تک پڑھے (دیکھو سورۂ بقرہ رکوع ۳۴) اور تین آیات سورۂ بقرہ کے آخر سے پڑھے۔ یعنی سورۂ بقرہ کا پورا آخری رکوع پڑھے[4]۔ (طبرانی موقوفاً عن ابن مسعودؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تلافی کردیں گی یا یہ مطلب ہے کہ ہر طرح کے شر اور ضرر اور شیاطین کے مکر و فریب سے محفوظ ہو جانے کا سبب بنیں گی۔ (اخرجہ الجماعۃ کما ذکر المصنفؒ۔)

[1] ایک مرتبہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہؓ سے فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ روزانہ رات کو ایک تہائی قرآن پڑھ لو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سورہ قل ہو اللہ احد تہائی قرآن ہے (رواہ البخاری ولفظ اللہ الواحد الصمد ثلث القرآن کما فی حاشیۃ البخاری صفحہ ۷۵۰، جلد ۲۔

اشارۃ الی سورۃ الاخلاص اذ فیہا ذکر الالوہیۃ والوحدۃ والصمدیۃ۔ ۱۲۔

[2][3] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی رات میں سو آیات پڑھ لیں وہ غافلوں میں سے نہ لکھا جائے گا اور جس نے کسی رات میں دو سو آیات پڑھ لیں وہ مخلص عبادت گزاروں میں لکھا جائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے کسی رات میں دس آیات پڑھ لیں وہ غافلین میں سے نہ لکھا جائے گا (کذا فی الترغیب عن مستدرک الحاکم)

[4] ان آیات کے پڑھنے کی فضیلت یہ ہے کہ ان کے پڑھ لینے سے صبح تک شیطان اس گھر میں داخل نہ ہوگا جس میں رات کو یہ آیات پڑھی گئیں۔ قال الشوکانی فی تحفۃ الذاکرین اخرجہ الطبرانی فی الکبیر کما قال المصنف رحمہ اللہ تعالیٰ وھو من حدیث (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۶) سورۂ یٰسین پڑھنا ۔ (ابن حبان عن جندب بن عبداللہ البجلی)[1]

دن اور رات کی دُعائیں

یہاں وہ دعائیں درج کی جارہی ہیں جن کے رات اور دن میں پڑھنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے ۔ ان کو دن میں کسی وقت ضرور پڑھ لیں ۔

دُعائے سیّد الاستغفار

(۱) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سیدالاستغفار یوں ہے ۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال الهیثمی ورجاله رجال الصحیح الا ان الشعبی لم یسمع عن ابن مسعود . قیل وھو موقوف علی ابن مسعود رضی اللہ عنہ ولکن له حکم الرفع لونه لا مجال للاجتهاد فی مثل هذا ۔ اھ ۔

[1] حضرت جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی رات میں اللہ کی رضا کے لیے سورۂ یٰسین پڑھی اس کی مغفرت کردی جائے گی مصنف نے اس کے لیے صرف صحیح ابن حبان کا حوالہ لکھا ہے لیکن حافظ منذری نے مالک اور ابن السنی کا بھی اضافہ کیا ہے ۔

فائدہ : مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے رات کے پڑھنے کی چیزوں میں خدا جانے کیوں سورۂ واقعہ پڑھنے کا ذکر چھوڑ دیا ہے ۔ رات کو سورۂ واقعہ بھی پڑھنا چاہیئے ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھے اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا (اخرجہ السنی فی باب ما یستحب ان یقرأ فی الیوم واللیلۃ و عزاہ صاحب المشکوٰۃ ص۱۸۹ الی البیہقی فی شعب الایمان)

خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

(بخاری، نسائی، عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے وعدہ اور عہد پر قائم ہوں جتنا مجھ سے ہو سکے۔ میں پناہ مانگتا ہوں ان تمام کاموں کے شر سے جو میں نے کئے اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہ کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی اور گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

جس نے اس پر یقین رکھتے ہوئے اس کو دن میں پڑھا اور اس دن دنیا سے رخصت ہو گیا تو وہ اہلِ جنت میں سے ہو گا اور جس نے اس پر یقین رکھتے ہوئے اس کو رات میں پڑھا اور اس رات میں دنیا سے رخصت ہو گیا تو وہ جنتیوں میں سے ہو گا۔

(بخاری، نسائی، عن شداد بن اوس رضؓ)

(۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(نسائی عن ابی ہریرہ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں گناہ سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی طاقت اسی کی طرف سے ہے۔

اس کو دن یا رات میں یا مہینہ میں پڑھا اور اسی دن یا اسی رات یا اسی مہینہ میں مر گیا تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

لہ ووقع فی بعض نسخ الحصن ھھنا رمز خ وھو غلط من الکتاب او من صاحب الکتاب ۱۲۔

(۳۱) ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اللہ کا نبی یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے (آئے ہوئے) کلمات سکھلا دے جنہیں تم ذوق وشوق سے پڑھا کرو اور دن رات میں ان کے ذریعہ دعائیں مانگا کرو۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّ اِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاةً یَّتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا۔

اے اللہ! میں تجھ سے صحت ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ اور ایسی نجات جس کے پیچھے فلاح ہو، اور تیری رحمت، عافیت، مغفرت اور تیری خوشنودی چاہتا ہوں۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃؓ)

گھر میں داخل ہونے کی دعا[1]

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

اے اللہ! میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بہتری طلب کرتا ہوں، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کا نام لے کر ہم نکلے اور خدا پر جو ہمارا پروردگار ہے، بھروسہ کیا،

اس کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کرے (ابو داؤد عن ابی مالک الاشعریؓ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو کر اللہ کا ذکر کرے اور کھانے کے وقت بھی اللہ کا ذکر کرے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے یوں کہتا ہے کہ یہاں نہ رات کو رہ سکتے ہو نہ ان لوگوں کے رات کے کھانے میں سے کچھ پا سکتے ہو، اور اگر گھر میں

---

[1] گھر سے نکلنے کی دعا تہجد کے بیان کے بعد آرہی ہے ۱۲۔

داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات کو رہنے کا موقع مل گیا اور اگر کھانے کے وقت (بھی) اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات کو رہنے کے ساتھ کھانا بھی مل گیا۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن السنی)

شام کے وقت بچوں کو باہر نکلنے سے روکنے اور رات کو برتنوں کو ڈھانکنے کی ہدایت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شام کا وقت یعنی رات کا بالکل ابتدائی حصہ ہو تو بچوں کو گھر سے باہر نکلنے سے روکو۔ کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب کچھ وقت گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو (یعنی باہر نکلنے کی اجازت دے دو۔ اور "بسم اللہ" کہہ کر دروازہ بند کر دو اور "بسم اللہ" کہہ کر (سوتے وقت) چراغ بجھا دو اور بسم اللہ کہہ کر مشکیزہ کا منہ باندھ دو اور بسم اللہ کہہ کر (کھلے ہوئے) برتن ڈھانک دو۔ اور اگر اس وقت ڈھانکنے کے لیے کچھ نہ ملے تو چوڑائی[1] میں برتن پر کچھ رکھ دو۔ (صحاح ستہ عن جابرؓ)

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر مکمل برتن ڈھانکنے کو سرپوش، پلیٹ، رکابی وغیرہ نہ ہو تو کوئی لکڑی وغیرہ ہی اس پر رکھ دو جو برتن کے منہ پر چوڑائی میں آجائے۔ مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ برتنوں کو ڈھانک دو۔ اور مشکیزوں کا منہ تسمہ سے باندھ دو کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبار نازل ہوتی ہے وہ جس برتن پر گزرتی ہے جو ڈھانکا ہوا نہ ہو اور جس مشکیزہ پر گزرتی ہے جس کا منہ بندھا ہوا نہ ہو اس میں اس وبار کا کچھ حصہ ضرور داخل ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں اول تو یہ فرمایا کہ جب رات کا ابتدائی وقت ہو یعنی سورج چھپا ہی ہو اس وقت بچوں کو باہر مت جانے دو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سوتے وقت کے آداب اور دعائیں

(۱) جب رات کو سونے کے لیے بستر پر آئے تو باوضو ہو (ابوداؤد عن براء بن عازبؓ)

اور بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ پاکی حاصل کرلے (طبرانی فی الاوسط عن ابن عباسؓ)

اور بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ اس طرح وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے۔ (صحاح ستہ عن براء بن عازبؓ)

(۲) اس کے بعد اپنے بستر پر آئے۔ پھر اسے اپنے کپڑے کے گوشہ سے تین بار جھاڑے پھر یہ دعا پڑھے۔

(۳) بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ۝

اے میرے پروردگار میں نے تیرا نام لے کر اپنا پہلو رکھا اور تیری قدرت سے اس کو اٹھاؤں گا اگر تو (سوتے میں) میرے نفس کو روک لے (یعنی) مجھے موت دے دے تو میرے نفس کو بخش دیجیو اور اگر تو اسے زندہ چھوڑ دے تو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) پھر جب کچھ دیر گزر جائے تو ان کو باہر جانے کی اجازت دے سکتے ہو۔ اس ہدایت پر عمل نہ کرنے سے بچوں کو بعض مرتبہ شدید تکلیف پہنچ جاتی ہے' آسیب' جن بھوت کا اثر ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر دروازے بند کرو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو ڈھانک دو اور ہر موقعہ پر بسم اللہ پڑھو۔

دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان بند دروازہ کو نہیں کھولتا جب کہ اللہ کا نام لے کر بند کیا جائے سوتے وقت چراغ بجھانے کا بھی حکم فرمایا جس کی وجہ ایک حدیث میں یہ بتائی ہے کہ شیطان چوہے کو یہ بتا دیتا ہے کہ تو بتی کھینچ کر لے جا، جو آگ لگنے کا ذریعہ بن جاتا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ بلاشبہ یہ آگ تمہاری دشمن ہی ہے جب سونے لگو تو اسے بجھا کر سوؤ تاکہ اس سے تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے (یہ سب روایات مشکوٰۃ المصابیح میں ہیں دیکھو باب تغطیۃ الاوانی)

اپنی قدرت کے ذریعہ اس کی حفاظت کیجیو جس کے ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ (صحاح ستہ، ابن ابی شیبہ، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

(۴) اور اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے (مسلم، صحاح ستہ عن ابی ہریرہؓ) اور داہنے ہاتھ کا تکیہ بنالے یعنی اپنے سر کے نیچے رکھ لے (ابوداؤد، احمد، ابن السنی، اور بعض روایات میں داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھنا وارد ہوا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۵) اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى۔ (ابوداؤد، حاکم، عن ابی الازہر الانماری)

میں نے اللہ کے نام سے اپنا پہلو رکھا اور اسی کے نام سے اٹھاؤں گا۔ اے اللہ! تو میرے گناہ معاف فرمادے اور میرے شیطان کو مجھ سے دور فرمادے اور میری گردن کو ہر ذمہ داری سے عہدہ برآ فرمادے اور میرے اعمال کی ترازو کا پلہ بھاری فرما اور مجھے بلند و بالا مجلس والوں میں شامل فرما۔

(۶) یا یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ (بزاز و مصنف ابن ابی شیبہ عن حفصہؓ)

اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچائیو، جس دن تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائے گا۔

سنن ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی میں ہے کہ اس دعا کو تین بار پڑھے۔

(۷) یا یہ پڑھے۔

بِاسْمِكَ رَبِّيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ (مسند احمد عن ابن عمرؓ)

اے میرے رب میں تیرا نام لے کر سوتا ہوں لہٰذا تو میرے گناہ معاف فرمادے۔

اور بعض روایات میں یہ دعا اس طرح وارد ہوتی ہے۔

بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ (ابن ابی شیبہ عن ابن عمر)

اے رب میرے تیرا نام لے کر میں نے اپنا پہلو رکھا پس تو مجھے بخش دے۔

(۸) یا یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی — اے اللہ! میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں
بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن حذیفہؓ)

(۹) نیز سونے سے پہلے سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمدللہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھے[1]
(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، عن علیؓ)

---

[1] یہ تسبیحات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو سوتے وقت پڑھنے کے لیے بتائی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خانگی کام کاج کے پیش نظر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادم طلب کرنے کا ارادہ کیا۔ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو وہاں کچھ لوگوں کو باتوں میں مشغول پایا لہٰذا واپس چلی آئیں۔ دوسرے دن آپ خود ان کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ کل تم کس ضرورت سے آئی تھیں۔ آپ نے دو مرتبہ دریافت فرمایا۔ وہ دونوں مرتبہ خاموش رہیں۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! صورت حال میں عرض کرتا ہوں، ان کو چکی پیسنی پڑتی ہے جس کی وجہ سے ان کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے ہیں اور مشکیزہ بھر کر لاتی ہیں جس کی وجہ سے ان کے سینہ میں نشان پڑ گیا ہے گھر میں جھاڑو دیتی ہیں جس سے ان کے کپڑے غبارآلود ہو جاتے ہیں اور ہانڈی کے نیچے آگ جلاتی ہیں جس سے ان کے کپڑے کالے ہو جاتے ہیں۔ ہمیں یہ خبر ملی تھی کہ آپ کے پاس کچھ غلام باندی آئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ سے ایک خادم طلب کریں۔ یہ اسی ضرورت کے پیش نظر حاضر ہوئی تھیں آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں جو تم نے طلب کیا ہے؟ جب تم (سونے کے لئے) لیٹ جاؤ تو ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے (سنن ابی داؤد، باب فی التسبیح عند النوم۔

صحیح مسلم میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نمازوں کے بعد پڑھنے کے لیے بھی یہ چیزیں ان دونوں حضرات کو بتائی تھیں۔ حضرت علیؓ نے اس کی بہت زیادہ پابندی کی حتیٰ کہ جنگ صفین کی رات میں بھی ان کو پڑھا۔ فرماتے ہیں کہ میں شروع رات میں بھول گیا۔ رات کے پچھلے حصہ میں یاد آیا تو پڑھ لیا (سنن ابوداؤد)۔

بزرگوں نے بتایا ہے کہ سوتے وقت ان تسبیحات کا پڑھنا دن بھر (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱۰) اور سوتے وقت یہ عمل بھی کرے کہ دونوں ہاتھ ملائے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر ان میں دم کرے پھر جہاں تک ہو سکے انہیں جسم پر پھیرے اور سر اور منہ اور بدن کے سامنے کے حصے سے شروع کرے۔ اس طرح تین مرتبہ کرے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ عمل کرتے تھے۔ (بخاری، نسائی، ابن ابی شیبہ، عن علیؓ)

(۱۱) اور آیت الکرسی بھی پڑھے۔ (بخاری، نسائی، ابن ابی شیبہ، عن علی رضی اللہ عنہ)

(۱۲) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن انسؓ)

یہ تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمارے کاموں کی کفایت فرمائی اور ٹھکانہ دیا۔ پس کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کا نہ کوئی معین و مددگار ہے، نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا ہے۔

(۱۳) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابو عوانہ، حاکم عن عمر رضی اللہ عنہم)

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے میرے سب کاموں کی کفایت فرمائی اور مجھے ٹھکانہ دیا اور مجھے کھلایا اور پلایا اور مجھ پر احسان فرمایا اور فضل فرمایا اور مجھے دیا اور خوب دیا ہر حال میں، سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اے اللہ! ہر چیز کے پالنے والے اور ہر چیز کے مالک اور ہر شے کے معبود میں دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کی تھکن دور کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے سات کو ان کے پڑھنے کے بعد تھکن دور ہو جانا مجرب ہے۔

(۱۴) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَالْمَلٰئِکَۃُ یَشْھَدُوْنَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْٓءً اَوْ اَجُرَّہٗ اِلٰی مُسْلِمٍ۔

(احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرؓ)

اے اللہ! آسمان و زمین کے پالنے والے حاضر و غائب کے جاننے والے تو ہی ہر چیز کا رب ہے میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور ملائکہ بھی گواہی دیتے ہیں۔ شیطان سے اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے نفس پر کوئی برائی کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ کرلے جاؤں۔

(۱۵) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَہٗ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَشَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان حاکم، ابن ابی شیبہ، عن ابی بکرؓ)

اے اللہ! آسمان و زمین کے پیدا فرمانے والے حاضر و غائب کے جاننے والے، ہر چیز کے پروردگار! میں اپنے نفس کی برائی اور شیطان کے شر اور اس کے شرک[۱] سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۶) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ

اے اللہ! تو نے ہی میری جان کو پیدا فرمایا ہے۔

---

[۱] محدثین نے فرمایا ہے کہ حدیث میں جو شِرْکِہٖ ہے اس کو دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے شِرْکِہٖ اور شَرَکِہٖ اول کے معنی ہیں اس کے شرک کرنے سے یا شرک کرانے سے اور دوسرے کے معنی ہیں اس کے جال سے یعنی اس کے مکر و فریب سے

تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ.

(مسلم، نسائی، عن عمرؓ)

تو ہی اسے موت دے گا۔ تیرے ہی لئے اس کا مرنا جینا ہے۔ اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما اور اگر تو اسے موت دے تو اسے بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۷) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ. اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ط

(ابو داؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ عن علیؓ)

اے اللہ! میں ہر اس چیز کی برائی سے جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔ تیری کریم ذات اور تیرے کلماتِ تامہ کا واسطہ دے کر تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں، اے اللہ! تو ہی تاوان اور گناہ کو دور فرماتا ہے۔ اللہ! تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا۔ تیرا وعدہ کبھی غلط نہیں ہوتا اور تیرے قہر سے دولت مندی فائدہ نہیں دے سکتی تیری ہی ذات پاک ہے اور قابل حمد ہے۔

(۱۸) اور تین مرتبہ یہ استغفار بھی پڑھے۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ.

میں اللہ سے مغفرت کا طلب گار ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

(۱۹) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.
(ابن حبان موقوفاً النسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی طرف سے میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۲۰) اور لیٹے لیٹے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ.

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار! عرش عظیم کے مالک اور ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار دانہ اور گٹھلی کے پھاڑنے والے (اُگانے والے) توراۃ انجیل اور قرآن کے نازل فرمانے والے میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔ اے اللہ! تو (سب سے) پہلے ہے پس تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو ہی (سب سے) آخر میں ہے۔ پس تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی (سب سے) ظاہر ہے پس تیرے اوپر کچھ نہیں اور تو چھپا ہوا ہے پس تیرے پرے کچھ نہیں۔ میرا قرض ادا فرما اور مفلسی دور کر کے مجھے غنی کر دے۔

(مسلم، سنن اربعہ، ابن ابی شیبہ، ابو یعلیٰ عن عائشہؓ)

(۲۱) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ

... اللہ کا نام لے کر سوتا ہوں۔ اے اللہ!

إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ۔	میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور تیری طرف اپنا رخ کیا اور تجھی کو اپنا کام سونپا اور میں نے تیرا ہی سہارا لیا۔ تیری نعمتوں کی رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور جائے نجات نہیں ہے۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے رسول کو میں نے مانا جسے تو نے بھیجا ہے

یہ دعا صحاح ستہ میں ہے البتہ لفظ بسم اللہ اس کے اول میں صرف نسائی کی روایت میں ہے جس کی طرف مصنفؒ نے اشارہ فرمایا۔ یہ دعا حضرت براء بن عازب رضؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اور آپ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ اس کو پڑھ کر سو جاؤ گے، پھر اس رات میں مر جاؤ گے تو دینِ فطرت پر تمہاری موت آئے گی اور اگر صبح کو زندہ اٹھو گے تو تمہیں بڑی خیر ملے گی۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بیداری کے آخری کلمات ہونے چاہئیں۔ (یعنی اس دعا کو پڑھ کر کسی سے بات نہ کرے)

(۲۲) اور سورہ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ بھی پڑھے (طبرانی فی الکبیر)

پھر اس کو ختم کر کے سو جائے[1]

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حاکم، حاکم، ابن ابی شیبہ، عن فروۃ بن نوفل رضؓ)

(۲۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ سونے سے پہلے مُسبّحات پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے (ابوداؤد،

---

[1] حضرت فروہ بن نوفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی چیز بتلایئے جسے میں اپنے بستر پر پہنچ کر پڑھا کروں۔ آپؐ نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھا کرو کیونکہ اس میں شرک سے بیزاری ہے۔ (مشکوٰۃ عن الترمذی وابی داؤد والدارمی)

ترمذی، نسائی عن العرباض بن ساریہؓ،
اور مُسبّحات یہ سورتیں ہیں۔ سورۃ حدید، سورۃ حشر، سورۃ صف، سورۃ جمعہ، سورۃ تغابن اور سورۃ اعلیٰ (نسائی عن معاویہؓ بن صالحؓ، وہو موقوف۔

(۲۴) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورۃ الم سجدہ اور سورۃ ملک نہ پڑھ لیتے تھے۔ (نسائی، ترمذی، ابن ابی شیبہ، حاکم عن جابرؓ)

(۲۵) نیز اس وقت تک آپ نہ سوتے تھے جب تک سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر نہ پڑھ لیتے تھے (ترمذی، نسائی، حاکم عن عائشہؓ)

(۲۶) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سمجھ دار آدمی سورۃ بقرہ کی تین آیات پڑھنے سے پہلے سو جائے۔ یہ حدیث موقوف ہے اور صحیح ہے[1]۔

(۲۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو نے بستر پر اپنا پہلو رکھا اور سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ لی تو موت کے علاوہ ہر چیز سے امن میں ہوگیا۔
(بزار عن انسؓ)

(۲۸) اور فرمایا کہ جو شخص اپنے بستر پر ٹھکانہ پکڑلے پھر اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کوئی سورت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو ہر تکلیف دہ چیز سے اس کے بیدار ہونے تک اس کی حفاظت کرتا ہے خواہ وہ کسی وقت بھی نیند سے بیدار ہو (احمد عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

(۲۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان سونے کے لیے بستر پر آتا ہے تو فوراً فرشتہ اور شیطان اس کے پاس آتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے اپنی بیداری والے وقت کو بھلائی پر ختم کر اور شیطان کہتا ہے اسے برائی پر ختم کر۔

---

[1] مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے صرف یہ بتایا ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔ کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا علامہ نووی کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں کہ اس کی روایت حافظ ابوبکر بن داؤد نے کی ہے اور اسکی سند صحیح ہے جو علیٰ شرط البخاری ومسلم ہے۔

پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سویا تو فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا ہے
بقیہ حدیث[1] (انشاء اللہ تعالیٰ) آئندہ آئے گی۔ (نسائی، ابن حبان، حاکم، ابو یعلیٰ عن جابرؓ)

خواب کے آداب اور دعائیں

(۳۰) جب خواب میں محبوب چیز دیکھے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس کو بیان کر دے۔ (بخاری، مسلم، نسائی، عن ابی سعیدؓ)

اور دوست کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرے[2]۔ (بخاری، مسلم، عن ابی قتادہؓ)

(۳۱) اور جب خواب میں ناپسندیدہ یعنی ناگوار اور بری بات دیکھے تو تھتکار دے۔

(بخاری، مسلم عن ابی قتادہؓ)

یا تھوک دے (مسلم عن ابی قتادہؓ)

یا اس طرح تھتکار دے کہ منہ کی ہوا کے ساتھ تھوک کے کچھ ذرات نکل جائیں۔

(صحاح ستہ عن ابی قتادہؓ)

(۳۲) اور شیطان اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے[3]

(صحاح ستہ عن ابی سعید ابی قتادہؓ)

اور یہ عمل یعنی پناہ مانگنے کا کام تین بار کرے۔

(صحاح ستہ عن ابی سعید و ابی قتادہ رضی اللہ عنہم)

(۳۳) اور کسی سے اس خواب کا تذکرہ نہ کرے (بخاری، مسلم، ابی داؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی سعیدؓ)

---

[1] اس حدیث کا بقیہ سو کر اٹھنے کی وہ دعا ہے جو متن میں چند سطروں کے بعد آ رہی ہے یعنی الحمد للہ الذی رد الی نفسی الخ

[2] کیونکہ جب دوست اسے سنے گا تو اچھی تعبیر دے گا اور دشمن ایسی تعبیر دے گا جو بری ہو گی اور عموماً پہلی تعبیر کے موافق ہو جاتا ہے۔

[3] مثلاً یہ الفاظ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا۔

ترجمہ: "میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کے شر سے" اس کو تین بار کہے۔

ایسا عمل کرنے سے انشاء اللہ وہ خواب نقصان نہ دے گا (صحاح ستہ عن ابی قتادہؓ)
(۳۴) اور جس کروٹ پر ہے اس کو بدل دے (مسلم عن جابرؓ)
(۳۵) یا اٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ (بخاری عن ابی ہریرہؓ)

خواب میں ڈر جانے اور گھبراہٹ ہو جانے اور نیند اُچٹ ہو جانے کی دُعائیں

جس وقت خواب میں ڈرے یا گھبرائے یا نیند اُچٹ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے۔

(۱) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے میں اللہ کے غضب سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ اپنے سمجھ دار بچوں کو تو یہ دعا سکھا دیتے تھے اور ناسمجھ بچوں کے لئے اس کو کاغذ پر لکھ کر ان کی گردن میں ڈال دیتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم، عن عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ)

(۲) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَایُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَفِتَنِ النَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ

میں اللہ کے پورے کلمات کی جن سے نہ نیک تجاوز کر سکتا ہے نہ بد، پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو آسمان پر چڑھتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کی برائی سے اور رات اور دن میں آنے والوں کے شر سے سوائے اس کے

بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ؕ — آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے اے رحمٰن۔
(طبرانی فی الکبیر، عن خالد رضی اللہ عنہ بن الولید)

بے خوابی ہو تو یہ پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَوْ اَنْ يَطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ۔
(طبرانی فی الاوسط، ابن ابی شیبہ، عن خالد بن الولید رضی اللہ عنہ)

اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ہر اس مخلوق کے پروردگار جس پر وہ سات آسمان سایہ فگن ہیں اور ساتوں زمینوں اور ہر اس مخلوق کے پروردگار جس کو وہ زمینیں اٹھائے ہوئے ہیں اور تمام شیطانوں اور ان لوگوں کے پروردگار جن کو شیاطین نے گمراہ کیا ہے تو اپنی تمام مخلوق کے شر سے میرا محافظ اور پناہ دینے والا بن جا، تاکہ ان میں سے کوئی مجھ پر ظلم و زیادتی نہ کرے۔ تیرا پناہ دیا ہوا (شخص) ہی غالب اور محفوظ رہتا ہے اور تیرا نام بابرکت ہے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَاَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ ؕ (ابن السنی، عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)

اے اللہ! ستارے دور چلے گئے اور آنکھوں نے آرام لیا اور تو زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے۔ تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے اے زندہ اور قائم رکھنے والے اس رات کو مجھے آرام دے اور میری آنکھوں کو سلادے۔

جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے میری جان واپس لوٹا دی اور مجھے سوتے میں موت نہ دی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۚ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

سب تعریف ہے اللہ کے لئے جس نے آسمان وزمین کو جگہ سے ہٹ جانے سے روک رکھا ہے۔ اگر اس کی مشیت سے وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو اس کے سوا کوئی نہیں جو ان کو روکے بے شک وہ بہت بردبار اور بڑا ہی درگزر کرنے والا ہے۔ سب تعریف ہے اللہ کے لئے جو آسمان کو اپنی بلا اجازت زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ آدمیوں پر بڑی شفقت رکھنے والا بہت مہربان ہے

(نسائی، ابن حبان، حاکم، ابویعلیٰ عن جابر رضی اللہ عنہ)

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

سب تعریف ہے اللہ کے لیے جو مُردوں کو جلاتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ)

(۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ؕ

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد جلایا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

(بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

(۴) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْۢبِیْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ ؕ اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ؕ

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرا کوئی شریک نہیں تیری ہی ذات پاک ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں اور تیری رحمت طلب کرتا ہوں اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم نصیب فرما اور مجھے راہِ راست پر لانے کے بعد میرے دل کو کجی والا نہ بنا اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ کچھ شک نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

(۵) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ط
(نسائی، ابن حبان، حاکم، عن عائشہؓ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ایک ہے غالب ہے وہی آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور ان چیزوں کا رب ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان میں ہیں اور وہ زبردست اور بڑا مغفرت فرمانے والا ہے۔

(۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے رات کو جاگے اور یہ پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اللہ ہی کی ذات پاک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے۔ گناہ سے بچنے کی اور نیکی پر لگنے کی طاقت وقوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ کہے یا یوں فرمایا کہ مذکورہ کلمات پڑھ کر دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

(بخاری، سنن اربعہ عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ)

(۷) جب رات کو کسی وقت آنکھ کھلے اور حرکت کرتے ہوئے دس مرتبہ بسم اللہ اور دس مرتبہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ[1] کہے۔

---

[1] میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے ان طاقتوں کا انکار کیا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرکشی کرنے والی ہیں۔

تو جو شخص اس پر عمل کرے گا وہ ہر اس چیز سے محفوظ رہے گا جس سے ڈرتا ہے اور
کوئی گناہ آئندہ رات کا اسی طرح کا موقعہ آنے تک اسے ہلاک نہ کر سکے گا۔

(طبرانی فی الاوسط، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

(۸) جب رات کو اپنے بستر سے اٹھے اور پھر دوبارہ بستر پر جائے تو اپنی لنگی کے کنارے
سے تین بار اسے جھاڑ دے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے بستر پر کیا چیز آکر گزر گئی۔
اور جب لیٹے تو یوں کہے۔

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ ط

(ترمذی، ابن السنی، عن ابی ہریرۃؓ)

اے اللہ! میں نے تیرا نام لے کر اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی مدد سے اس کو اٹھاؤں گا۔ اگر تو (سوتے میں) میری جان روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر واپس لوٹا دے تو اس کی ایسی حفاظت فرمانا جیسی تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

پاخانہ میں آنے جانے کی دعائیں

پس جب تہجد کے لئے[1] کھڑا ہو پس۔

اگر پاخانہ میں داخل ہونے لگو تو۔

(۱) (پاخانہ سے باہر ہی) بسم اللہ کہے[2]۔ (ابن ابی شیبہ، ابن السنی عن علیؓ)

---

[1] جب بھی پاخانہ میں آئے جائے یہ دعائیں پڑھے۔ تہجد کے وقت کا ذکر مصنف کے کلام میں اتفاقی طور پر آگیا ہے۔ ۱۲

[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرم کی جگہوں کے درمیان یہ چیز آڑ بن جاتی ہے کہ جب ان میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو بسم اللہ کہے (سنن ترمذی، قبیل ابواب الزکوٰۃ)

(۲) اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(صحاح ستہ، ابن ابی شیبہ، عن انسؓ)

(۳) اور جب پاخانہ سے نکلے تو یہ کہے۔

غُفْرَانَکَ[2] (ابن حبان، سنن اربعہ، ابن ابی شیبہ، عن عائشہؓ)

(۴) اور یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (نسائی، ابن السنی، عن ابی ذرؓ وعند ابن ابی شیبہ موقوف علیہ) سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے آرام دیا۔

وضو کی دُعائیں

(۱) جب وضو کرے تو "بسم اللہ" پڑھے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہؓ وعن سعید بن زیدؓ)

(۲) پھر یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ (نسائی، ابن السنی عن ابی موسیٰؓ) اے اللہ! تو میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت دے۔

اور جب وضو سے فارغ ہو تو آسمان کی طرف نظر اٹھائے اور یہ پڑھے۔

---

[1] سنن ابوداؤد میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان پاخانوں میں شیاطین موجود رہتے ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ میں جانے لگے تو یوں کہے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۱۲

[2] اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

(ابوداؤد، نسائی، عن عقبہؓ)

(۳) اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں ۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن شیبہ، ابن سنی عن عمرؓ)

اس کو تین بار پڑھے ۔ (ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن سنی عن عمرؓ)

اور سنن ترمذی میں اس کلمہ کے ساتھ یہ دعا بھی مروی ہے ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط

(ترمذی عن عمرؓ)

اے اللہ! تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما دے ۔

وضو کے بعد ذیل کی دعا پڑھنا بھی مروی ہے ۔

(۴) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔

میں گواہی دیتا ہوں اے اللہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں ۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدریؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے وضو کیا اور یہ دعا پڑھی۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔

اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں ۔

تو یہ الفاظ اس کے لیے ایک پرچہ پر لکھ کر مہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک لگی رہے گی اور اس دن سے پہلے توڑی نہیں جائے گی ۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدریؓ)

نمازِ تہجّد کی فضیلت اور دُعائیں

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض نماز کے بعد افضل وہ نماز ہے جو رات کے درمیان پڑھی جائے۔

(۲) اور ایک حدیث میں ہے کہ نماز فرض کے علاوہ آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو اپنے گھر میں پڑھے (بخاری، مسلم، عن زید بن ثابت رضؓ)

(۳) رات کی نماز دو رکعت ہے (بخاری و مسلم عن ابن عمر رضؓ) اور مسند احمد کی روایت میں ہے کہ رات اور دن کی نماز دو رکعت ہے۔

(۴) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجّد کے لئے اٹھتے تھے تو یہ دُعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَّالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ

اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا سنبھالنے والا ہے اور اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے اور تو ہی آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا بادشاہ ہے اور اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے سب کا روشن کرنے والا ہے اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے۔ تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تجھ سے ملنا برحق ہے تیرا فرمان برحق ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے اور سارے انبیاء علیہم السلام حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ!

أَنْتَ رَبُّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ أَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

صحاح ستہ ابوعوانہ عن ابن عباسؓ)

میں نے تیرے آگے گردن جھکادی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پہ بھروسہ کیا اور میں تیری طرف رجوع ہوا اور تیری ہی طاقت اور بل بوتہ پر جھگڑا کرتا ہوں اور تیری ہی طرف فریاد کرتا ہوں تو ہی ہمارا پروردگار ہے اور تیرے ہی پاس ہمیں لوٹ کر جانا ہے لہٰذا تو مجھے بخش دے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا اور جو کچھ پوشیدہ کیا اور جو کچھ اعلانیہ کیا اور اس کو بھی بخش دے جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے۔ تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہ سے بچنے کی اور نیکی پر لگنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

اور اس موقع پر یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

(۵) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط

(ترمذی عن ربیعۃ بن کعب الاسلمیؓ)

خدا تعالیٰ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔ ہر طرح کی تعریف کا اللہ تعالیٰ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۶) اور یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

ابوداؤد، نسائی، عن ربیعہ بن کعب الاسلمیؓ)

پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کی حمد بیان کرتا ہوں۔

(۷) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی تہائی رات باقی رہ جانے پر اٹھ کر بیٹھتے تو آسمان کی طرف دیکھتے اور سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتیں اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے ختم سورۃ تک پڑھتے۔ پھر کھڑے ہوتے، وضو فرماتے اور مسواک کرتے۔ پھر (بشمول وتر) گیارہ رکعت نماز پڑھتے۔ پھر جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کی اذان دے دیتے تو آپؐ دو رکعت (سنت فجر) پڑھتے اور (مسجد میں) تشریف لے جاتے، پھر نماز فجر ادا

فرماتے (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

(۸) اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (بشمول وتر) تیرہ[1] رکعت نماز پڑھتے ان میں پانچ رکعت وتر کی پڑھتے تھے جن میں آخری رکعت کے سوا کسی رکعت میں نہیں بیٹھتے تھے۔ (بخاری، مسلم، عن عائشہؓ)

(۹) اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھتے تھے (جن میں) ایک رکعت وتر پڑھتے تھے (بخاری، مسلم، عن عائشہؓ)

اور جب آپ نماز تہجّد کے لئے کھڑے ہوتے تو

(۱) دس بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہتے تھے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن حبان، عن عائشہؓ)

(۲) اور یہ بھی پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ۔

اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت دے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، عن عائشہؓ)

صحیح ابن حبان میں ہے کہ مذکورہ بالا دعا بھی دس بار پڑھتے تھے۔

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

(۳) اور یہ دعا بھی پڑھتے تھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ضِیْقِ الْمُقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں قیامت کے دن مقام کی تنگی سے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ عن عائشہؓ)

---

[1] وتروں کی تعداد کے بارے میں آئندہ حاشیہ ملاحظہ فرمائیے۔

صحیح ابن حبان میں ہے کہ مذکورہ بالا دعا کو بھی دس بار پڑھتے تھے۔

اور جب آپ نماز تہجّد شروع فرماتے

تو یہ دعا پڑھتے تھے :۔

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

اے اللہ! جبرائیلؑ و میکائیل و اسرافیل کے پروردگار تمام آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے غائب و حاضر کو جاننے والے آپ ہی اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کا فیصلہ فرمائیں گے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اے اللہ! تو مجھے اپنے اذن سے حق کی جانب رہنمائی فرما ان چیزوں میں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہی جسے چاہیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرماتے ہیں۔

(مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان، عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وتر نماز پڑھنے کا طریقہ

(۱) اور جب تین رکعت نماز وتر پڑھے تو پہلی رکعت میں سورت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھے اور دوسری رکعت میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن السنی، عن کعب بن مالکؓ)

اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد کے بعد معوذتین (سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھنا بھی مروی ہے۔ (ابوداؤد، احمد، ابن ماجہ، ترمذی، ابن حبان، عن عائشہؓ)

(۲) اور وتر کی پہلی رکعت پر سلام پھیر کر تیسری رکعت کو علیحدہ کرے۔ اس طرح سلام

کر کے کہ) لوگ سن لیں (احمد)

(۳) یا درمیان میں سلام نہ پھیرے (بلکہ) ان تینوں رکعتوں کے آخر ہی میں سلام پھیرے (ابن سنی، عن عبدالرحمٰنؓ بن ابزی)

(۴) یا ایک وتر پڑھے (بخاری، مسلم عن عائشہؓ و ابن عمرؓ)

(۵) یا پانچ یا سات رکعت وتر پڑھے (دارقطنی، بیہقی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

(۶) یا نو یا گیارہ یا اس سے بھی زیادہ پڑھے[1] بیہقی، عن ابی ہریرہؓ)

---

[1] نمازِ وتر پڑھنے کے بہت سے طریقے احادیثِ شریفہ میں وارد ہوئے ہیں۔ اسی وجہ سے حضرات ائمہ مجتہدین میں اختلاف ہوا ہے۔ حنفیہ کی تحقیق یہ ہے کہ پہلے وتر کی رکعتوں کی تعداد طے شدہ نہیں تھی کمی بیشی کا اختیار تھا مگر طاق ہونا ضروری تھا۔ بعد میں تین رکعت پڑھنا متعین ہو گیا۔ حنفیہ کے نزدیک رکوع سے پہلے وتروں میں دعا قنوت ہمیشہ بارہ مہینے پڑھی جاتی ہے۔ ان کا مذہب ہے کہ دوسری رکعت میں تشہد پڑھ کر اٹھ جائے اور آخر میں تیسری رکعت پر سلام پھیرے۔

جن روایات میں ایک رکعت نمازِ وتر پڑھنا وارد ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے سے جو نمازِ نفل کی نیت باندھ رکھی تھی اس میں ایک رکعت اور ملا کر تینوں رکعتوں کو وتر بنا لیا۔ حضرت عبداللہؓ ابن عمر رضی اللہ عنہ تین رکعت نمازِ وتر اس طرح پڑھتے تھے کہ دو رکعت پر سلام پھیر کر کھڑے ہو جاتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تین رکعت نمازِ وتر اس طرح پڑھتے تھے کہ درمیان میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔ حضرت حسن بصریؒ سے عرض کیا گیا کہ ابن عمر وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے باپ حضرت عمرؓ تینوں رکعت ایک ہی سلام سے پڑھتے تھے اور وہ ابن عمر سے زیادہ فقیہ تھے۔

حنفیہ جس طرح نمازِ وتر پڑھتے ہیں حافظ ابن حزم نے المحلیٰ میں اس کو بھی صحیح بتایا ہے اور شوافع کے ہاں بھی تین رکعت نمازِ وتر حنفیہ کے مذہب کے مطابق صحیح ہو جاتی ہے بلکہ علامہ نووی نے شرح المہذب میں لکھا ہے کہ جب کوئی شخص وتروں کی نماز پڑھائے تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ حنفیہ کے مذہب کے مطابق تین رکعت پڑھائے۔ جو لوگ حنفیہ کے مطابق وتر پڑھنے کو غیر ثابت کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

وتروں کی تیسری رکعت میں قنوت پڑھنا

اور وتروں کی تیسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھا کر دعائے قنوت پڑھے۔[1]
(مستدرک، حاکم، عن الحسن بن علیؓ)

(۱) ایک قنوت یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ[2]

اے اللہ! جن لوگوں کو تونے ہدایت دی ہے ان (کے زمرہ میں) تو مجھے بھی ہدایت دے اور جن لوگوں کو تونے عافیت دی ہے ان (کے زمرہ) میں (دنیا و آخرت کی) مجھے بھی عافیت دے اور جن لوگوں کا تو ولی (کارساز) بنا ہے ان (کے زمرہ) میں تو میرا بھی ولی (کارساز) بن جا اور جو کچھ تونے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں مجھے برکت دے اور جو تونے میرے لئے مقدر کیا ہے اس کے شر سے مجھے بچا اس لئے کہ بے شک تیرا ہی حکم (سب پر) چلتا ہے اور تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا۔ جس کا تو والی (مددگار) بن گیا وہ کبھی ذلیل نہ ہوگا اور جس کو تونے اپنا دشمن قرار دے دیا وہ کبھی عزت نہیں پاتا۔ تو ہی برکت والا ہے اے ہمارے پروردگار! اور تو ہی (سب سے) بلند و برتر ہے ہم تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں اور تیرے سامنے توبہ کرتے ہیں اور اللہ رحمت نازل فرمائے ہمارے نبیؐ پر۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
اے اللہ! تو ہماری اور تمام مومن مردوں اور مومن

---

[1] شوافع کا یہی مذہب ہے کہ رکوع سے سر اٹھا کر قومہ میں قنوت وتر پڑھی جائے جس طرح قنوت نازلہ پڑھی جاتی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی جاتی ہے جس کے دلائل ان کی کتب میں لکھے ہیں۔ [2] سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ ۱۲۔

وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ ۔ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ط

عورتوں اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت فرمادے اور ان کے دلوں میں باہمی محبت و الفت پیدا کردے اور ان کے باہمی تعلقات درست فرمادے اور اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد فرما۔ اے اللہ! ان کافروں پر جو تیرے راستہ سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے دوستوں (مسلمانوں) سے لڑتے ہیں ان پر تو لعنت فرما۔ اے اللہ! تو ان کے درمیان پھوٹ ڈال دے اور ان کے قدموں کو ڈگمگا دے اور ان پر تو اپنا وہ عذاب نازل فرما جسے تو مجرم قوموں سے روکتا ہی نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ ط

(ابن ابی شیبہ، موقوفاً علی ابن مسعود رضؓ، سنن الکبریٰ موقوفاً علی عمر رضؓ)

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا ہے اور بہت مہربان ہے اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تیری ناشکری سے بچتے ہیں۔ ہم اس شخص کو چھوڑتے ہیں اور ترک کرتے ہیں جو تیری نافرمانی کرے گا۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور جھپٹتے ہیں اور آپ کے یقینی عذاب سے ڈرتے ہیں آپ کی رحمت کے امیدوار ہیں بلاشبہ آپ کا یقینی عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔

اور جب وتروں کا سلام پھیرے

(۱) تو تین بار پڑھے۔

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ؕ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بادشاہ ہے بہت زیادہ پاک ہے۔

تیسری بار آواز بلند کرے اور اَلْقُدُّوْس کی دال کو دراز کرے۔

(نسائی، ابی داؤد، ابن ابی شیبہ، دارقطنی، عن ابی بن کعبؓ)

اور بعض روایات میں مذکورہ بالا دعا میں رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ؕ کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں (دارقطنی)

(۲) اور وتروں کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ عَقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ۰ (سنن اربعہ طبرانی فی الاوسط ابن ابی شیبہ عن علیؓ)

اے اللہ! آپ کی رضا کے واسطے سے آپ کی ناراضگی سے اور آپ کی معافی کے واسطے سے آپ کی سزا سے میں پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی بھیجی ہوئی مصیبتوں اور عذابوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں آپ کی ایسی تعریف نہیں کر سکتا جیسی خود آپ نے اپنی تعریف فرمائی۔

فجر کی سنتوں میں قرآت اور بعد کی دعا

(۱) اور جو فجر کی سنتیں پڑھے تو پہلی رکعت میں سورۃ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔

(مسلم، ابن حبان، عن ابی ہریرہؓ)

اور مسلم کی ایک روایت میں فجر کی سنتوں کی قرأت کے بارے میں یوں بھی وارد ہوا ہے کہ پہلی رکعت میں (سورۃ بقرہ کے سولھویں رکوع میں)

آیت[۱] قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ سے لے کر وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ تک پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ آل عمران (کے ساتویں رکوع) کی آیت[۲] قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ سے بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ تک (مسلم عن ابن عباسؓ)

(۲) فجر کی سنتوں سے فارغ ہو کر بیٹھے بیٹھے تین بار یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبۡرَئِيۡلَ وَمِيۡكَائِيۡلَ وَاِسۡرَافِيۡلَ وَمُحَمَّدٍ اِۨلنَّبِيِّ	اے اللہ! جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل اور محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رب! میں

---

[۱] پوری آیت یوں ہے:

قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَمَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى وَعِيۡسٰى وَمَاۤ اُوۡتِىَ النَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ط

تم کہو ہم اللہ پر اور ان چیزوں پر ایمان لائے جو ہماری جانب نازل کی گئی ہیں اور ان چیزوں پر جو ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاقؑ و یعقوبؑ و اسباط پر اور ان پر بھی جو موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور انبیاء کو اپنے پروردگار کی جانب سے دی گئیں۔ ہم ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور ہم تو صرف اسی کے تابعدار ہیں۔

[۲] پوری آیت یوں ہے:

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشۡرِكَ بِهٖ شَيۡــًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ۔

آپ فرما دیجئے اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی جانب آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مساوی ہے وہ یہ کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ ذرہ برابر شرک کریں اور نہ ہم اللہ کے علاوہ ایک دوسرے کو رب بنائیں اگر وہ انکار کر دیں تو تم کہہ دو گواہ ہو جاؤ ہم اللہ کے تابعدار ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ ۔ آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں ،

(حاکم، ابن سنی، سنن کبریٰ، بیہقی، عن اسامہ بن عمیر)

پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جائے[1] (ابوداؤد، ترمذی، عن ابی ہریرہؓ)

گھر سے باہر جانے کی دُعا

(۱) اور جب اپنے گھر سے نکلے تو یہ پڑھا کرے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ۔ میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں ۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن ام سلمہؓ)

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ يُظْلَمَ عَلَيْنَا اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا ۔ اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہمارے قدم ڈگمگائیں یا کوئی ہمارے قدم ڈگمگادے یا ہم بے راہ ہو جائیں یا ہم ظلم کریں یا ہم پر کوئی ظلم کرے یا ہم جہالت کا کام کریں یا ہمارے ساتھ کوئی جہالت کا برتاؤ کرے ۔

(سنن اربعہ، حاکم، ابن سنی عن ام سلمہؓ)

---

[1] حضرات شوافع اس حدیث پر عمل کرتے ہیں اور فجر کی سنتوں کے بعد ذرا سا لیٹ جاتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک یہ لیٹنا شب بیداری کی تھکان کے باعث تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی لیٹ جاتے تھے اور دوسروں کو بھی لیٹنے کا حکم فرمایا۔ اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ آپ ہمیشہ اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ۔

اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ ۔ جب آپ صبح کی دو سنتیں پڑھ لیتے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے بات فرماتے ورنہ لیٹ جاتے ۔

یہ لیٹنا آرام کی خاطر تھا کوئی مستقل سنت نہ تھی ۔

(۳) بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَلتُّکْلَانُ عَلَی اللّٰهِ۔

میں اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) طاقت و قوت اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے (اور) اللہ تعالیٰ ہی پر (ہمارا) بھروسہ ہے۔

(حاکم، ابن ماجہ، ابن سنی، عن ابی ہریرۃ رضؓ)

(۴) بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلا، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔ طاقت و قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابن سنی عن انس رضؓ)

(۵) حضرت ام سلمہ رضؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ ضرور پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں بھٹک جاؤں یا بھٹکا دیا جاؤں یا لغزش کھاؤں یا پھسلایا جاؤں یا ظلم کروں یا مظلوم بنوں یا جہالت برتوں یا میرے ساتھ جہالت برتی جائے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، عن ام سلمہ رضؓ)

نماز فجر کے لئے گھر سے نکلے

تو راستہ میں یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا۔

اے اللہ! میرے دل میں میری بینائی اور شنوائی میں نور کر دے اور میری داہنی اور بائیں طرف نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لئے نور مقرر کر دے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابن عباس رضؓ)

وَفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ

اور میرے پٹھوں میں اور میرے گوشت میں

نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا۔

اور میرے خون میں اور میرے بالوں میں اور میری کھال میں نور کر دے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ط

اور میری زبان میں نور کر دے اور میری جان میں نور کر دے اور مجھے نور عظیم عطا فرما۔

(مسلم عن ابن عباسؓ)

وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا ط

"اور مجھے نور مجسّم بنا دے"

(نسائی، حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہم)

(۲) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا۔

اے اللہ میرے دل میں اور میری زبان میں نور کر دے اور میری شنوائی اور بینائی میں نور کر دے اور میرے پیچھے اور میرے آگے اور میرے اوپر اور میرے نیچے نور کر دے اور مجھے نور عطا فرما دے

(مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں

(۱) جب مسجد میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط

میں عظمت والے اللہ کی اور اس کی کریم ذات کی اور اس کی لازوال سلطنت کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔

(ابوداؤد عن عبداللہ بن عاصؓ)

(۲) اور جب مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے (ابوداؤد)

نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن سنی عن ابی ہریرہؓ)

(۲) اور یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ — اے اللہ! میرے لیے تو اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن سنی عن ابی ہریرہؓ)

(۳) یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ۔ — اے اللہ! ہمارے لیے تو اپنی رحمت کے دروازے کھول اور ہم پر اپنے رزق کے دروازے آسان فرما۔

(ابن ماجہ، ابوعوانہ، عن ابی حمیدؓ)

(۴) یا یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ — میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اور اللہ کے رسول پر سلام ہو اور میں رسول اللہ کی سنت پر قائم ہوں۔

(ابن ماجہ، ترمذی، ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ عن فاطمۃ الکبریٰؓ)

(۵) یا یہ درود پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ (ابن خزیمہ عن فاطمۃ الکبریٰؓ) — اے اللہ! درود بھیج محمدؐ پر اور آلِ محمد پر (صلی اللہ علیہ وسلم)

پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ — اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(ابن ماجہ، ترمذی، ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ، عن فاطمۃ الکبریٰؓ)

مسجد میں داخل ہو کر یہ پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ — سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں

اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ط (رحاکم موقوفاً علی ابن عباسؓ)

مسجد سے نکلنے کی دعا

(۱) جب مسجد سے نکلے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط — اے اللہ مجھے شیطان مردود سے محفوظ فرما۔

(نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن حبان، ابن السنی، عن ابی ہریرہؓ)

لفظ (الرَّجِیْم) صرف ابن ماجہ کی روایت میں زائد ہے۔

(۲) یا یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ — اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)

(۳) یا یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط — میں اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور سلام ہو اللہ کے رسول پر۔

(ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ عن فاطمۃ الکبریٰؓ)

(۴) یا اس طرح درود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ط — اے اللہ! درود بھیج محمدؐ پر اور آل محمد پر۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(ابن خزیمہ عن فاطمۃ الکبریٰؓ)

اس کے بعد یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ ۔ — اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

(ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، عن فاطمۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا)

تحیۃ المسجد

اور مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے (بخاری و مسلم عن قتادہؓ)

اور جب کسی کی آواز سنے جو مسجد میں کوئی گم شدہ چیز تلاش کر رہا ہو تو اسے خطاب کر کے یوں کہہ دے۔

لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا۔

(مسلم، ابوداود، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ تیری گم شدہ چیز تجھ پر واپس نہ کرے (یہ بددعا اس لئے ہے کہ) بے شک مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنائی گئی ہیں کہ ان میں گم شدہ چیزوں کی تلاشی کا اعلان کیا جائے۔

اور اگر کسی کو مسجد میں بیچتا یا خریدتا ہوا دیکھے تو اسے خطاب کر کے یوں کہے:

لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ۔

اللہ کرے تیری تجارت میں نفع نہ ہو۔

ترمذی، نسائی، حاکم، ابن حبان، عن ابی ہریرہؓ۔

تیسری منزل

بروز سنیچر

اذان کا بیان

اذان کا طریقہ

(۱) اذان کے انیس[۱] کلمے مشہور ہیں۔ (سنن اربعہ، احمد، ابن خزیمہ عن ابی محذورہ رضی اللہ عنہ)

---

[۱] حضرات حنفیہ کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمات ہیں اور حنفیہ کے نزدیک جو اذان معمول بہ ہے وہ ہوبہو اسی طرح ہے جس طرح حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو خواب میں بتائی گئی تھی پھر اسی اذان کو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں برابر سفر اور حضر میں پڑھتے رہے جیسا کہ صحیح روایات سے ثابت ہے۔

حضرات شافعیہ کے نزدیک اذان کے انیس کلمات ہیں کیونکہ ان کے نزدیک شہادتیں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ) دو، دو مرتبہ کہہ کر پھر واپس ہو اور ان دونوں کو دوبارہ دو مرتبہ کہے۔ محدثین کی اصطلاح میں اس کو ترجیع کہتے ہیں۔ اس کے راوی حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اذان سکھائی۔

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ کے مؤذن تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ان کو وہاں مؤذن مقرر فرمایا۔ وہ ہمیشہ ترجیع کے ساتھ اذان دیتے تھے، حنفیہ، شافعیہ دونوں کے پاس دلائل ہیں۔ راجح مرجوح کا فرق ہے۔ حضرات حنفیہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کو ترجیح دیتے ہیں اور حضرات شافعیہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان کو ترجیح دیتے ہیں۔ والبسط فی شروح الحدیث۔ جناب مصنف رحمۃ اللہ علیہ چونکہ شافعی مذہب ہیں اس لیے انہوں نے صرف اپنے امام کے مذہب کا ذکر کر کے چھوڑ دیا یہ ساری بحث اذان فجر کے علاوہ دوسری اذانوں میں ہے، اذان فجر میں چونکہ دو مرتبہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مزید کہا جاتا ہے اس لئے شوافع کے نزدیک فجر کی اذان کے کلمات اکیس اور حنفیہ کے نزدیک سترہ ہیں۔

(۲) اور صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) دو مرتبہ (حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ) کے بعد زیادہ کیا جائے (ابوداؤد، دارقطنی، ابن خزیمہ عن انس ؓ)

اذان کا جواب دینے کی فضیلت اور اسکا طریقہ

(۳) اور جب مؤذن سے اذان کے کلمات سنے تو جس طرح وہ کہے اسی طرح کہتا جائے (صحاح ستہ، ابن سنی عن ابی سعید الخدری ؓ)

اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَحَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے[۱] (بخاری، مسلم عن معاویہ ؓ)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اس کو دل سے کہے (یعنی اذان کے جواب میں جو چیزیں ہیں ان کا دل سے عقیدہ رکھتے ہوئے زبان سے ادا کرے) یہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن عمر رضی اللہ عنہ)

(۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے مؤذن کی آواز سن کر یہ کہا۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا	نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور

---

[۱] اذان کا جواب دینا سنت ہے اور بعض علماء نے واجب بھی کہا ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ اذان کا جواب ضرور دے اگر تلاوت کر رہا ہو تو تلاوت روک کر جواب دے۔ اذان کا جواب دے کر اور اذان کے بعد کی دعا پڑھ کر پھر تلاوت شروع کر دے۔

حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور باقی الفاظ کے جواب میں وہی الفاظ کہے جو مؤذن سے سنے۔ یہ احادیث سے ثابت ہے البتہ الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں الگ سے کوئی خاص کلمات کہنا ثابت نہیں ہے قولوا مثل ما یقول (اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہے) کا تقاضا یہ ہے کہ جواب دینے والا بھی الصلوٰۃ خیر من النوم کہے اور اس سے اپنے نفس کو خطاب کرے اور حنفیہ شافعیہ کی کتابوں میں جو یہ لکھا ہے کہ اس کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ کہے اس کی کوئی اصل نہیں ۱۲۔

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا۔

یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کو رب ماننے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر۔

تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے (مسلم سنن اربعہ، ابن سنی عن سعدؓ)

(۶) اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اسی طرح کہتا جائے جس طرح کہ مؤذن کہے اور اسی طرح (توحید و رسالت کی) گواہی دے جس طرح مؤذن نے دی تو اس کے لیے جنت ہے۔ (ابو یعلیٰ عن انسؓ)

(۷) اور ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کی آواز سنتے تھے تو فرماتے تھے وَاَنَا وَاَنَا۔ میں بھی یہی گواہی دیتا ہوں، میں بھی یہی گواہی دیتا ہوں۔

(ابو داؤد، ابن حبان، حاکم عن عائشہؓ)

(۸) اذان کا جواب دینے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے آپؐ کے لیے وسیلہ طلب کرے۔

(مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن سنی، عن عبداللہ بن عمروؓ)

وسیلہ کی دعا ان الفاظ میں کرے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا

اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ عطا فرما (جو جنت کا ایک درجہ ہے)، اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام

لہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے صرف ایک ہی بندہ کو ملے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایک بندہ میں ہی ہوں پس جو میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کرے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گی (مسلم عن عبداللہ بن عمروؓ)

مَحْمُوْدَا ِالَّذِیْ وَعَدْتَہٗ اِنَّکَ — محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا
لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ[1] — ہے بے شک تو وعدہ خلاف نہیں ہے۔

بخاری، سنن اربعہ، ابن حبان، اور بیہقی نے (سنن کبیر میں) وَعَدْتَہٗ تک اس دعا کے الفاظ روایت فرماتے ہیں اور اس کے بعد کے الفاظ یعنی اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بیہقی نے سنن کبیر میں زائد کیے ہیں۔ (حدیث کے راوی حضرت جابر بن عبد اللہؓ ہیں)

(۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور مؤذن تکبیر کہے تو یہ بھی تکبیر کہے اور اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ کہے۔ پھر یہ دعا پڑھے جو ذیل میں لکھی ہے تو قیامت کے دن اسکے لیے شفاعت واجب ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَاجْعَلْہُ فِی الْاَعْلَیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ۔

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور فضیلت عطا فرما اور ان کو بلند درجات والوں میں شامل فرما اور ان کی محبت ان لوگوں میں کر دے جو تیرے برگزیدہ بندے ہیں اور ان کا ذکر ان لوگوں میں کر دے جو تیرے مقرب ہیں۔

(۱۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مؤذن کی آواز سنتے وقت یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَائِمَۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ۔

اے اللہ اس قائم ہونے والی پکار اور نفع دینے والی نماز کے رب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور تو مجھ سے راضی ہو جا ایسا راضی ہونا کہ اس کے بعد تو مجھ سے ناراض نہ ہو۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔ (احمد، طبرانی فی الاوسط عن جابرؓ)

---

[1] ان الفاظ سے جو زائد الفاظ ہیں مثلاً والدرجۃ الرفیعۃ وغیرہ احادیث سے ثابت نہیں ہیں۔ ۱۲

(۱۱) حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو کوئی بے چینی یا سختی پیش آجائے پھر وہ اس وقت کا دھیان کرے جس وقت مؤذن اذان دینے لگے۔ پس جب اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر کہے اور جب وہ توحید و رسالت کی گواہی کے الفاظ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو یہ بھی کہے اور جب مؤذن حیّ علی الصلوٰۃ کہے تو یہ بھی حی علی الصلوٰۃ کہے اور جب مؤذن حیّ الفلاح کہے تو یہ بھی حی علی الفلاح کہے۔ اس کے بعد یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ الْمُسْتَجَابَۃِ لَھَا دَعْوَۃِ الْحَقِّ وَکَلِمَۃِ التَّقْوٰی اَحْیِنَا عَلَیْھَا وَاَمِتْنَا عَلَیْھَا وَابْعَثْنَا عَلَیْھَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَّ اَمْوَاتًا۔

اے اللہ! سچی اور مقبول دعوتِ حق کے رب جو حق کی دعوت ہے اور تقویٰ کے کلمہ پر مشتمل ہے ہمیں اسی پر زندہ رکھ اور اسی پر موت دینا اور اسی پر ہم کو اٹھانا اور ہمیں اس کے بہترین ماننے والوں میں شامل فرمانا زندگی میں بھی اور موت کی حالت میں بھی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے (حاکم، ابن سنی، عن ابی امامہؓ)

(۱۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی (یعنی ضرور قبول ہوتی ہے) (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابویعلیٰ عن انسؓ)

لہٰذا تم اس موقعہ پر دعا کیا کرو (ابوالعلیٰ عن انسؓ) سنن ترمذی میں ہے کہ پس اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کرو۔

اقامت کا بیان

(۱) اور اقامت اس طرح سے ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط۔

(۲) یا اقامت اذان کی طرح پڑھی جائے مگر اس میں ترجیع نہ ہو اور حیّ علی الفلاح کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کا اضافہ کیا جائے[1]۔
(احمد، سنن اربعہ، ابن خزیمہ عن ابی محذورہؓ)

تکبیرِ تحریمہ کے بعد کی دُعائیں

اور جب فرض نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کے بعد یہ پڑھے۔

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ	میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا جس نے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا[3]	آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اس حال میں کہ میں
وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ	باطل سے ہٹ کر حق کی طرف مائل ہونے والا ہوں،
صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ	فرمانبردار ہوں، اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں بیشک
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ	میری نماز اور میری قربانیاں اور میری زندگی میری موت

---

[1] روایات کے اختلاف کی وجہ سے ائمہ کرام میں بھی اختلاف ہوگیا۔ حضرات شوافع کے نزدیک اقامت کے گیارہ کلمات ہیں جن کو مصنفؒ نے پہلے نمبر پر بیان کیا یعنی سب کلمات ایک ایک مرتبہ ہیں اور "قد قامت الصلوٰۃ" دو مرتبہ ہے اور حضرات حنفیہ کے نزدیک اقامت میں سترہ کلمات ہیں۔ ان کے نزدیک تکبیر بالکل اذان کی طرح ہے البتہ تکبیر میں حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوٰۃ دو مرتبہ زیادہ ہے اسی کو مصنف نے دوسرے نمبر پر ان الفاظ میں نقل کیا ہے کہ اقامت اذان کی طرح سے ہے مگر اس میں ترجیع نہیں ہے (جو شوافع کے نزدیک اذان میں ہے) اور دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ زائد ہے مصنف نے حدیث کی کتابوں سے دونوں طرح کی اقامت کے حوالے لکھ دیئے ہیں۔ دلائل دونوں طرف ہیں راجح مرجوح کا فرق ہے ہر فریق اپنے مسلک کی وجوہ ترجیح بیان کرتا ہے۔ والبسط فی الشروح ۱۲۔

[2] تکبیر تحریمہ اور سورۃ فاتحہ کے درمیان بہت سی دعائیں پڑھنا ثابت ہے جو مصنفؒ نے جمع فرمائی ہیں ان میں سے جو دعا بھی پڑھ لے سنت ادا ہو جائے گی البتہ اتنا خیال رہے کہ جب امام ہو تو لمبی دعا نہ پڑھے جو مقتدیوں کے لیے شاق ہو حنفیہ کی کتابوں میں سبحانک اللّٰھم پڑھنا لکھا ہے اور بعض وجوہ سے اس کو پڑھنے کو ترجیح دی گئی ہے ۱۲۔

[3] لفظ مُسْلِمًا ابن حبان کی روایت میں زیادہ ہے۔

وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔

(مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان، طبرانی، عن علی رضی اللہ عنہ)

اللہ ہی کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ پس تو میرے سب گناہوں کو بخش دے بیشک گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا اور تو مجھے سب سے اچھے اخلاق کی ہدایت دے۔ تیرے سوا کوئی سب سے اچھے اخلاق کی ہدایت نہیں دے سکتا اور تو مجھ سے برے اخلاق کو پھیر دے (یعنی ان کو مجھ تک نہ آنے دے) برے اخلاق کو تیرے علاوہ کوئی مجھ سے نہیں پھیر سکتا۔ میں حاضر ہوں اور تعمیل ارشاد کے لئے موجود ہوں اور پوری خیر تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہے اور برائی تیری طرف منسوب نہیں ہے۔ میں تیری ہی قدرت اور طاقت کی وجہ سے موجود ہوں تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں تو بابرکت ہے اور برتر ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

(۲) اور چاہے تو یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ۔

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے جیسے تو نے پورب اور پچھم کے درمیان دوری رکھی ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو پانی سے اور برف سے اور اولوں سے

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ) سے دھودے۔

(۳) اور چاہے تو یہ پڑھے،

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری تعریف بیان کرتا ہوں اور تیری شان برتر و بالا ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، طبرانی فی الکبیر عن عائشہؓ مسلم موقوفاً علی عمرؓ)

(۴) یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا۔ (مسلم، ترمذی، نسائی عن ابن عمرؓ)

اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے خوب زیادہ تعریف اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں صبح شام۔

(۵) یا یہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ط

سب تعریف اللہ کے لئے ہے خوب زیادہ تعریف، پاکیزہ تعریف، بابرکت تعریف۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی نے اس کی روایت کی ہے۔ البتہ فیہ کا لفظ صحیح مسلم میں نہیں ہے۔ باقی دونوں کتابوں ہے[1])

(۶) یا یہ پڑھے،

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ذُنُوْبِيْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِيْ مِنْ خَطِيْئَتِيْ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری فرما دے جیسا کہ تو نے دوری فرمائی ہے پورب اور پچھم کے درمیان اور مجھے خطاؤں سے ایسا صاف کردے جیسا تو نے کپڑے کو میل سے صاف فرمایا۔

(طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ بن جندبؓ)

---

[1] مصنف کے رموز کا یہی مطلب نکلتا ہے لیکن لفظ فیہ مسلم ج ۱ ص ۲۱۹ میں موجود ہے۔ ۱۲۔

نفل نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد

یہ پڑھے :

(۱) اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا (تین بار) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا (تین بار) سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (تین بار) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ .

اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا ہے (تین بار) سب تعریف اللہ کے لئے بہت زیادہ تعریف (تین بار) میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں صبح شام (تین بار) پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے شیطان کے تکبر سے اور اس کے جادو سے اور اس کے وسوسہ سے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم ابن ابی شیبہ سنن کبریٰ للبیہقی عن جبیر بن مسلم)

(۲) یا یہ پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِي الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ .

میں پاکی بیان کرتا ہوں حکومت اور غلبہ اور بڑائی اور عظمت والے کی۔

(طبرانی فی الاوسط عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

آمین کہنے کی فضیلت

(۱) اور جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو مقتدی آمین کہے۔ اللہ اس کی دعا قبول فرمائے گا کیونکہ آمین خود دعا ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ خود سورۃ فاتحہ پڑھنے والے نے یا امام نے سورہ فاتحہ کے ذیل میں جو دعا کی اے اللہ اسے قبول فرما۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابو موسیٰ الاشعریؓ)

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے (بخاری، مسلم، عن ابی ہریرہؓ)

(۳) اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی تو آواز دراز فرمائی۔
(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ابی شیبہ عن وائل بن حجرؓ)
اور بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ آواز کو بلند کیا[1] (ابوداؤد عن وائل)
اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ جب آپؐ آمین فرماتے تو صف اول کے جو آدمی آپ سے قریب ہوتے اسے سن لیتے تھے (ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)
ابن ماجہ نے اس روایت میں یہ الفاظ بھی زیادہ کئے ہیں کہ اس آواز کی وجہ سے مسجد گونج جاتی تھی۔ اور بعض روایات میں تین بار آمین کہنا مروی ہے (طبرانی فی الکبیر عن وائل بن حجرؓ)
لیکن یہ روایت شاذ ہے۔ ائمہ کرام نے اس پر عمل نہیں کیا۔
(۴) اور بعض روایات میں ہے کہ جب ولا الضالین کہا تو رب اغفر لی آمین کہا۔ (طبرانی فی الکبیر عن وائلؓ)

---

[1] حضرات شوافع کے نزدیک جہری نمازوں میں امام کے ولا الضالین ختم کرنے کے بعد امام کو اور مقتدیوں کو آمین زور سے کہنا چاہیئے اور حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس موقع پر دونوں (یعنی امام اور مقتدی) آہستہ آمین کہیں۔ حدیث کی شرح لکھنے والے علماء نے اس جگہ بہت لمبی بحثیں کی ہیں۔ کیونکہ ایک ہی راوی کی روایت میں آہستہ آمین کہنے کے الفاظ بھی ہیں اور زور سے آمین کہنے کے الفاظ بھی ہیں۔ کسی نے زور سے آمین کہنے والی روایت کو ترجیح دی ہے۔ حنفیہ کا طریقہ یہ ہے کہ روایت کے اختلاف کے موقع پر اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو افق بالقرآن ہو۔ چونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً (اور تم اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو اپنی ذلت ظاہر کرکے اور چپکے چپکے) چونکہ آمین بھی دعا ہے اس لئے بموجب قرآن مجید آمین بھی آہستہ ہونی چاہیئے۔ رہی ابن ماجہ کی روایت جس میں آمین سے مسجد گونج جانے کا ذکر ہے۔ سو اس کی سند میں ایک راوی ابو عبداللہ مجہول ہے اور دوسرا راوی بشر بن رافع جو نہ صرف یہ کہ ضعیف ہے بلکہ بعض ائمہ حدیث نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ وہ موضوعات کی روایت کرتا ہے۔ لہٰذا یہ روایت حجت نہیں ہو سکتی۔

رکوع میں پڑھنے کی دعائیں

(۱) اور جب رکوع کرے تو یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط — میں اپنے رب کی پاکی بیان کرتا ہوں جو عظمت والا ہے۔

(مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، بزاز عن حذیفہؓ)

اس کو تین بار کہنا چاہیے (بزاز عن ابن مسعودؓ) اور یہ عدد کم سے کم ہے (ابوداؤد عن ابن مسعودؓ)

(۲) اور چاہے تو رکوع میں یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔ — میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اے اللہ جو ہمارا رب ہے اور تیری تعریف بیان کرتا ہوں اے اللہ تو مجھے بخش دے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہؓ)

(۳) یا تین بار یہ پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ — میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف بیان کرتا ہوں۔

(احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

(۴) یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ۔ — اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے رکوع کیا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں [illegible] اور تیرے حضور میں میرے کا[illegible]ن اور میری آنکھیں اور میرا گودا اور میری [illegible]ہڈیاں اور میرے پٹھے جھک گئے۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی عن علیؓ)

(۵) یا یہ پڑھے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ — بہت پاک ہے۔ بہت پاکیزہ ہے فرشتوں کا اور روح کا رب۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی عن عائشہؓ)

(۶) یا یہ پڑھے:

رَكَعَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَ اٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهٖ يَدَايَ وَمَاجَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ (بزاز عن ابن مسعودؓ)

تیرے لئے میری ذات اور میرا خیال جھک گیا اور تجھ پر میرا دل ایمان لایا میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہے یہ میرے دونوں ہاتھ ہیں اور جو کچھ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے وہ بھی تجھے معلوم ہے۔

(۷) یا یہ پڑھے :

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔

پاک ہے جو غلبہ اور حکومت اور کبریاء اور عظمت والا ہے۔

(ابوداؤد، نسائی عن عوف بن مالکؓ)

قومہ میں پڑھنے کی دعائیں

(۱) اور جب رکوع سے اٹھے تو یہ پڑھے

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

اس کی اللہ نے سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

(مسلم، سنن اربعہ، طبرانی فی الکبیر عن حذیفہؓ)

اور یہ بھی کہے :

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

اے اللہ! اے ہمارے رب تیرے ہی لئے سب تعریف ہے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد عن ابی ہریرہؓ)

بعض روایات میں رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ہے (بخاری، مسلم) اور بعض روایات میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی آیا ہے۔ (بخاری)

(۲) اور بعض روایات میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔

اے ہمارے رب تیرے ہی لئے سب تعریف ہے بہت زیادہ تعریف ہے پاکیزہ برکت والی تعریف۔

(بخاری، ابوداؤد، نسائی عن رفاعہؓ)

(٢) اور بعض روایات میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رض)

اے اللہ! تیرے لیے سب تعریف ہے ایسی تعریف جو تمام آسمانوں اور زمین کو بھر دے اور اس کے بعد ان سب چیزوں کو بھر دے جس کو تو چاہتا ہے اے اللہ مجھے پاک کر دے برف سے اور اولوں سے اور ٹھنڈے پانی سے اور اے اللہ! مجھے پاک کر دے گناہوں سے خطاؤں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے۔

(٣) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی سعید الخدری رض)

اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے ایسی تعریف جو تمام آسمانوں اور زمین کو بھر دے اور اس کے بعد ان سب چیزوں کو بھر دے جن کو تو چاہتا ہے تو ثنا اور بزرگی والا ہے۔ بندہ جو بھی تعریف کرے تو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں تو جو کچھ دے اس کا کوئی رد کرنے والا نہیں اور جو کچھ تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت والے کو تیری گرفت سے اس کی دولت نہیں بچا سکتی۔

(٤) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا

اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے ایسی تعریف جو تمام آسمانوں اور زمین کو بھر دے اور اس کے

---

(١) رکوع سے اٹھ کر قومہ میں پڑھنے کے لئے کئی طرح کے الفاظ احادیث میں وارد ہوئے ہیں ان میں سے ہر ایک کا پڑھنا درست ہے۔ البتہ لمبی دعا امام ہونے کی صورت میں نہ پڑھے جو مقتدیوں پر شاق گزرے۔ اگر اپنی نماز پڑھ رہا ہو تو اختیار ہے کہ اپنی نماز دراز کرے۔ ١٢

سُبْحٰنَ ... مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَاَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

... چیزوں کو بھر دے جن کو تو چاہے تو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور جو کچھ تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور کسی دولت والے کو تیری گرفت سے اس کی دولت نہیں بچا سکتی۔

سجدہ کی دُعائیں

اور جب سجدہ میں جائے تو نیچے لکھی ہوئی دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے۔

(۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى — میں اپنے رب کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بہت بلند و بالا ہے۔

(مسلم، سنن اربعہ، بزار، ابن حبان، حاکم عن حذیفہؓ)

اس کو تین بار پڑھنا چاہیے (بزار عن ابن مسعودؓ) اور یہ عدد کم سے کم ہے۔

(ابوداؤد عن ابن مسعودؓ)

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

اے اللہ! میں آپ کی رضامندی کے طفیل آپ کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں اور آپ کے عافیت فرمانے کے واسطے سے آپ کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اور میں آپ کے واسطے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں آپ کی وہ تعریف نہیں کرسکتا جو آپ نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

(مسلم، سنن اربعہ، نسائی عن عائشہؓ)

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا اور میں تجھ ہی پر ایمان لایا اور میں نے تیری ہی فرمانبرداری کی۔ میرے چہرہ نے اس ذات پاک کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور جس نے اس کی تصویر بنائی اور اچھی تصویر بنائی اور اس میں ناک اور کان پھاڑ کر نکال دیئے بابرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ ...

(مسلم، ابوداود، نسائی عن علیؓ)

(۴) خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (نسائی، ابن حبان عن جابرؓ)

صورت بنانے والوں میں سب سے اچھا بنانیوالا۔ میرے کان، میری آنکھیں، میرا خون، میرا گوشت میری ہڈیاں، میرے پٹھے اور وہ چیز جس کو میرے پاؤں اٹھائے ہوتے ہیں سب پروردگار عالم کے آگے جھکے ہوتے ہیں۔

(۵) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ (مسلم، ابوداود، نسائی عن عائشہؓ)

پاک ہے بہت پاکیزہ ہے فرشتوں اور روح کا رب۔

(۶) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ (بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اے اللہ! جو ہمارا رب ہے اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں۔

(۷) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجُلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ (مسلم، ابوداود عن ابی ہریرہؓ)

اے اللہ! میرے سب گناہ بخش دے چھوٹے بھی اور بڑے بھی پہلے بھی اور پچھلے بھی ظاہر بھی اور چھپے ہوئے بھی۔

(۸) اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِیْ وَخَيَالِیْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰی نَفْسِیْ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ اغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ (حاکم عن ابن مسعودؓ)

اے اللہ! تیرے لیے میری ذات نے میرے خیال نے سجدہ کیا اور تجھ پر میرا دل ایمان لایا۔ میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہے اور یہ میرا ظلم ہے جو میں نے اپنے نفس پر کیا۔ اے عظیم اے عظیم! میری مغفرت فرما کیونکہ بڑے گناہوں کو رب عظیم ہی بخش سکتا ہے۔

(۹) سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْحَیِّ

پاک ہے ملک والا اور حکومت والا پاک ہے۔ عزت وغلبہ والا پاک ہے وہ ذات جو زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی۔ اے اللہ! میں آپ کی

اَلَّذِیْ لَا یَمُوْتُ ط اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ۔

(حاکم، عن عمرؓ)

معافی کے واسطے سے آپ کے عذاب سے چاہتا ہوں اور آپ کی رضا کے واسطے سے ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں اور میں آپ کا دے کر آپ سے پناہ چاہتا ہوں۔ آپ کی بزرگ برتر ہے۔

(۱۰) رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

(ابن ابی شیبہ، عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

اے رب! میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا فرما اور اسے پاک صاف کر دے تو اس کے پاک صاف کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے تو اس کا کارساز ہے اور اس کا مولیٰ ہے اے میرے سب گناہ بخش دے جو میں نے پوشیدہ کئے اور جو اعلانیہ طور پر کئے۔

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا[1]

اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میری سننے کی قوت میں نور کر دے اور میری بینائی میں نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے لئے بڑا نور مقرر فرما دے۔

---

[1] سجدہ میں پڑھنے کے لئے بہت سے اذکار وارد ہوئے ہیں ان میں سے جس کسی کو بھی پڑھ لے درست ہے لیکن افضل یہ ہے کہ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے۔ کیونکہ اس پر عمل کرنے سے حکم قرآنی پر عمل ہو جاتا ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ نازل ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں کر لو۔ پھر جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ میں کر لو (ابوداؤد) حضرات حنفیہ کا اسی پر عمل ہے۔ ۱۲

سجدۂ تلاوت میں پڑھنے کی دعائیں

اور تلاوت قرآن کے سجدہ میں یہ پڑھے[1]۔

(۱) سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ۔

(نسائی، ابوداؤد، ترمذی، حاکم عن عائشہؓ)

میرے چہرہ نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اسے اپنی طاقت و قوت سے شنوائی و بینائی بخشی۔

سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اس کو کئی بار پڑھے۔

حاکم کی روایت میں مذکورہ دعا میں الفاظ ذیل کا بھی اضافہ ہے۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

خدا بڑا ہی بابرکت ہے جو صورت بنانے والوں میں سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ۔

(ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہم)

اے اللہ! اس سجدہ کی وجہ سے میرے لیے اپنے پاس سے ثواب لکھ دے اور اس کے سبب سے مجھ سے گناہوں کا بوجھ دور فرمادے اور اس کو اپنے پاس میرے لئے ذخیرہ بنادے اور اس کو مجھ سے قبول فرمالے جس طرح اس کو تو نے اپنے بندہ داؤد سے قبول فرمالیا تھا۔

(۳) فرمایا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ جس کسی شخص نے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے (زمین پر) پیشانی رکھی اور سجدہ میں تین بار "یَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ" (اے میرے رب میری مغفرت فرمادے) کہا تو وہ اس حالت میں سر اٹھائے گا کہ اس کی مغفرت ہوچکی ہوگی۔

(ابن ابی شیبہ موقوفاً)

---

[1] اوپر جو دعائیں لکھی ہیں سجدۂ تلاوت میں ان کا پڑھنا ثابت ہے اور سبحان ربی الاعلی بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دونوں سجدوں کے درمیان پڑھنے کی دعا

اور جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ۔

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت دے اور مجھے ہدایت پر رکھ اور مجھے رزق عطا فرما اور میری شکستگی کو جوڑ دے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی فی سنن الکبریٰ) اور مجھے بلند فرما۔

روایات میں اس دعا کے بعض الفاظ میں کمی بیشی ہے جو اوپر متن میں ظاہر کردی گئی۔ ہم نے عوام کی آسانی کے لیے سب کو یکجا نقل کر کے سامنے ترجمہ لکھ دیا ہے۔

قنوت کا بیان

اور فجر کی نماز میں قنوت پڑھے[1] (بزاز، حاکم عن انسؓ ابن ابی شیبہ موقوفاً علی عمرؓ)

اور تمام نمازوں میں امام قنوت نازلہ پڑھے۔ اگر کوئی مصیبت نازل ہو جائے تو آخری رکعت میں جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو قنوت پڑھے اور جو لوگ اس کے پیچھے ہوں آمین کہیں۔

---

[1] حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک روزانہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا مسنون ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مسنون نہیں ان کی تحقیق یہ ہے کہ روایات حدیث میں فجر کی نماز میں جو قنوت وارد ہوئی ہے وہ قنوت نازلہ ہے روزانہ نماز فجر کا جزو نہیں ہے کوئی مصیبت نازل ہو مثلاً دشمنوں سے جنگ ہو رہی ہو تو ایسے موقع پر اپنے لیے دعا اور دشمنوں کے لئے بددعا کرنے کے لئے قنوت پڑھنا مسنون ہے۔ اس کو قنوت نازلہ (یعنی مصیبت کے وقت کی دعا) کہتے ہیں اور یہ نماز فجر میں رکوع سے کھڑے ہو کر قومہ میں پڑھی جاتی ہے۔ امام قنوت کے الفاظ پڑھے اور مقتدی امام کی دعا پر آہستہ آہستہ آمین کہیں۔ شوافع کے نزدیک قنوتِ نازلہ پانچوں نمازوں میں پڑھی جاتی ہے حنفیہ کے نزدیک قنوت نازلہ نماز فجر میں پڑھی جاتی ہے اور عشاء و مغرب میں پڑھنے کی بھی روایت ہے۔ ۱۲

مسند احمد، سنن ابوداؤد)

تشہد کا بیان

اور جب تشہد کے لئے بیٹھے تو یہ پڑھے۔

(۱) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

قولی عبادتیں اور بدنی اور مالی عبادتیں سب اللہ ہی کے لئے ہیں سلام آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

(صحاح ستہ عن ابن مسعودؓ والبیہقی فی السنن الکبیر عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

(۲) یا یہ پڑھے۔

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

زبانی مبارک عبادتیں اور بدنی و مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سلام آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان، عن ابن عباسؓ)

۳۔ یا یہ پڑھے۔

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ

تمام قولی پاکیزہ عبادتیں اور فعلی عبادتیں اللہ

لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

ہی کے لئے ہیں۔ سلام آپ پر اے نبیؐ اور اس کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۴) یا یہ پڑھیے:

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (نسائی، ابن ماجہ، حاکم عن جابرؓ)

تمام قولی پاکیزہ اور فعلی عبادتیں اور ملک اللہ ہی کے لیے ہیں۔ میں اللہ کے نام سے اور اللہ (کی مدد) کے ساتھ شروع کرتا ہوں، تمام قولی اور فعلی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ سلام آپ پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

(۵) یا یہ پڑھیے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى

سب قولی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سب اچھے اخلاق و اعمال اللہ ہی کے لیے ہیں پاکیزہ مالی عبادتیں اور فعلی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اور اس کی

عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

(حاکم وموطا مالک، موقوفاً علی عمرؓ)

برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۶) یا یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ ۔ (طبرانی فی الکبیر والاوسط[لہ])

عن ابن الزبیر رضی اللہ عنہما۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور لفظ اللہ سے جو سب ناموں سے بہتر ہے۔ تمام قولی عبادتیں اور پاکیزہ مالی عبادتیں اور فعلی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ان کو حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور بلاشبہ قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ۔

لہ تشہد کے الفاظ مختلف صحابہؓ سے مروی ہیں جن میں سے بہت سے اوپر کتاب میں منقول ہیں جو تشہد بھی پڑھ لیا جائے نماز درست ہو جائے گی اور واجب ادا ہو جائے گا۔ حنفیہ کے نزدیک بچند وجوہ (جو شرح حدیث میں مذکور ہیں) تشہد ابن مسعودؓ پڑھنا افضل ہے جس کو مصنفؒ نے اول نمبر پر رکھا ہے۔

درود شریف کا بیان

التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا مسنون ہے جس کے الفاظ احادیث شریفہ میں کئی طرح سے وارد ہوئے ہیں جو ذیل میں لکھے ہیں جونسا چاہے پڑھے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔[1]

(صحاح ستہ عن کعب بن عجرہؓ)

اے اللہ! درود بھیج محمدؐ پر اور آلِ محمد پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیمؑ پر۔ بے شک تو تعریف کا مستحق ہے۔ بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بے شک تو تعریف کا مستحق ہے، بزرگی والا ہے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(بخاری، مسلم، نسائی عن کعب بن عجرہ)

اے اللہ درود بھیج محمدؐ پر اور آلِ محمد پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیمؑ پر بے شک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے اے اللہ برکت نازل فرما محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر بے شک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

اے اللہ! درود بھیج محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیمؑ پر، بے شک تو تعریف کا

---

[1] اخرجہ البخاری بھذا السیاق فی کتاب الانبیاء۔

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط.

مستحق ہے بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر، بے شک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

(بخاری، نسائی عن کعب بن عجرہؓ)

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط.

اے اللہ! درود بھیج محمدؐ پر اور آپؐ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمدؐ پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے نازل فرمائی آل ابراہیم پر بیشک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی حمید الساعدیؓ)

روایات میں اس درود کے الفاظ میں کچھ کمی بیشی ہے جس کی طرف مصنفؒ نے حسب عادت رموز سے اشارہ فرمایا۔ ہم نے عوام کی آسانی کے لئے یکجا لکھ کر ترجمہ کر دیا ہے)

(۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ط

اے اللہ درود بھیج محمدؐ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم کی آل پر اور برکت نازل فرما حضرت محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم پر۔

(بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید الخدریؓ)

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى

اے اللہ درود بھیج محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمدؐ پر اور محمدؐ کی

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ۔

آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آلِ ابراہیم پر۔

(بخاری، عن ابی سعید الخدریؓ)

(۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط۔

اے اللہ! درود بھیج محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم کی آل پر اور برکت نازل فرما محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آلِ ابراہیم پر، سب جہانوں میں بے شک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن ابی مسعود الانصاریؓ)

(۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ درود بھیج محمدؐ پر جو نبی اُمّی ہیں اور آل محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما حضرت محمدؐ پر جو نبی امّی ہیں جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر، بے شک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا۔

(نسائی عن ابی مسعود الانصاریؓ)

(۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ درود بھیج حضرت محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا اور برکت نازل فرمائی ابراہیم پر۔ بے شک تو تعریف کا مستحق اور بزرگی والا ہے۔

(بزاز عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

(۱۰) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سامنے آکر بیٹھ گیا۔ ہم بھی اس وقت آپ کی خدمت میں موجود تھے۔ اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! ہم نے تو یہ تو پہچان لیا کہ آپؐ پر سلام کس طرح بھیجیں، اب ارشاد

فرماتے کہ جب ہم اپنی نماز میں آپ پر درود بھیجنے لگیں تو کس طرح بھیجیں؟ اللہ آپ پر درود بھیجے۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس کی بات سن کر آپ خاموش ہو گئے (اور آپ کی خاموشی اتنی لمبی ہوئی کہ ہم نے محسوس کیا کہ اس نے نامناسب یا بے وقت سوال کیا ہے) یہاں تک کہ ہمیں یہ بات پسند ہوتی کہ یہ سوال نہ کرتا تو اچھا تھا (مستدرک حاکم) پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو یوں کہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط (ابن حبان، حاکم، احمد، عن ابی مسعود الانصاریؓ)

اے اللہ درود بھیج حضرت محمدؐ پر جو نبی اُمّی ہیں اور محمد کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر اور برکت نازل فرما حضرت محمد پر جو نبی اُمّی ہیں اور محمد کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

(۱۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ ہمارے اہلِ بیت پر درود بھیجتے ہوئے بھرپور پیمانہ کے ذریعے ثواب حاصل کرے تو یوں پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ[1]

(ابوداؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر جو نبی اُمّی ہیں اور آپ کی بیبیوں پر جو مومنوں کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد پر اور اہل بیت پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی آلِ ابراہیم پر، بے شک تو تعریف کا مستحق بزرگی والا ہے۔

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱۲) حضرت رویفع بن ثابت نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور یوں دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ؕ — اے اللہ! محمدؐ کو قیامت کے دن اپنے نزدیک مقرب مقام عطا فرمائیے۔

(بزاز طبرانی فی الکبیر طبرانی فی الاوسط)

تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

درود شریف کے بعد کی دُعائیں

درود شریف کے بعد جو دعا پسندیدہ ہو لسے اختیار کرے اور دعا کرے۔

(بخاری عن ابن مسعودؓ)

اور پناہ مانگے چاہے تو نیچے کی لکھی ہوئی دعاؤں میں سے کوئی سی دعا مانگے۔ ان میں مغفرت وغیرہ کا بھی سوال ہے اور بہت سی چیزوں سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ؕ — اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے۔

(مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃؓ)

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ — اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں مسیح دجال کے

لہ درود شریف کے بہت سے صیغے اور الفاظ احادیث میں وارد ہوئے ہیں ان میں سے جو درود بھی التحیات کے بعد پڑھ لے نماز کی سنت ادا ہو جائے گی۔ عام طور سے وہ درود معروف ومشہور ہے جس کو مصنفؒ نے پہلے نمبر پر لکھا ہے اس میں بہت جامعیت ہے اور سند کے اعتبار سے بھی صحیح تر ہے۔

فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں گناہگاری سے اور تاوان سے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن عائشہ)

(۳) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! میرے وہ سب گناہ بخش دے جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو میں نے چھپا کر کئے اور ظاہر میں کئے اور جو کچھ میں نے زیادتی کی اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ان کو بھی بخش دے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن علیؓ)

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔[۱]

اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا بہت زیادہ ظلم، اور گناہ کو نہیں بخشتا مگر تو ہی، لہٰذا تو مجھے بخش دے۔ ایسی بخشش جو تیرے پاس سے ہو اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی بکر الصدیقؓ)

---

[۱] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھا دیجیے جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھائی (مشکوٰۃ المصابیح ص۸۷ بحوالہ بخاری و مسلم) دیکھو کیسی عبرت کی بات ہے پڑھی ہے نماز اور کہہ رہے ہیں کہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اس اقرار کے ساتھ مغفرت اور رحمت کی دعا کی جا رہی ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کوئی شخص کتنا ہی بڑا مخلص ہو اور کیسی ہی توجہ اور اخلاص سے عبادت کرے اللہ کی بارگاہ کے شایان شان عبادت نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا عبادت کے آخر میں استغفار ہونا چاہیے جس سے کوتاہی کی کچھ نہ کچھ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(ابو داؤد، نسائی، حاکم، عن محجن اسلمیؓ)

اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ تو ایک ہے، تو بے نیاز ہے جس نے کسی کو نہیں جنا اور جو کسی سے نہیں جنا گیا اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں تو میرے گناہ معاف فرما دے بے شک تو بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

(۶) اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا يَّسِيْرًا۔

(حاکم عن عائشہؓ)

اے اللہ! مجھ سے آسان حساب کیجیو۔

(۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ط

(مسلم عن ابن عباسؓ)

اے اللہ بے شک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں مسیح دجّال[1] کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

(۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ

اے اللہ! میں آپ سے ہر طرح کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا اے اللہ! میں آپ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تلافی ہوتی رہے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد تین بار استغفار کرتے تھے اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیے اور کسی کو عبادت پر گھمنڈ نہ ہونا چاہیے۔

[1] دجال کے لیے حدیث شریف میں مسیح کا لفظ آیا ہے۔ حدیث کے شارحین نے اس کے دو مطلب بتلائے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ کانا ہوگا اس لیے اس کو مسیح کہا گیا فالمسیح بمعنی الممسوح ای ممسوح العین اور دوسرا مطلب یہ بتایا کہ وہ مکہ اور مدینہ کے علاوہ دنیا بھر کے شہروں میں گھومے گا اس لیے اس کو مسیح کہا فالمسیح من المساحۃ فیکون الفعیل بمعنی الفاعل

مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

(ابن ابی شیبہ موقوفاً علیٰ عبد اللہ رض)

ہوں جس کا آپ کے نیک بندوں نے سوال کیا اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جس سے آپ کے نیک بندوں نے پناہ چاہی اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب ہم کو عطا فرما جو آپ نے وعدہ فرمایا اپنے رسولوں کی زبانی اور نہ رسوا فرما ہم کو قیامت کے دن بیشک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔

اور جب نماز کے لئے بیٹھے تو درود شریف کے بعد اس طرح سے سید الاستغفار پڑھے

(۹) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْ لِىْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔

(بزاز عن بریدہ رض)

اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے میں نے جو گناہ کئے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

فائدہ :- "سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارُ" کی بہت فضیلت ہے۔ صبح شام اور رات دن کی دعاؤں میں بھی گزر چکی ہے۔

سلام پھیرنے کے بعد پڑھنے کی دعاؤں کا بیان

اور پھر جب سلام پھیرے تو نیچے لکھی ہوئی دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے۔

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اسے اللہ جو تو عطا فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور نہیں نفع دیتا ہے کسی مال والے کو مالدار ہونا تیری پکڑ کے مقابلہ میں۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، بزاز، طبرانی فی الکبیر ابن سنی عن المغیرہ بن شعبہؓ)

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تین بار پڑھے (بخاری، نسائی عن المغیرۃ بن شعبہؓ)

(۳) یا یوں کرے کہ ایک بار اوپر لکھا ہوا کلمہ پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ط (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن الزبیرؓ)

گناہ سے بچانے کی قوت اور نیکی کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور ہم نہیں عبادت کرتے مگر اسی کی۔ اسی کی سب نعمتیں ہیں اور اسی کے لئے سب فضل ہے اور اسی کے لئے سب اچھی تعریف ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا ہم اسی کے لیے دین کو خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔

(۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز (فرض) سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے (یعنی استغفر اللہ، پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے.

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط.

اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور اکرام والے۔

(مسلم وسنن اربعہ وابن سنی وعن ثوبان وطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہم)

(۵) اور فرض نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ تینتیس (۳۳) تینتیس (۳۳) مرتبہ پڑھے (بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

(۶) اور بعض روایات میں ان تینوں کا گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنا آیا ہے اس طرح سے ان کا مجموعہ کل ۳۳ مرتبہ ہوگا۔ (مسلم عن ابی ہریرہؓ)

(۷) اور بعض روایات میں ان تینوں کا دس دس مرتبہ پڑھنا آیا ہے اس طرح سے ان کا مجموعہ تیس (۳۰) ہوگا (بخاری عن ابی ہریرہؓ)

(۸) اور ایک طریقہ ان کے پڑھنے کا یہ ہے کہ ان تینوں کو ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھے (اس طرح سے کل ۹۹ ہوجائیں گے) اور سو کا عدد پورا کرنے کے لئے ایک بار یہ پڑھے.

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

اس پر عمل کرنے سے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے. اگرچہ سمندروں کے جھاگوں کے برابر ہوں.

(۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگے پیچھے آنے والی چند چیزیں ہیں ہر فرض نماز کے بعد ان کا کہنے والا محروم نہیں ہوگا (اور وہ چیزیں یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ

۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار (مسلم، ترمذی، نسائی عن کعب بن عجرہ)

(۱۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ اور سو مرتبہ الحمد للہ کہے تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اگرچہ سمندروں کے جھاگوں سے زیادہ ہوں۔

(نسائی عن زید بن ثابتؓ)

(۱۱) یا اس طرح کرے کہ ان چاروں کو پچیس پچیس مرتبہ کہے۔

(نسائی، ابن حبان، حاکم، عن زید بن ثابتؓ)

(۱۲) یا یوں کرے کہ سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار کہے اور لا الہ الا اللہ دس مرتبہ پڑھے (ترمذی، نسائی عن ابن عباسؓ)

(۱۳) یا یوں کرے کہ ان تینوں کو ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھے اور دس مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھے۔

(نسائی عن ابن عباسؓ)

(۱۴) یا یوں کرے کہ ان تینوں کو سو، سو مرتبہ کہے اور ان کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ پڑھے۔ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ عمل کرے تو یہ چیزیں اس کے گناہوں کو مٹا دیں گی۔ اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔ (مسند احمد، عن ابی ذرہؓ)

(۱۵) اور ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی بھی پڑھنا چاہیے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے۔ اس کو جنت میں جانے سے صرف اس کی موت ہی روکے ہوئے ہے (یعنی اس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف مرنے ہی کی دیر ہے۔) نسائی، ابن حبان، ابن السنی، عن ابی امامۃ الباہلیؓ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لینے سے دوسری نماز تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا (طبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علیؓ)

(۱۶) اور ہر فرض نماز کے بعد معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس بھی پڑھ لیا کرے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن السنی عن عقبہ بن عامرؓ)

(۱۷) اور فرض نماز کے بعد نیچے لکھی ہوئی دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ط۔	اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں بزدلی سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ پہنچا دیا جاؤں نکمی عمر تک اور آپ کی پناہ لیتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

(بخاری، ترمذی، نسائی عن سعدؓ)

(۱۸) اور نیچے کی لکھی ہوئی دعا بھی فرض نماز کے بعد پڑھنا ثابت ہے۔

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ (مسلم، سنن اربعہ، عن براء بن عازبؓ)	اے میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائیگا۔

اور بعض روایات میں تَبْعَثُ کی جگہ تَجْمَعُ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا۔

(۱۹) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (ابوعوانہ بن سعد)	اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔

(۲۰) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔	اے اللہ! جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھے دوزخ کی گرمی سے اور قبر کے عذاب سے پناہ دیجئے۔

(طبرانی فی الاوسط عن عائشہؓ)

(۲۱) اور فرض نماز کے بعد دعائے ذیل پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ	اے اللہ! میرے وہ سب گناہ معاف فرما دے جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو میں

وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔ (ابوداؤد، مسلم، ترمذی ابن حبان عن علیؓ)	نے پوشیدہ طور پر کیے اور جو ظاہر طور پر کیے اور میں نے جو بھی زیادتی کی اور میرے گناہ جو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں ان سب کی مغفرت فرما دے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲۲) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔	اے اللہ میری مدد فرما میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن السنی، عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)[1]

(۲۳) فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّھُمْ اِخْوَۃٌ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اِجْعَلْنِیْ	اے اللہ! جو ہمارا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے میں اس بات کا گواہ ہوں کہ تو رب ہے تو تنہا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جو ہمارا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے میں اس بات کا گواہ ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ جو ہمارا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے میں اس بات کا گواہ ہوں کہ سب بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ!

---

[1] حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بس تو کسی نماز کے بعد یہ دعا کرنا مت چھوڑ۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ (آخر تک) قال فی المشکوٰۃ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی الا ان ابا داؤد لم یذکر قال معاذ وانا احبک ۔۱۲

مُخْلِصًا لَّكَ وَاَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ ط

نسائی، ابن داؤد، ابن سنی

عن زید بن ارقم رض

جو ہمارا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے مجھے اپنے لئے مخلص بنا دے اور میرے اہل و عیال کو بھی مخلص بنا دے۔ ہر گھڑی میں دنیا میں اور آخرت میں اے بزرگی اور اکرام والے سُن لے اور قبول فرما اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا ہے اللہ مجھے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔

(۲۴) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا بھی پڑھنا ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط

اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقر سے اور عذابِ قبر سے۔

(نسائی، حاکم، ابن ابی شیبہ، ابن سنی، عن ابی بکرۃ رض)

(۲۵) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

(نسائی، ابن حبان عن مسلم بن الحارث رض)

اے اللہ! میرے دین کو درست فرما دے جسے آپ نے میرے کاموں میں سب سے زیادہ مضبوطی سے پکڑنے کی چیز بنائی ہے اور درست فرما دے میری دنیا کو جس میں تو نے میری روزی مقرر فرمائی ہے۔ اے اللہ! میں آپ کی رضا کا واسطہ دے کر آپ کی ناراضگی سے پناہ لیتا ہوں اور آپ کی معافی کا واسطہ دے کر آپ کے انتقام سے پناہ چاہتا ہوں۔ جو کچھ آپ دیں اس کا کوئی منع کرنے والا نہیں۔ اور جو کچھ آپ روکیں اس کا کوئی دینے والا نہیں اور جو آپ فیصلہ فرمائیں اس کا کوئی رد کرنے والا نہیں اور کسی مال والے کو اس کا مال آپ

کی گرفت سے نہیں بچا سکتا ۔

(۲۶) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے :

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَئِیْ وَعَمَدِیْ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ لَایَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ ۔ (بزار عن ابن عمرؓ)	اے اللہ! میرے سب گناہ معاف فرما دے خطا سے ہوئے ہوں یا جان کر اور مجھے اچھے اعمال اچھے اخلاق کی تو ہی ہدایت دے سکتا ہے اور بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے ۔

(۲۷) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ؕ	اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے ۔

(۲۸) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے ۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّھَا اَللّٰھُمَّ اَنْعِشْنِیْ وَاَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَایَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ ۔ (حاکم، طبرانی فی الکبیر، ابن السنی عن ابی امامہؓ)	اے اللہ! میری سب خطائیں اور سب گناہ معاف فرما دے اور مجھے بلند فرما دے اور مجھے زندگی دے اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت دے ۔ بیشک اچھے اخلاق کی صرف تو ہی ہدایت دے سکتا ہے اور بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے تو ہی بچا سکتا ہے ۔

(۲۹) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے ۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ۔	اے اللہ! میرے لئے میرا دین سنوار دے اور میرے گھر کو وسیع فرما اور میرے

(احمد، طبرانی، فی الکبیر، ابو یعلیٰ، عن ابی موسیٰؓ) رزق میں برکت عطا فرما۔

(۳۰) اور فرض نماز کے بعد یہ آیات پڑھنا بھی ثابت ہیں۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

(ابو یعلیٰ، ابن سنی، عن ابی سعید الخدریؓ)

ہم پاکی بیان کرتے ہیں تیرے رب کی عزت والے رب کی اس چیز سے جو یہ لوگ اس کے بارے میں شرکیہ باتیں بیان کرتے ہیں اور سلام ہو تمام پیغمبروں پر اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۳۱) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے اور نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے سر مبارک پر داہنا ہاتھ رکھتے اور یہ پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ط

(بزاز، طبرانی فی الاوسط، ابن سنی، عن انس)

میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی، جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو رحمٰن ورحیم ہے۔ اے اللہ! تو مجھ سے فکر اور رنج کو دور فرما دے۔

نماز فجر کے بعد پڑھنے کے لئے

(۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد اسی طرح بحالتِ تشہد بیٹھے ہوئے بات کرنے سے پہلے جو شخص دس مرتبہ پڑھ لے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اسی کے ہاتھ خیر ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور اس پورے دن کے اندر ہر ناگوار چیز سے محفوظ رہے گا اور یہ کلمات شیطان سے بچانے کے لئے پہرہ داری کا کام دیں گے اور شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے ہلاک نہ کر سکے گا۔

(یہ حدیث سنن ترمذی کتاب الدعوات میں ہے۔ امام ترمذی نے اس کو حسن اور صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی میں بیدہ الخیر نہیں ہے۔ وہ سنن نسائی میں ہے جس کی طرف مصنفؒ نے اشارہ کیا ہے۔ یہ روایت دوسرے صحابہؓ سے بھی مروی ہے اور بعض روایات میں صبح کے ساتھ مغرب کا بھی ذکر ہے جیسا کہ حصن حصین میں بھی آگے آرہا ہے۔ مصنفؒ نے اس جگہ اس روایت کے لئے ترمذی، نسائی، طبرانی فی الاوسط، ابن السنی کا حوالہ دیا ہے۔ امام منذری نے روایت کرنے والوں میں حضرت ابو ایوبؓ انصاری، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابو الدرداءؓ وغیرہ کے اسمائے گرامی بھی لکھے ہیں۔ فضائل روایت میں تقریباً یکساں وارد ہوئے ہیں اور بعض دیگر فضائل بھی درج کئے ہیں۔

اور بعض روایات میں اس کو سو مرتبہ پڑھنا بھی وارد ہوا ہے (طبرانی فی الاوسط و ابن السنی عن ابی امامہؓ)

(۲) اور نماز فجر کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا۔

اے اللہ! میں آپ سے پاکیزہ رزق کا اور علم نافع کا اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

(طبرانی فی الصغیر و ابن سنی عن ام سلمہؓ)

نماز مغرب اور فجر کے بعد پڑھنے کے لئے

(۱) حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز مغرب اور نماز صبح کے بعد پاؤں موڑے ہوتے (یعنی جس طرح تشہد میں بیٹھا ہے اسی طرح بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے وہ مارتا ہے وہی زندہ کرتا ہے اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ کے بدلے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ اعمال نامہ سے مٹا دے گا اور اس کے دس درجات بلند فرما دے گا۔ اور یہ کلمات اس کے لئے ہر ناگوار چیز سے حفاظت کا سبب بن جائیں گے اور شیطان مردود سے بچاتے رہیں گے اور شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے ہلاک نہیں کر سکے گا اور لوگوں میں عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ افضل ہوگا۔ الا یہ کہ کوئی عمل ہیں اس سے بڑھ جائے اور جو کچھ اس نے کہا اس سے زیادہ کہہ لے (رواہ احمد عن عبد الرحمٰن بن غنم وھو مختلف فی صحبتہ ورواہ الترمذی والنسائی وابن حبان والطبرانی فی الکبیر کما عزی الیھم المصنف رح۔

(۲) حضرت مسلم تیمی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرمایا ہے کہ نماز مغرب سے فارغ ہو کر کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کہہ لو۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ ط

اے اللہ! مجھے دوزخ سے محفوظ رکھیو۔

جب تم اس کو کہہ لو گے اور پھر اسی رات کو تمہاری موت آجائے گی تو دوزخ سے محفوظ ہو جاؤ گے اور اگر اس دعا کو سات مرتبہ نماز فجر کے بعد کسی سے بات کئے بغیر کہہ لو گے اور اسی دن مر جاؤ گے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان)

چاشت کی نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ

اے اللہ! میں تجھ ہی سے اپنے مقاصد کی کامیابی طلب کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں

پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں۔ (ابن سنی عن صہیبؓ)

ولیمہ وغیرہ کی دعوت قبول کرنا

(۱) اور جب کھانے کے لئے بلایا جائے تو دعوت قبول کرے[1]

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

(۲) خاص کر ولیمہ کی دعوت قبول کرنے کا زیادہ اہتمام کرے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن عوانہ عن ابن عمرؓ)

(۳) اگر روزہ دار ہو تو (کھانے سے معذرت کر کے صاحب دعوت کے گھر میں برکت

---

[1] جب کوئی مسلمان دعوت دے تو اس کے اسلامی اخوت کے حقوق میں سے ہے کہ اس کی دعوت قبول کی جائے خواہ کھانے کے لئے دعوت دے یا کسی اور جائز کام کے لئے بلائے البتہ گناہ کی دعوت قبول کرنا گناہ ہے بہت سے لوگ دوستی میں گناہوں کے کاموں میں شریک ہو جاتے ہیں یہ حلال نہیں ہے اور نہ یہ اسلامی اخوت میں سے ہے۔ اگر ولیمہ کی دعوت ہو اس کو قبول کرنے کی زیادہ اہمیت ہے حدیث شریف میں ہے کہ جسے ولیمہ کے لئے بلایا جائے تو اسے چاہیئے کہ آجائے (بخاری و مسلم) اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ جسے (کھانے کے لئے) بلایا گیا اور اس نے قبول نہ کیا تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی (اور ساتھ ہی یوں فرمایا) کہ جو شخص بغیر بلائے داخل ہوا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا (ابوداؤد) اور جس جگہ گناہوں میں شرکت کرنی پڑے وہاں شریک نہ ہو۔ اگر پہلے سے علم ہو کہ جس جگہ بلایا ہے وہاں مثلاً گانا بجانا تصویر کشی ہوگی تو وہاں نہ جائے اور اگر وہاں جا کر معلوم ہو گیا کہ گناہوں کا انتظام ہے تو جو شخص مقتدیٰ ہے مثلاً عالم، حافظ، قاری وغیرہ جس کا لوگ اتباع کرتے ہیں یا جسکے عمل کی سند پکڑتے ہوں وہ واپس چلا آئے اور اگر کسی عام شخص کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آئے کہ جانے کے بعد منکرات کا پتہ چلے تو برے دل کے ساتھ کھانا کھالے لیکن تصویر ہرگز نہ کھنچوائے اور جہاں تک ممکن ہو گناہوں کے کام سے رکے اور اگر خاص دسترخوان پر ہی منکرات اور فواحش ہوں تو عام آدمی بھی واپس چلا آئے اور کھانا نہ کھائے کتب فقہ میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔

برکت کے لئے، نماز پڑھ دے[1]۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن ابن عمرؓ)

اور گھر والوں کے لئے دعا کر دے اور برکت کی دعا مانگے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، ابوعوانہ عن ابن عمرؓ)

افطار کی دعائیں

(۱) اور جب افطار کر چکے تو یہ پڑھے۔

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ — پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور انشاء اللہ ثواب ثابت ہو گیا۔

(ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن ابن عمرؓ)

(۲) جب افطار[2] کرنے لگے تو یہ پڑھے:

---

[1] جس کو دعوت دی اگر وہ روزہ دار ہے تو صاحبِ خانہ کی دلداری کے لئے چلا جائے اور کھانے کے بجائے اس کے گھر میں کم از کم دو رکعت نماز پڑھ دے اور برکت کی دعا کر دے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیمؓ کے گھر یہاں تشریف لے گئے انہوں نے آپ کی خدمت میں کھجوریں اور گھی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کھجوریں ان کے برتن میں اور گھی اس کے مشکیزہ میں واپس کر دو کیونکہ میں روزہ دار ہوں۔ اس کے بعد آپ نے گھر کے ایک کونہ میں فرضوں کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھی اور ان کے گھر کے لوگوں کے لئے دعا فرمائی (بخاری وغیرہ) بعض حالات میں جب کہ میزبان اصرار کرے اور اس کا دل ٹوٹنے لگے تو نفل روزہ توڑ دینے کی اجازت ہے لیکن بعد میں قضا رکھنا واجب ہے۔

[2] مصنفؒ نے افطار کی مشہور دعا: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ — اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر روزہ کھولا۔

نہیں لکھی خدا جانے کیسے ذہول ہو گیا۔ یہ دعا اور اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الخ افطار کرتے وقت اور ذَهَبَ الظَّمَأُ افطار کرنے کے بعد ہونی چاہیئے جیسا کہ سیاق دعا سے ظاہر ہو رہا ہے کیونکہ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ۔

اے اللہ! میں تیری اس رحمت کے واسطے سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے کہ تو میرے گناہ معاف فرما دے۔

(حاکم، ابن ماجہ، ابن سنی، موقوفاً علی ابن عمرؓ)

(۳) اگر کسی کے یہاں افطار کرے تو ان کو یہ دعا دے۔

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔

تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔

(ابن ماجہ، ابن حبان، عن عبداللہ بن الزبیرؓ)

کھانے کے آداب اور دعائیں

(۱) جب کھانا سامنے آئے تو بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کر دے اور سیدھے ہاتھ سے کھائے اور اپنے پاس سے[1] کھائے (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن عمر بن ابی سلمہؓ)

یعنی سالن وغیرہ جو برتن میں ہو اس میں بیچ میں ہاتھ نہ ڈالے اور ہر طرف ہاتھ نہ پھیرے۔ بلکہ اپنے سامنے اور اپنے قریب سے کھائے، جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) جب کوئی روزہ دار پانی پی لے تب ہی یہ کہا جائے گا کہ رگیں تر ہوگئیں۔ دعا اللّٰھم لک صمت حدیث میں اسی قدر ہے جتنی اوپر نقل کی گئی۔ اس سے زیادہ الفاظ جو عوام میں مشہور ہیں کسی نے اضافہ کر دیا ہے یہ دعا امام ابوداؤد نے کتاب المراسیل میں روایت کی ہے۔ وھو مرسل معاذ بن زہرۃ)

[1] یہ ایک جگہ سے اور اپنی طرف سے کھانے کا حکم اس وقت ہے جبکہ برتن میں ایک ہی قسم کی چیز ہو اور اگر برتن میں مختلف قسم کی چیزیں ہوں مثلاً کئی قسم کی کھجوریں ہوں یا کچھ کھجوریں کچھ بادام ہوں یا کوئی دوسری چیزیں ہوں تو پھر یہ جائز ہے کہ برتن میں جس جگہ چاہے ہاتھ ڈالے اور جو چیز چاہے کھائے۔ حضرت عکراش بن ذویبؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا (دیکھو مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۶۸) ۱۲۔

شیطان اس میں سے اپنے کھانے کا موقعہ لگا لیتا ہے (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن حذیفہ بن الیمانؓ)

حضرت وحشیؓ بن حرب نے بیان فرمایا کہ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے آپ نے فرمایا شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو گے؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں بھو تحال اسی طرح ہے۔ آپ نے فرمایا بسم اللہ پڑھ کر اور سب مل کر کھایا کرو اس میں تمہارے لیے برکت ہوگی (ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زہریلی بکری کے بارہ میں جو ایک یہودیہ نے آپؐ کو ہدیۃً دی تھی۔ صحابہ سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ پھر سب نے کھایا اور کسی کو بھی کچھ نقصان نہ پہنچا (حاکم عن ابی سعید الخدریؓ)

(۲) اور اس حدیث میں جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ابوالہیثمؓ کے مکان پر جانے اور تروتازہ چھوہارے اور گوشت کھانے اور ٹھنڈا پانی پینے کا ذکر ہے آپ کا یہ ارشاد مذکور ہے کہ یقیناً یہ وہی نعمت ہے جس کے متعلق تم سے قیامت کے روز پوچھا جائے گا۔ جب یہ بات صحابہ کرام کو بھاری معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا جب تمہیں ایسی چیز (یعنی نعمت خداوندی ملے) اور تم کھانا شروع کرو تو یوں کہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ ط — میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔

اور جب تم سیر ہو جاؤ تو یوں پڑھو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ۔ — سب تعریفیں خدا ہی کے لیے ہیں جس نے ہمارا پیٹ بھرا اور ہمیں سیراب کیا اور ہمیں انعام دیا اور بہت دیا۔

اس پر عمل کرنے سے اس نعمت کا بدلہ ہو جائے گا (یعنی شکریہ کے قائم مقام ہو گا)

(حاکم عن ابی ہریرہؓ)

(۳) اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ — میں نے اس کے اول و آخر میں اللہ کا نام لیا

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن عائشہؓ)

(۴) اور اگر کسی جذامی یا آفت[1] زدہ مریض کے ساتھ کھانے تو یہ کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ۔ — میں اللہ کے نام کے ساتھ اس پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے کھاتا ہوں۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم ابن سنی عن جابرؓ)

جب کھانے سے فارغ ہو تو یہ دُعا پڑھے

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔ (بخاری)

سب تعریف اللہ کے لیے ایسی تعریف جو بہت ہو اور پاکیزہ ہو اور بابرکت ہو۔ اے ہمارے رب! ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں

امام بخاری نے مذکورہ دعا کتاب الاطعمہ میں لکھی ہے اور حدیث یوں ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دسترخوان اٹھایا جاتا تھا اس وقت آپ یہ دعا پڑھتے تھے (سنن ابوداؤد) کتاب الاطعمہ وسنن ترمذی ابواب الدعوات میں بھی اسی طرح ہے اور سنن ابن ماجہ میں ہے کہ جب کھانا اٹھایا جاتا تھا تو یہ دعا پڑھتے تھے لیکن مصنفؒ نے اس کو کھانے سے فارغ ہونے کی دعاؤں میں لکھ دیا ہے چونکہ کھانے کے بعد ہی دسترخوان اٹھایا جاتا ہے اس لئے مصنفؒ نے اس فرق کا خیال نہیں فرمایا:

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا وَاٰوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ۔ (بخاری عن ابی امامہؓ)

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہماری ضرورتوں کی کفایت فرمائی اور ہمیں سیراب کیا وہ خود کافی کیا ہوا نہیں (کیونکہ ہر وقت اس کے نام کی ضرورت ہے) اور ہم اس کی ناشکری نہیں کرتے۔

---

[1] آفت زدہ یعنی وہ بیمار جو ایسے مرض میں مبتلا ہو جس سے دوسرا شخص گھن کرے جیسے جذام، برص، تپ دق اور دمہ وغیرہ۔

یہ دُعا بھی امام بخاری نے کتاب الاطعمہ میں روایت کی ہے اور اس میں یوں ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے وقت کبھی یوں فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو اس کو پڑھتے اور کبھی یوں فرماتے کہ جب دستر خوان اٹھایا جانے لگتا تو آپ اس کو پڑھتے۔

(۳) اور نیچے لکھی ہوئی دعا بھی کھانے کے بعد پڑھنا ثابت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط	سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

(سنن اربعہ، ابن سنی عن ابی سعید الخدری رضؓ)

(۴) اور کھانے سے فارغ ہو کر ذیل کی دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا	سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے کھلایا پلایا اور آسانی سے گلے سے اتارا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔

(ابو داؤد، نسائی، ابن حبان عن ابی ایوب الانصاری رضؓ)

(۵) اور کھانے سے فارغ ہو کر ذیل کی دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ ط	سب تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے نصیب کیا بغیر میری قوت اور کوشش کے۔

(ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، ابن سنی عن معاذ بن انس رضؓ)

کھانے کے بعد اس کے پڑھ لینے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(ابو داؤد، ترمذی، وغیرہما)

(۶) اور جب کھانا کھا چکے تو یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ۔	اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر نصیب فرما۔

(ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس)

(۷) اور جب دودھ پیئے تو یہ پڑھے ،

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباسؓ) کو اور زیادہ نصیب فرما ۔

(۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ جب وہ کوئی لقمہ کھائے تو اس پر خدا کی حمد کرے اور جب کوئی گھونٹ پیئے تو اس پر خدا کی حمد کرے (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن سنی، عن انسؓ)

اور جب کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے

(۱) تو یہ دعا پڑھے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَھَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُكَافًا وَّلَا مَكْفُوْرٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰی مِنَ الْعُرْیِ وَھَدٰی مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

(نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

سب تعریف اللہ کے لیے جو کھلاتا ہے اور جسے کھلایا نہیں جاتا اس نے ہم پر احسان فرمایا پس ہمیں ہدایت دی اور کھلایا اور پلایا اور ہر اچھی تعریف سے نوازا۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی تعریف رخصت نہیں کی جا سکتی (کیونکہ وہ ہر وقت لائق تعریف ہے) اور نہ اس کی نعمتوں کا بدلہ دیا جا سکتا ہے اور نہ اس کی ناشکری کی جا سکتی ہے اور نہ اسکی طرف سے بے پرواہی برتی جا سکتی ہے سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھانے کی چیزیں کھلائیں اور پینے کی چیزیں پلائیں اور برہنگی کے بعد کپڑا پہنایا اور گمراہی کے بعد ہدایت دی اور نابینا کرنے کے بجائے بینائی عطا فرمائی اور بہت سی مخلوق پر فضیلت دی سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۔

() کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہوئے پڑھنے کی دوسری دُعا۔

اَللّٰھُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَیْتَ وَھَنَّئْتَنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَکْثَرْتَ وَاَطْبَتَ فَزِدْنَا۔
(ابن ابی شیبہ)
(موقوفاً علی سعید بن جبیرؓ)

اے اللہ! تو نے ہی ہمیں کھانے سے سیر کیا اور پینے کی چیزوں سے سیراب کیا۔ پس تو ہی اس کو ہمارے لیے خوشگوار بنادے اور تو نے ہی ہمیں رزق دیا اور بہت دیا اور اچھا دیا۔ پس تو اس میں ہمارے لئے اور زیادتی فرما۔

جس کے یہاں کھانا کھائے اسکے لیے یوں دُعا کرے

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ

اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرمائیے

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن بسرؓ)

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ (مسلم عن المقداد)

اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

کپڑے پہننے کی دُعا

۱۔ اور جب کوئی کپڑا پہنے تو یہ پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے یہاں تشریف لائے۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا اور کھجوروں اور دودھ سے بنایا ہوا میٹھا پیش کیا پھر خشک کھجوریں پیش کی گئیں چنانچہ آپ کھاتے رہے اور گٹھلیاں اپنی دو انگلیوں انگوٹھے کی پاس والی انگلی اور بیچ کی انگلی کے درمیان پشت پر جمع فرماتے رہے۔ پھر کوئی اور چیز پینے کی لائی گئی سو آپ نے وہ نوش فرمالی۔ میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے عرض کیا ہمارے لئے دعا فرمایئے۔ اس پر آپ نے یہ دعا کی۔ ۱۲

ے اخرجہ مسلم عن المقداد فی باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ جلد ۲ صہ ۱۸۴ و فی الحدیث قصۃ۔ ۱۲۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُكَ مِنْ خَیْرِهٖ وَخَیْرِ مَاھُوَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَاھُوَ لَهٗ۔
(ابن السنی عن ابی سعید الخدریؓ)

اے اللہ! میں آپ سے اس کپڑے کی بھلائی کا اور جس مقصد کے لئے ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی سے اور یہ جس مقصد کے لئے ہے اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

نیا کپڑا پہننے کی دعائیں

(۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اسکا نام لے کر فرماتے کہ اللہ نے مجھے یہ عنایت فرمایا، عمامہ ہوتا یا کرتہ ہوتا یا چادر ہوتی یا اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا ہوتا۔ اس کے بعد نیچے لکھی ہوئی دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِیْهِ اَسْئَالُكَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ[۱] (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابی سعید الخدریؓ)

اے اللہ! تیرے ہی لئے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا کرے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

اور پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد خدا کی حفاظت اور خدا کے چھپانے

---

[۱] ھذا الدعاء وما بعدہ ماخوذ من حدیث واحد رواہ ابو سعید الخدریؓ ولما الدین کو ابن السنی فی روایۃ الثوب الجدید جعلہ المصنفؒ فی ما اذا لبس الثوب مطلقاً لتعمیما کان اوجدیدا ۱۲۔

میں رہے گا۔ (یعنی خدا اسے مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا اور اس کے گناہوں کو پوشیدہ رکھے گا (ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، حاکم، عن عمرؓ)

کپڑا پہننے کی ایک اور دعا

(۴) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کپڑے پہن کر یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا ہے بغیر میری کوشش اور قوت کے۔

تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم) لفظ وَمَا تَاَخَّرَ (جس میں پچھلے گناہوں کا ذکر ہے) صرف سنن ابو داؤد میں ہے)

جب کسی مسلمان کو نیا کپڑا پہنتے دیکھے تو یہ دعا پڑھے

(۱) تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰهُ۔

(ابو داؤد، ابن ابی شیبہ عن ابی الدرداءؓ)

(اللہ تمہاری عمر میں ترقی دے تاکہ) تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور اس کے بعد خدا تم کو اور کپڑا دے۔

(۲) اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ۔

(بخاری، ابو داؤد، عن ام خالدؓ)

پرانا کرنا اور پھاڑنا نصیب ہو پھر پرانا کرنا اور پھر پھاڑنا نصیب ہو، پھر پرانا کرنا اور پھاڑنا نصیب ہو۔

جب کپڑا اتارنے لگے

تو بسم اللہ پڑھ کر اتارے۔ بسم اللہ شیطان کی آنکھوں کے لئے پردہ بن جائے گی۔

(ابن ابی شیبہ، ابن سنی عن انسؓ)

چوتھی منزل

بروز اتوار

نمازِ استخارہ

(۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو (اہم) کاموں میں اس طرح استخارہ تعلیم فرماتے تھے۔ جس طرح قرآن کی آیت سکھاتے تھے۔

آپؐ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اہم کام کا ارادہ کرے تو فرضوں کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے پھر دعا میں یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ۔

اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے اور اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام[1] میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما اور اسے میرے لئے آسان فرما، پھر میرے لیے اس میں برکت فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا و آخرت میں شر (اور برا) ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لئے خیر مقدر فرما۔ جہاں کہیں بھی ہو پھر اس پر مجھے راضی فرما۔

---

[1] دونوں جگہ عبارت پر لکیر کھینچی ہوتی ہے جب اس پر پہنچے تو اپنے کام کا دھیان کرے ۱۲۰۔

ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ۔ (بخاری، سنن اربعہ عن جابر بن عبداللہ انصاریؓ)

اور بعض روایات میں اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ کے بعد یہ الفاظ آتے ہیں۔

(۲) اِنْ کَانَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَادِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَقَدِّرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کَانَ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَادِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَقَدِّرْ لِیَ الْخَیْرَ وَرَضِّنِیْ بِہٖ ۔

اگر یہ کام میرے دین میں اور موت کے بعد والی زندگی میں اور اس زندگی میں اور انجام کار کے اعتبار سے بہتر ہو تو اس کو میرے لئے مقدر فرما اور میرے لیے آسان فرما اور میرے لیے اس میں برکت عطا فرما اور اگر یہ کام میرے دین میں اور موت کے بعد والی زندگی اور اس زندگی میں اور انجام کار کے اعتبار سے برا ہو تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرمادے اور میرے لیے خیر مقدر فرمادے اور مجھے اس پر راضی فرمادے۔

(ابن حبان، ابن ابی شیبہ، عن جابرؓ)

(۳) اور بعض روایات میں اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ کے بعد یہ الفاظ آتے ہیں۔

خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَخَیْرًا لِّیْ فِیْ مَعِیْشَتِیْ وَخَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کَانَ غَیْرُ ذٰلِکَ خَیْرًا لِّیْ فَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کَانَ وَرَضِّنِیْ بِقَدَرِکَ ۔

اے اللہ! یہ کام میرے لیے اگر میرے دین میں اور دنیا کی زندگی میں بہتر ہو اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہو تو اس کو میرے لیے مقدر فرما اور مجھے اس میں برکت دے اور اگر اس کے علاوہ میرے لئے بہتر ہو تو میرے لئے خیر مقدر فرما جہاں بھی ہو اور مجھے اپنی تقدیر پر راضی فرما۔

(ابن حبان، عن ابی ہریرۃؓ)

(۴) اور بعض روایات میں یہ الفاظ آتے ہیں۔

خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ وَاِنْ کَانَ کَذَا وَکَذَا شَرًّا لِّیْ فِیْ

اگر یہ کام میرے لئے میرے دین میں اور میری زندگی میں اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہو تو اس کو میرے لئے مقدر فرما اور اگر یہ کام میرے دین

دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ ثُمَّ اقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ اَیْنَمَا کَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(ابن حبان عن ابی سعیدؓ)

میں اور میری زندگی میں اور انجام کے اعتبار سے میرے لئے برا ہو تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور پھر میرے لیے خیر مقدر فرما جہاں بھی ہو اور برائی سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے۔

(۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ[1]

اے اللہ! میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں آپ کے علم کے ساتھ اور قدرت طلب کرتا ہوں آپ کی قدرت کے ساتھ۔

وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهُمَا بِیَدِكَ لَا یَمْلِكُهَا اَحَدٌ سِوَاكَ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ هٰذَا الْاَمْرُ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَفِیْ دُنْیَایَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَوَفِّقْهُ وَسَهِّلْهُ وَاِنْ کَانَ غَیْرُ ذٰلِكَ خَیْرًا لِّیْ فَوَفِّقْنِیْ لِلْخَیْرِ حَیْثُ کَانَ (بزاز عن عبد اللہ بن مسعودؓ)

اور تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تیرے سوا ان دونوں کا کوئی مالک نہیں کیونکہ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو قادر ہے میں قادر نہیں ہوں اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے اے اللہ! اگر یہ کام بہتر ہے میرے لیے میرے دین میں اور میری دنیا میں اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہو تو اس کو موافق فرما اور آسان فرما اور اگر میرے لیے اس کے علاوہ (دوسری چیز) بہتر ہو تو مجھے خیر کی توفیق عطا فرما جہاں کہیں بھی ہو۔

استخارہ برائے نکاح

اگر نکاح کے بارے میں استخارہ کرنا ہو تو جہاں پیغام دیا ہے اس کو پوشیدہ رکھے

---

[1] مابین القوسین زدناہ من مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص۲۸۰ التکمیلو للروایت قال الهیثمی رواہ البزار باسانید والطبرانی فی الثلاثة واکثر اسانید البزار حسنة

اور اچھی طرح وضو کرکے (دو یا چار رکعت) جو مقدر میں ہو نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ کی تعریف اور اس کی عظمت و بزرگی بیان کرے۔ پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں یوں عرض کرے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنَّ فِيْ (فُلَانَةَ وَيُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا) خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدِرْهَا لِيْ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِّنْهَا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدِرْهَا لِيْ۔

اے اللہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں اور تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے پس اگر تو جانتا ہے کہ فلانی عورت (یہاں اس کا نام لیوے) میرے لیے دین و دنیا اور آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور اگر اس کے علاوہ (کوئی دوسری عورت) میرے دین اور آخرت کے لیے بہتر ہو تو اسی کو میرے لیے مقدر فرما۔

(ابن حبان، حاکم عن ابی ایوب الانصاریؓ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کی نیک بختی میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خیر کا سوال کرے اور اس کی بدبختی میں سے یہ بات بھی ہے کہ اللہ سے خیر طلب کرنے کی دعا چھوڑ دے۔ (حاکم، ترمذی)

خطبہ بوقت نکاح

۱۔ جب کسی کا نکاح پڑھا جائے تو یہ خطبہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا

سب تعریف اللہ کے لیے ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس کی مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت چاہتے ہیں اور ہم اللہ کی پناہ چاہتے

له بریکٹ میں جو عبارت ہے اس کی جگہ اس عورت کا نام لے جس کے لئے پیغام بھیجا ہو ۱۲۰

مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ہ

سنن اربعہ، حاکم، ابوعوانہ،
عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ،

ہیں اپنے نفسوں کے شر سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے، جسے اللہ ہدایت دے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا فرمایا اور اس جان سے اس کا جوڑا پیدا فرمایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے مطالبہ کیا کرتے ہو اور قرابت سے بھی ڈرو۔ بالیقین اللہ تعالیٰ تم سب پر نگران ہے اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اور بجز اسلام کے اور کسی حالت پر جان مت دینا۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو قبول کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچ گیا۔

سنن ابوداؤد میں خطبہ بالا میں عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کے بعد یہ الفاظ زائد ہیں۔

اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ

جنہیں آپ نے حق دے کر بھیجا ہے اور جو لوگوں کو قیامت سے قبل خوشخبری سنانے والے

وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ط

(ابوداؤد عن ابن مسعودؓ)

اور ڈرانے والے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے خدا و رسول کی نافرمانی کی وہ اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچاتا ہے اور اللہ کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

وَنَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ ط

(ابوداؤد موقوفاً)

ہم اللہ سے اس کا سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان لوگوں میں داخل فرمائے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی رضامندی کا اتباع کرتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے بچتے ہیں کیونکہ اس کی ذات سے ہمارا وجود قائم ہے اور ہم اسی کے لئے ہیں۔

دولہا کو یوں مبارکباد دے

(۱) بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ۔

اللہ تجھے برکت عطا فرمائے۔

(۲) بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ط

اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے۔

(سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرہؓ)

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

پس اللہ تجھے برکت دے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کی شادی کا مبارک واقعہ

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے کر دیا تو رخصتی کرنے کے بعد رات کو آپؐ ان کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ پانی لاؤ۔ پس وہ کھڑی ہوئیں اور ایک لکڑی کے

پیالہ کے پاس گئیں جو گھر میں موجود تھا اور اس میں پانی لائیں۔ آپؐ نے اس پیالہ کو لے لیا اور اس میں کُلّی کی۔ پھر ان سے فرمایا کہ آگے آؤ۔ وہ آگے آئیں۔ پھر آپؐ نے وہ پانی ان کے سینے اور سر پر چھڑکا اور پھر یہ دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَابِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط — اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ پیٹھ پھیرو۔ انہوں نے پیٹھ پھیری تو آپؐ نے ان کے دونوں مونڈھوں کے درمیان پانی ڈالا اور فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَابِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط — اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

اس کے بعد پھر فرمایا کہ پانی لاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپؐ کا مقصد سمجھ گیا۔ لہٰذا میں کھڑا ہوا اور پیالہ میں پانی بھرا اور آپؐ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ آپ نے اس میں سے پانی لیا اور اس میں کلی کی۔ پھر فرمایا کہ آگے بڑھو۔ چنانچہ میں آگے بڑھا اور آپؐ نے میرے سر پر اور سینہ پر پانی ڈالا۔ پھر یہ دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُہٗ بِکَ وَذُرِّیَّتَہٗ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط — اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ پیٹھ پھیرو۔ میں نے پیٹھ پھیری۔ آپؐ نے میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان پانی ڈالا اور یوں دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُہٗ بِکَ وَذُرِّیَّتَہٗ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط — اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

جب کسی عورت کو نکاح کر کے گھر میں لائے یا کوئی غلام خرید کر لائے تو اسکی پیشانی کو پکڑ کر یہ دعا پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

اے اللہ! میں تجھ سے اسکی بھلائی اور اسکے عادات و اخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اسکے شر اور اسکے اخلاق و عادات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(ابوداؤد، نسائی، ابویعلی، عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہٖ)

اگر جانور خریدے

تو اس کی کمر کی اٹھی ہوئی جگہ کو پکڑ کر مذکورہ بالا دعا پڑھے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلی، حاکم، عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہٖ)

اور جب کوئی غلام خریدتے

تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ذیل کی دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيْلَ الْعُمْرِ كَثِيْرَ الرِّزْقِ۔

اے اللہ! مجھے اس میں برکت دے اور اس کو لمبی عمر والا اور زیادہ رزق والا بنا دے۔

(ابن ابی شیبہ، موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

جب بیوی سے ہم بستری کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا۔ (صحاح ستہ عن ابن عباسؓ)

میں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں، اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے اس سے (بھی) شیطان کو دور رکھ۔

اس دعا کو پڑھ لینے کے بعد اس وقت کی ہمبستری سے جو اولاد پیدا ہوگی شیطان اسے کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا (بخاری و مسلم) اس کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمبستری کے وقت اللہ کا نام نہ لینے سے شیطان کا نطفہ بھی مرد کے نطفہ کے ساتھ اندر چلا جاتا ہے۔

(کذا فی حاشیۃ الحصن)

جب منی نکلے تو دل میں پڑھے

(۲) اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْبًا ط

اے اللہ! جو اولاد تو مجھ کو دے اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ کر۔

(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

بچے کے کان میں اذان دینا

اور جب نومولود بچہ پاس لایا جائے تو اس کے داہنے کان میں اذان دے۔

(ابو داؤد، ترمذی عن ابی رافعؓ)

(بعض روایات میں بچے کے بائیں کان میں اقامت پڑھنا وارد ہوا ہے اور یہی معمول ہے کہ داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھی جاتی ہے)

تحنیک وتبریک

اور نومولود بچہ کو گود میں رکھ کر اپنے منہ میں چھوہارہ لے کر چبائے پھر بچہ کے منہ میں تھوک دے اور اس کے تالو میں مل دے اور اس کے لئے برکت کی دعا کرے اس کو تحنیک وتبریک کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بچے لائے جاتے تھے تو آپؐ اسی طرح کرتے تھے۔

(مسلم عن عائشہؓ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو ان کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر

رضی اللہ عنہا ان کو آپؐ کے پاس سے گئیں تو آپ نے یہی عمل فرمایا (بخاری و مسلم عن السائبؓ)

بچّہ کا تعویذ

بچہ کو شیطان سے اور زہریلی چیز سے بچانے کے لئے نیچے لکھی ہوئی دعا پڑھا کرے۔

أَعُوْذُ[1] بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ط

میں تیرے لیے اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے ہر شیطان اور زہریلے جانور اور ضرر پہنچانے والی آنکھ سے پناہ چاہتا ہوں۔

(بخاری، سنن اربعہ، بزار عن ابن عباسؓ)

اور جب بچہ بولنے لگے

تو اس کو پہلے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سکھائے (ابن سنی عن عمرو بن شعیبؓ)

اور جب بنی عبد المطلب کا کوئی بچہ بولنے لگتا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو یہ آیت سکھاتے تھے[2]

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا (ابن السنی عن عمرو بن شعیبؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھوانے کے لیے بچہ کی ماریٹ کرو۔ جب سات سال کا ہو جائے، اور اس کا بستر علیحدہ کردو جب وہ نو سال کا ہو جائے۔

---

[1] حصن حصین کے نسخوں میں اَعُوْذُ ہی ہے لیکن روایات میں اُعِيْذُ ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ [2] یہ سورہ بنی اسرائیل کی آیت ہے۔ ترجمہ یہ ہے۔ "اور آپ فرما دیجئے کہ سب تعریف اس کے لیے ہے جس نے نہ کسی کو اپنی اولاد بنایا اور نہ ملک میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ عجز سے کوئی اسکا مددگار ہے اور تو اللہ کی بڑائی بیان کر اچھی طرح سے۔"

اور اسکا نکاح کردو جب سترہ سال کا ہو جائے۔ جب یہ کام کر چکے تو اس کو اپنے سامنے بٹھا کر یہ کہے۔

لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ۔ — اللہ تجھے میرے لئے فتنہ نہ بنائے نہ دنیا میں نہ آخرت میں۔

(ابن سنی عن انس رضی اللہ عنہ)

سفر کے آداب اور دُعائیں

اور جب سفر کو روانہ ہونے لگے تو مصافحہ کرے اور مقیم یعنی مسافر کو رخصت کرنے والا یہ پڑھے۔

(۱) أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔ — اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین اور تیری امانتداری کی صفت اور تیرے عمل کا انجام۔

(نسائی، ابوداؤد، ترمذی، حاکم، ابن حبان عن ابی ہریرہ رضؓ)

اور مسافروں سے یوں کہے:

أَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ — میں آپ کو سلام کرتا ہوں (نسائی)

(۲) اور مسافر رخصت کرنے والے کو یہ دعا دے۔

أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تَخِيْبُ وَدَائِعُهُ۔ — تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔

(ابن سنی، طبرانی، عن ابی ہریرۃ رضؓ)

ابن سنی کی ایک روایت میں لَا تَخِيْبُ کی جگہ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ ہے۔

(۳) اور جو شخص یوں کہے کہ میں سفر کو جانا چاہتا ہوں مجھے وصیت کیجئے۔ تو اسے یہ وصیت کیجئے۔

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ۔ — اللہ کے ڈر کو اور ہر بلندی پر تکبیر لازم رکھو۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضؓ)

پھر جب وہ روانہ ہو جائے تو اس کو یہ دعا دے۔

اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔

اے اللہ! اس کا سفر آسانی سے طے کرا دے اور اس کا سفر اس پر آسان فرما دے۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہؓ)

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا سفر کا ارادہ ہے مجھے کچھ (دعا کا) تحفہ دیجئے تو آپؐ نے یہ دعائیں دیں۔

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ (ترمذی، حاکم، عن انسؓ)

خدا پرہیزگاری کو تیرے سفر کا سامان بنائے اور تیرے گناہ بخش دے اور جہاں تو جائے وہاں تیرے لئے خیر آسان کر دے۔

اور بعض روایات میں دعا کے یہ الفاظ ہیں۔

جَعَلَ اللّٰهُ التَّقْوٰى زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتَ۔

خدا تجھے تقویٰ نصیب کرے اور تیرے گناہ بخش دے اور تیرے لئے خیر آسان کر دے جہاں بھی تو جائے۔

امیر لشکر کو ہدایت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو امیر لشکر بناتے تو اس کو خصوصاً اور اس کے تمام ساتھیوں کو عموماً اللہ تعالےٰ سے ڈرنے کی نصیحت فرماتے۔ پھر یہ دعا فرماتے۔

(۱) اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا۔

(مسلم، سنن اربعہ، عن بریدہ ابن الحصیب الاسلمیؓ)

اللہ کے راستہ میں اللہ کے نام سے جہاد کرو اور جو شخص اللہ کا انکار کرے اس سے جنگ کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور عہد شکنی نہ کرو اور کسی کے ناک، کان وغیرہ نہ کاٹو اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

اور بعض روایات میں اس موقعہ کی ہدایات کے یہ الفاظ آئے ہیں۔

(۲) اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ لَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا وَّ لَا طِفْلًا وَّ لَا صَغِیْرًا وَّلَا امْرَاَۃً وَّلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَکُمْ وَ اَصْلِحُوْا وَ اَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔

(ابوداؤد عن انسؓ)

اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر روانہ ہو جاؤ اور کسی بوڑھے ناکارہ آدمی کو اور بچے اور عورت کو قتل مت کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور غنیمتیں جمع کرو اور آپس کے معاملات درست رکھو اور احسان کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

امیر لشکر کے ساتھ (کچھ دور) چلتے۔ پھر فرماتے چلو اللہ کے نام پر۔ اس کے بعد یہ دعا دیتے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنْھُمْ۔

اے اللہ! ان کی مدد فرما۔

(حاکم، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

(۱) اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَسِیْرُ۔

(بزاز، احمد، عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے (دشمنوں پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے ان کے دفع کرنے کی تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔

اگر دشمن وغیرہ کا خوف ہو

تو پوری سورۃ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ پڑھے۔ اس کا پڑھنا ہر بری چیز سے محفوظ ہو جانے کا سبب ہے۔ بعض اکابر کا ارشاد ہے کہ یہ مجرب ہے[1]۔

---

[1] مصنف رحؒ نے اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔

جب رکاب یا پائیدان میں قدم رکھے تو

(۱) بسم اللہ کہے اور جب جانور کی پشت یا سیٹ پر بیٹھ جائے تو الحمد للہ کہے۔ پھر یہ آیت پڑھے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔

اس کے بعد تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر اور ایک بار لا الٰہ الا اللہ کہے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ط (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، احمد، حاکم عن علیؓ)

اے خدا میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں بیشک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ صرف تو ہی گناہ بخشتا ہے۔

(۲) اور بعض روایات میں ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کی پشت پر سیدھا بیٹھ کر تین بار اللہ اکبر کہا اور سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا پوری آیت مقرنین تک پڑھی۔ پھر یہ دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى۔ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جن سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما دے اور اس کا راستہ جلدی جلدی کرا دے۔ اے اللہ! تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے گھر بار کا کارساز ہے اے اللہ!

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ۔

میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی مشقت سے اور بُری حالت کے دیکھنے سے اور گھر بار میں بُری واپسی سے۔

اور جب سفر سے واپس ہوتے تب بھی اس دعا کو پڑھتے اور ان کلمات کا اضافہ فرماتے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی عن ابن عمرؓ)

(۳) اور بعض روایات میں ہے کہ جب سفر کے لیے روانہ ہونے لگتے تو انگلی اٹھا کر یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّتِكَ اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)

اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور تو ہی ہمارے گھر بار میں محافظ ہے اے اللہ تو اپنی بھلائی کو (اس سفر میں) ہمیں واپس لا اے اللہ! تو زمین (راستہ) کو ہمارے لیے سکیڑ دے اور سفر کو ہمارے لیے آسان فرما دے اے اللہ! سفر کی سختیوں سے اور تکلیف دہ واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اونٹ ایسا نہیں ہے جس کے کوہان کی بلندی پر شیطان نہ ہو۔ جب تم اس پر سوار ہو تو اللہ کا نام لو جیسے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے پھر اسے اپنی خدمت کے لئے استعمال میں لاؤ۔ کیونکہ اللہ عزوجل ہی سوار کراتا ہے۔

(احمد، طبرانی، عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

جب سفر کرنے لگے تو ان چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے

(۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں سفر کی مشقت سے اور واپسی کی تکلیف سے اور خوبی کے بعد برائی کی طرف لوٹنے سے اور مظلوم کی بددعا سے اور مال میں اور اہل وعیال میں برا منظر دیکھنے سے۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن عبداللہ بن سرجسؓ)

(۶) اور سفر کو روانہ ہوتے وقت یہ دُعا بھی مروی ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَلَاغًا یَّبْلُغُ خَیْرًا وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ۔ اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا الْاَرْضَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

اے اللہ! میں آپ سے ایسا ذریعہ مانگتا ہوں جو خیر کو پہنچائے اور آپ کی مغفرت اور رضامندی کا سوال کرتا ہوں۔ تمام بھلائی آپ کے دست قدرت میں ہے بلاشبہ آپ ہر شے پر قادر ہیں اے اللہ! آپ سفر میں میرے ساتھی اور میرے اہل وعیال میں میرے کارساز ہیں۔ اے اللہ! ہمارے لیے سفر آسان فرما اور ہمارے لئے زمین لپیٹ دیجئے اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور بُری واپسی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(ابو یعلیٰ، ابن سنی عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ)

(۷) سفر کو روانہ ہونے کے وقت پڑھنے کی ایک دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اَصْحِبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا۔

اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور تو ہی گھر بار میں ہمارا کارساز ہے۔ اے اللہ تو ساتھی رہ ہمارے سفر میں اور نگران رہ ہمارے گھر بار میں۔

(ترمذی، نسائی عن عبداللہ بن سرجسؓ)

اُترتے چڑھتے تکبیر و تسبیح

(۸) جب کسی گھاٹی پر چڑھے تو اللہ اکبر کہے اور نیچے اترے تو سبحان اللہ کہے۔

(بخاری، نسائی، ابوداؤد، عن جابرؓ)

(۹) ایک حدیث میں ہے کہ جب کسی وادی پر چڑھے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور اللہ اکبر کہے۔

اگر سواری کا پاؤں پھسل جائے

(۱۰) تو بِسمِ اللہ کہے[۱]۔ (نسائی، حاکم، احمد، طبرانی فی الکبیر عن اسامۃ بن عمیرؓ)

اور جب سمندر کا سفر کرے

(۱) تو ڈوبنے سے محفوظ رہنے کے لئے یہ دونوں آیتیں پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا (آخر تک جو سورۂ ہود) کی آیت ہے اور وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ (آخر تک جو سورۂ زمر میں ہے) طبرانی فی الکبیر، ابو یعلیٰ، ابن سنی عن الحسین بن علیؓ)

---

[۱] ایکسیڈنٹ ہو جائے تب بھی بسم اللہ کہے۔

[۲] دونوں آیتیں مع ترجمہ ذیل میں درج ہیں۔

(۱) بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا بیشک میرا پروردگار ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔

اور کافروں نے خدا کو نہ پہچانا جیسا کہ اسے پہچاننا چاہیے حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اس کے قبضہ میں ہو گی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک ہے اور اس عقیدہ سے برتر ہے جو مشرک لوگ شرکیہ عقیدے رکھتے ہیں۔

جب جانور بھاگ جائے

(۱) تو یوں آواز دے۔

اَعِیْنُوْنِیْ یَاعِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ — اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تم پر رحم کرے۔

(بزاز عن ابن عباس رضی اللہ عنہم)

لفظ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ابن ابی شیبہ میں زیادہ ہے جو ابن عباسؓ پر موقوف ہے۔

(۲) بعض روایات میں یوں ہے کہ جب مدد کا ارادہ کرے (خواہ کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو) تو یوں پکارے۔

یَاعِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَاعِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ۔ — اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

طبرانی فی الکبیر عن زید بن علیؓ)

اور اس کا تجربہ کیا گیا ہے (جب کبھی حیرانی کے موقعہ پر کسی نے اس طرح کی آواز

لہ یہ ندا ان لوگوں کو ہے جو وہاں موجود ہوں جن کا علم مسافر کو نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کو جانتا ہے۔ معجم طبرانی میں ایک روایت ہے کہ بلاشبہ اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں گشت کرتے ہیں جو اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ہیں۔ درختوں کے جو پتے گرتے ہیں ان کو لکھتے ہیں۔ پس جب تم میں سے کسی کو بیابان سرزمین میں کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اس طرح آواز دے یَاعِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ (یعنی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو) حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ندا ان فرشتوں کو ہے جو وہاں موجود ہوتے ہیں اور ندائے غیب نہیں ہے پس اولیاء اللہ یا اموات کو ندا دینے کے جواز پر جو لوگ اس سے استدلال کرتے ہیں وہ غلط ہے۔

وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ ملٰئکۃ فی الارض سوی الحفظۃ یکتبون ما یسقط من ورق الشجر فاذا اصاب احدکم عرجۃ بارض فلاۃ فلینادِ اعینوا عباد اللہ (رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۳۲) ۱۲

لگائی تو اللہ کا کوئی بندہ ضرور ظاہر ہو گیا) (طبرانی فی الکبیر)

اور جب بلند جگہ پر چڑھے تو یہ پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ؕ

اے اللہ تو ہی ہر بلندی سے اونچا ہے اور ہر حال میں تیرا شکر ہے۔

(احمد، ابو یعلیٰ، ابن السنی، عن انس رضؓ)

جب وہ بستی نظر آئے جس میں جانا ہے تو یہ پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا۔

نسائی، ابن حبان، حاکم، عن صہیب رضی اللہ عنہ)

اے اللہ! جو ساتوں آسمانوں اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو آسمانوں کے نیچے ہیں اور جو ساتوں زمینوں کا اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو ان کے اوپر ہیں اور جو شیطانوں کا اور ان سب کا رب ہے جن کو شیطانوں نے گمراہ کیا ہے اور جو ہواؤں کا اور ان چیزوں کا رب ہے جنہیں ہواؤں نے اڑایا ہے سو ہم تجھ سے اس آبادی کی اور اس کے باشندوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور اس کے شر سے اور اس کی آبادی کے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں جو اس کے اندر ہیں۔

(۲) اور بعض روایات میں اس موقعہ کے لئے یہ الفاظ آتے ہیں۔

اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا۔

میں تجھ سے اس بستی کی اور جو اس میں ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور یہ بستی اور جو اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(طبرانی عن لبابہ بن ابی رفاعہ بن المنذر الانصاری رضؓ)

جب اس شہر یا بستی میں داخل ہونے لگے تو تین بار یہ پڑھے

۱۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ — اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے۔

پھر یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا۔

اے اللہ! تو ہمیں اس کے میوے نصیب فرما اور یہاں کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت اور یہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما۔

جب کسی منزل یا ریلوے اسٹیشن یا موٹر سٹینڈ پر اترے

(۱) تو یہ پڑھے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کسی منزل پر اتر کر مذکورہ بالا کلمات پڑھ لے تو وہاں سے روانہ ہونے تک اسے کوئی چیز ضرر نہ دے گی (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، عن خولہ بنت حکیمؓ)

سفر میں شام ہو اور رات آجائے تو یہ پڑھے

(۱) یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْكِ وَشَرِّ مَا یَدُبُّ عَلَیْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِی الْبَلَدِ وَمِنْ

اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیرے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئیں اور جو تجھ پر چلتی ہیں اور اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیر سے اور اژدہے سے اور سانپ اور بچھو سے اور اس شہر کے رہنے والوں کے شر سے اور باپ کے

وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ (نسائی، حاکم عن عمرؓ) اور اولاد کے شر سے۔

سفر میں جب سحر کا وقت ہو تو یہ پڑھے

(۲) سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِہٖ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ؕ (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

سننے والے نے (ہم سے) اللہ کی تعریف بیان کرنا سنا اور اسکی نعمت کا اور ہم کو اچھے حال میں رکھنے کا اقرار جو ہم نے کیا وہ بھی سنا۔ اے ہمارے رب تو ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر فضل فرما یہ دعا کرتے ہوئے دوزخ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

سفر میں اچھا حال رہنے کا عمل

(۲) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبیر! کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ سفر میں نکلو تو اپنے سب ساتھیوں سے بڑھ کر اچھے حال میں رہو اور سب سے زیادہ تمہارے پاس زاد راہ رہے۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں ضرور یہ چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم یہ پانچ سورتیں سفر میں پڑھا کرو۔ (۱) قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ ہر سورت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ سے شروع کی جائے اور قل اعوذ برب الناس کے ختم پر بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی جائے۔ (اس طرح بسم اللہ چھ مرتبہ ہو جائے گی۔)

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں غنی اور زیادہ مال والا تھا جب سفر میں نکلتا تھا تو اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ بدحال ہو جاتا تھا اور میرا زادِ راہ بھی سب سے کم ہو جاتا تھا۔ جب سے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں ان سورتوں کے پڑھنے کا علم حاصل کیا ہے برابر ان کو سفر میں پڑھتا ہوں اور سفر سے واپس آنے تک اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ اچھے حال میں رہتا ہوں اور میرا زادِ راہ بھی سب سے

زیادہ رہتا ہے۔ (ابو یعلیٰ عن جبیرؓ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے دل ہٹا کر اللہ کی طرف دھیان رکھے اور اس کی یاد میں لگا رہے تو اس کے ساتھ فرشتہ رہتا ہے اور جو شخص (واہیات) شعروں میں یا کسی اور (بے ہودہ) شغل میں لگا رہتا ہے تو اس کے پیچھے شیطان لگا رہتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامرؓ)

حج کی دُعائیں اور احکام و آداب

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیدا میں اونٹنی پر اچھی طرح سوار ہو گئے تو اللہ کی حمد بیان کی اور پاکی بیان کی اور اس کی بڑائی بیان کی (یعنی الحمد للہ اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا)

حج کا تلبیہ

(۱) پھر جب احرام باندھنے کا ارادہ فرمایا تو تلبیہ پڑھا (جو اس طرح سے ہے)

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ط (صحاح ستہ عن ابن عمرؓ وکذا رواہ مسلم عن جابرؓ فی قصۃ حجۃ الوداع)

میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں بیشک حمد اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور ملک بھی تیرا ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

(۲) تلبیہ کے الفاظ اس طرح بھی مروی ہیں۔

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ ط لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ ط

حاضر ہوں میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں اور خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے، میں حاضر ہوں اور تیری ہی جانب (میری رغبت ہے اور (میرا) عمل بھی تیرے ہی لئے ہے میں حاضر ہوں۔

(مسلم، سنن اربعہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

تلبیہ کے یہ الفاظ بھی مروی ہیں۔

لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ ؕ — میں حاضر ہوں اے حق کے معبود، میں حاضر ہوں۔

(نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرۃؓ)

تلبیہ کے بعد کی دعا

تلبیہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا اور اس کی رضامندی کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ دوزخ سے آزاد فرما دے[1]۔ (طبرانی فی الکبیر عن خزیمہ بن ثابتؓ)

طواف کی دُعائیں

(۱) جب حجر اسود پر آئے تو اللہ اکبر کہے (بخاری عن ابن عباسؓ)

(۲) اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ — اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن صائبؓ)

اور اسی مذکورہ بالا دعا کو حجر اسود اور حطیم کے درمیان پڑھے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ اس کو طواف کے درمیان پڑھے۔ (حاکم، ابن ابی شیبہ، موقوفاً علیٰ عبداللہ بن السائبؓ)

(۳) اور دورانِ طواف یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ — اے اللہ! جو تو نے مجھے روزی عطا فرمائی اس پر

---

[1] عربی میں کہنا چاہے تو یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ غُفْرَانَكَ وَ رِضْوَانَكَ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ — اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری مغفرت کا اور تیری رضا کا اے اللہ تو مجھے جہنم کی آگ سے آزاد فرما دے۔

وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ ط (حاکم، موقوفاً علی ابن عباسؓ عند ابن ابی شیبہؒ)

تو مجھے قناعت دے اور اس میں میرے لیے برکت بھی دے اور جو چیز میری نظروں سے غائب ہے (اہل وعیال، وغیرہ) تو خیر کے ساتھ میرے پیچھے ان کی حفاظت فرما۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (ابن ابی شیبہ عن ابن عمرؓ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

طواف کی رکعتیں

جب طواف سے فارغ ہو جائے تو مقام ابراہیم کی طرف بڑھے اور وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى (اور بنالو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ) پڑھے اور مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کرلے اور دو رکعتیں پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے (یہ دو رکعتیں ہر طواف کے بعد پڑھنا واجب ہیں۔ مقام ابراہیم کے قریب پڑھنا افضل ہے۔ اگر وہاں جگہ نہ ملے تو حرم میں کسی بھی جگہ پڑھ لے۔ اگر طواف کرتے ہی اسی وقت موقعہ نہ ملے تو بعد میں پڑھ لے۔ اگر اسی وقت نہ پڑھیں تو معاف نہ ہوں گی۔

صفا مروہ کی سعی

طواف کے بعد (اگر صفا مروہ کی سعی بھی کرنا ہے خواہ طواف قدوم کے بعد کرے خواہ طواف زیارت کے بعد یا عمرہ کے طواف کے بعد کرے تو طواف سے فارغ ہو کر صفا کو جانے کے لئے پھر حجر اسود پر آئے اور اس پر استلام کرے اس کے بعد مسجد حرام کے دروازہ سے صفا کی طرف کو نکلے جب صفا سے قریب ہو جائے تو یہ پڑھے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں ۔

میں اسی سے ابتدا کرتا ہوں جس کے ذکر سے اللہ نے ابتداء فرمائی۔ اس کے بعد صفا پر چڑھ جائے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آ جائے۔ پھر قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو اور اللہ کی توحید اور اسکی بڑائی بیان کر۔

(۱) پھر یہ پڑھے :

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ ط وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہی جلاتا ہے اور وہی موت دیتا ہے وہی ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس نے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور تن تنہا کافروں کے لشکر کو شکست دی ۔

اس کے بعد دعا کرے اور تین بار اس عمل کو کرے ۔

اس کے بعد مروہ کی طرف چلنے کے لئے اترے ۔ چلتے چلتے جب نشیب[۱] کی جگہ میں آئے تو دوڑ کر چلے حتیٰ کہ جب نشیب سے گزر کر اوپر کو چڑھے تو اپنی رفتار پر چلے یہاں تک

---

[۱] زمانہ قدیم میں صفا اور مروہ کے درمیان نشیب تھا اس میں دوڑ کر چلتے تھے اس لئے پرانی کتابوں میں نشیب یعنی نیچی جگہ میں گزرنے کا ذکر ہے اب وہاں نشیب تو نہیں ہے لیکن اتنی جگہ میں مردوں کے لئے دوڑ کر جانا اب بھی مسنون ہے بطور نشانی کے ستونوں کو ہرے رنگ سے رنگ دیا گیا ہے ۔ صفا سے مروہ کو جاتے ہوئے اور مروہ سے صفا کو آتے ہوئے ہرے ستونوں کے درمیان دوڑنا چاہیئے۔ غنیۃ المناسک میں لکھا ہے کہ صفا سے آتے ہوئے جب نشان چھ ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جائے تو دوڑنا شروع کر دے اسی طرح مروہ سے آتے ہوئے بھی خیال رکھے اس کی وجہ بھی لکھی ہے ۔

کہ جب مروہ پر پہنچ جائے تو اسی طرح عمل کرے جس طرح صفا پر کیا (مسلم، ابوداؤد، ترمذی ابن ماجہ، ابوعوانہ عن جابرؓ)

(۲) اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ صفا پر چڑھتے تو تین بار اللہ اکبر کہا اور اس کے بعد یہ کہا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا سب ملک ہے اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اسی طرح سات مرتبہ ایسا کرنے سے اکیس مرتبہ تکبیر یعنی اللہ اکبر اور تہلیل یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الخ کی تعداد سات مرتبہ ہو گی۔ اور اس کے درمیان دعا کرتا رہے اور اللہ سے مانگتا رہے اس کے بعد مروہ کی طرف چلنے کے لئے اترے۔ پھر جب چلتے چلتے مروہ پر چڑھ جائے تو وہاں ایسا ہی کرے جیسا صفا پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ فارغ ہو جائے (ابوعوانہ، مؤطا، ابن شیبہ، موقوفاً علی ابن عمرؓ)

(۳) اور صفا پر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ۔

(مؤطا موقوفاً عن ابن عمرؓ)

اے اللہ بے شک تو نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسے تو نے مجھے اسلام کی دولت سے نوازا ہے اسی طرح مجھے اس سے محروم بھی نہ کیجیو یہاں تک کہ مجھے مسلمان ہی اٹھالے۔

(۴) اور صفا اور مروہ کے درمیان یہ دعا پڑھے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط

(موقوفاً ابن ابی شیبہ عن ابن مسعودؓ)

اے میرے رب تو مجھے بخش دے اور رحم فرما بے شک تو ہی سب پر غالب اور سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے۔

عرفات میں پڑھنے کی چیزیں

اور جب عرفات کی طرف روانہ ہو تو تلبیہ اور تکبیر پڑھتا ہوا چلے۔

(مسلم، ابو داؤد، عن ابن عمرؓ)

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہتر کلمات جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہے وہ یہ ہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کا سب ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرفات میں میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی سب سے زیادہ دعا یہ ہے،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا ؕ اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ ؕ (ابن ابی شیبہ عن علیؓ)

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میرے کانوں میں نور کر دے اور میری آنکھوں میں نور کر دے۔ اے اللہ میرا سینا کھول دے اور میرے کاموں کو آسان فرما دے اور میں سینہ کے وسوسوں اور کاموں کی بدنظمی اور قبر کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جسے ہوائیں لے کر چلتی ہیں۔

(۳) اور عرفات میں تلبیہ پڑھنا سنت ہے (نسائی، حاکم عن ابن عباسؓ)

(۴) اور ایک حدیث سے وقوف عرفات کے وقت یہ پڑھنا ثابت ہے۔ لہٰذا اس کو پڑھیئے۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ. — اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ. — بھلائی صرف آخرت ہی کی بھلائی ہے۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابن عباسؓ)

(۵) اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب نماز عصر سے فارغ ہو کر عرفات میں وقوف فرمایا تو ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھا۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى.

اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کیلئے سب تعریف ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اے اللہ مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور تقویٰ کے ذریعہ مجھے پاک صاف کر دے اور مجھے دنیا اور آخرت میں بخش دے۔

اس کے بعد ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر اتنی دیر خاموش رہے جتنی دیر کوئی شخص سورۂ فاتحہ پڑھے۔ پھر دوبارہ ہاتھ اٹھائے اور وہی عمل کرے جو پہلے کیا تھا۔

(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

وقوف مزدلفہ اور جمرہ عقبیٰ کی رمی

اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوتے اور مزدلفہ میں تشریف

لائے تو وہاں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر طلوع فجر تک آپ لیٹ گئے۔ پھر جب صبح صادق ظاہر ہو گئی تو نماز فجر ادا فرمائی۔ اس کے بعد ایک اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر حرام میں تشریف لائے (یہ مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے) جسے جبل قزح کہتے ہیں۔ اس کے قریب آپ نے وقوف فرمایا (اس جگہ آج کل مسجد بنی ہوئی ہے) یہاں پہنچ کر آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور دعائیں اور اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ اور لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ میں مشغول رہے اور خوب اچھی طرح روشنی ہونے تک برابر وقوف فرمایا۔

(مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابو عوانہ عن جابرؓ)

پھر آفتاب طلوع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے منیٰ کے لئے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جمرۂ کبریٰ تک پہنچے جسے جمرۂ عقبہ بھی کہتے ہیں آپ نے جمرۂ عقبہ کی رمی فرمائی اور جمرہ عقبہ کی رمی (شروع) کرنے تک[1] برابر تلبیہ پڑھتے رہے (صحاح ستہ عن ابن عباسؓ)

رمی جمار کا بیان

جب رمی جمار کا ارادہ کرے (تو اس کے لئے ذیل کے لکھے ہوئے طریقے پر عمل کرے) جب جمرۂ دنیا یعنی پہلے جمرہ پر کنکری مارنا شروع کرے تو سات کنکریاں مارے، ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہے (بخاری، نسائی عن ابن عمرؓ)

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

(مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ عن جابرؓ)

---

[1] اس موقعہ پر روایات مختلف ہیں ایک حدیث میں ہے لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ اور دوسری روایت میں یوں ہے لم یزل یلبی حتّٰی رمی جمرۃ العقبہ۔ ان روایتوں کی وجہ سے ائمہ مجتہدین میں بھی اختلاف ہو گیا۔ حضرت امام احمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ دسویں تاریخ کو جمرہ عقبیٰ سے فارغ ہونے تک تلبیہ پڑھی جائے اور امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ اور حضرت امام شافعیؒ کا مذہب یہ ہے کہ جمرہ عقبیٰ کی رمی شروع کرنے سے پہلے پہلے تلبیہ ختم کر دے (دیکھو صحیح مسلم شرح نووی ص ۴۱۵ جلد اول)

پھر جمرہ کو چھوڑ کر آگے بڑھے اور نرم زمین میں پہنچ کر قبلہ رخ ہو کر دیر تک کھڑا رہے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دعا کرے۔ اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ کی رمی اس طرح کرے جس طرح اولیٰ کی رمی کی۔ پھر بائیں جانب چل کر نرم زمین میں پہنچے اور قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو جائے اور دیر تک کھڑا رہے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دعا کرتا رہے پھر وادی کے نیچے حصہ سے جمرۂ عقبیٰ کی رمی کرے اور اس کے پاس نہ ٹھہرے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وادی کے درمیان داخل ہو جائے۔ یہاں تک کہ جب فارغ ہو جائے تو یہ دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔ (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

اے اللہ! ہمارے حج کو مبرور بنا اور گناہوں کو معاف فرما۔

اور تمام جمرات کے قریب دعا کرے اور اس موقعہ کی کوئی دعا معین اور مخصوص نہیں ہے (ابن ابی شیبہ از حسن بصریؒ)

قربانی کا طریقہ اور دعائیں

اور جب قربانی کرنے لگے تو بسم اللہ، اللہ اکبر کہے اور اس کے گلے کی چوڑائی پر ٹانگ رکھ کر ذبح کرے (صحاح ستہ عن انسؓ)

(۱) اور قربانی کے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مسلم، ابوداؤد عن عائشہؓ)

اے اللہ! قبول فرما مجھ سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی جانب سے۔

لہ پہلے وہاں کبھی نرم زمین تھی اس لیے کتابوں میں ذکر آگیا ہے اب وہاں کہیں نرم زمین نہیں ہے۔ جمرہ اولیٰ و جمرہ وسطیٰ کی رمی کرنے کے بعد تھوڑا سا آگے بڑھ کر دعا مانگے لیکن جمرۂ عقبیٰ کی رمی کے بعد وہاں نہ ٹھہرے چلتے ہوئے دعا کرے۔ پہلے وہاں بھی نشیب تھا جسے بطن وادی سے تعبیر کیا ہے اب وہاں نشیب نہیں ہے ۱۲۔

لہ عند مسلم وابی داؤد ثم ضحی به اختصر المصنف الدعاء۔

اس کے بعد ذبح کر دے۔

(۲) اور قربانی سے پہلے یہ دعا بھی ثابت ہے:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ط اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ۔

میں نے اس ذات کی طرف اپنا رخ موڑا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اس حال میں کہ ابراہیم حنیف کے دین پر ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں بیشک میری نماز اور میری عبادت اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ کے لیئے ہے جو رب العالمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی تیری توفیق سے ہے اور تیرے ہی لیئے ہے۔

اس کے بعد بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم عن جابرؓ)

(۳) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کھڑی ہو جاؤ اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جاؤ۔ کیونکہ اس کے خون کے پہلے قطرہ کے گرنے کے وقت تمہارا ہر گناہ معاف ہو جائے گا جو تم نے کیا ہے اور (قربانی کے وقت) یہ پڑھو۔

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

بے شک میری نماز اور میری عبادت اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ کے لیے ہے جو رب العالمین ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

حضرت عمرانؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا یہ ثواب خصوصی طور پر آپؐ کے لیے اور آپؐ کے اہل بیت کے لیے ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہمارے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ عام مسلمانوں کے لیئے (بھی) ہے۔

(حاکم، عن عمران بن حصینؓ)

اُونٹ کی قربانی کا طریقہ

(۴) اگر اونٹ کی قربانی کرنا ہو تو اس کو کھڑا کرے پھر تین بار اللہ اکبر کہے اور اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَلَكَ (اے اللہ! یہ قربانی تیری طرف سے ملی ہے تیرے ہی لئے ہے) پڑھے اور اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر نحر کر دے یعنی کھڑے ہی کھڑے اس کے سینہ اور حلقوم کے درمیان برچھا مار دے جس سے وہ سب رگیں کٹ جائیں جن کا ذبح میں کٹنا ضروری ہے اونٹ میں نحر اور گائے بکری میں ذبح سنت ہے۔

اور اگر عقیقہ کا جانور ہو

تو اس کو اسی طرح ذبح کر دے جیسے قربانی کا جانور ذبح کیا جاتا ہے۔[1]

(حاکم موقوفاً علی ابن عباسؓ)

اور عقیقہ کے جانور پر ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھے جیسے قربانی کے جانور پر پڑھی جاتی ہے اور یوں کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ عَقِیْقَۃُ فُلَانٍ[2] (ابن ابی شیبہ موقوفاً)

کعبہ میں داخل ہونے کے اعمال واذکار

اور جب کعبہ شریف میں داخل ہو تو اس کے کونوں میں اللہ اکبر کہے۔

(بخاری، ابوداؤد، عن ابن عباسؓ)

اور ایک روایت میں زوایا کا لفظ ہے یعنی اس کے گوشوں میں اللہ اکبر کہے (ابوداؤد عن ابن عباسؓ) اور اس کے تمام کونوں میں دعا کرے۔ پھر جب باہر آئے تو کعبہ شریف کے

---

[1] اونٹ کی قربانی کے طریقہ کا اور عقیقہ کے جانور کے ذبح کرنے کا حوالہ مشترک ہے۔

[2] اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کرتا ہوں۔ یہ فلاں کا عقیقہ ہے فلاں کی جگہ اس بچہ یا بچی کا نام لے جس کا عقیقہ

سامنے دو رکعت نماز پڑھے (مسلم، نسائی، عن اسامہ بن زیدؓ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اسامہ اور حضرت عثمان بن طلحہ الحجبی (کعبہ کے کنجی بردار) اور حضرت بلالؓ بن رباح کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا اور اس میں دیر تک ٹھہرے رہے۔

راوی کہتے ہیں کہ جب آپؐ باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلالؓ سے دریافت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کے اندر کیا کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپؐ نے ایک ستون اپنے بائیں طرف کیا اور دو ستون اپنے دائیں طرف اور تین ستون اپنے پیچھے کئے پھر آپؐ نے نماز پڑھی اور اس وقت بیت اللہ کی چھت چھ ستونوں پر قائم تھی۔

(بخاری، مسلم، عن ابن عمرؓ)

اور ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا جنہوں نے دروازہ بند کر لیا اور اس وقت بیت اللہ چھ ستونوں پر بنا ہوا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ جب ان دونوں ستونوں کے درمیان پہنچ گئے جو کعبہ شریف کے دروازہ کے قریب تھے تو آپ تشریف فرما ہو گئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور اللہ سے سوال کیا اور مغفرت مانگی۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جب آپؐ اس جگہ تشریف لے آئے جو کعبہ شریف کے پچھواڑے کے مقابلہ میں اندر کی جانب ہے تو آپؐ نے اپنا چہرہ اور رخسار اس پر رکھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور اللہ سے سوال کیا اور مغفرت مانگی۔ پھر آپ کعبہ شریف کے ہر کونے میں تشریف لے گئے اور تکبیر و تہلیل، تسبیح اور اللہ کی حمد و ثنا اور اللہ سے سوال اور استغفار سے ہر کونے کا استقبال کیا۔ پھر آپ باہر تشریف لائے اور کعبہ کو رخ کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر تشریف لے گئے (النسائی عن اسامہؓ)

آبِ زمزم پینے کے آداب اور دُعا

(۱) اور جب آپ زمزم پیئے تو کعبہ کی طرف رخ کر کے اور بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں خوب

پیٹ بھر کر پئے اور جب پی چکے تو الحمد للہ کہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہم مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان نشانی (اور فرق) یہ ہے کہ منافق لوگ آب زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے اور ہم خوب پیٹ بھر کر پیتے ہیں۔

ابن ماجہ، حاکم، عن ابن عباسؓ)

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آب زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے اسی مقصد کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اگر تم اس کو دکھ بیماری سے شفا کے لئے پیو گے تو اللہ تمہیں شفا دے گا اور اگر تم کسی دشمن یا آفت و مصیبت سے پناہ لینے کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو اس سے پناہ دے گا اور اگر تم اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس بجھا دے گا۔

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جب آب زمزم پیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ (حاکم عن ابن عباسؓ)	اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور کشادہ رزق کا سوال کرتا ہوں اور ہر مرض سے شفایاب ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

(۴) اور جب حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بیر زمزم پر آئے اور زمزم سے پینے کے لئے پانی طلب کیا تو قبلہ رخ ہو کر یوں کہا کہ اے اللہ بلاشبہ ابن ابی الموال نے ہم سے بیان کیا ہے اور ان سے محمد بن المنکدر نے بیان کیا ہے اور ان سے حضرت جابرؓ نے بیان کیا ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمزم کا پانی ہر اس مقصد کے پورا ہونے کا ذریعہ ہے جس کے لئے پیا جائے اور میں قیامت کے دن کی پیاس سے محفوظ رہنے کے لئے پیتا ہوں، اس کے بعد انہوں نے آب زمزم نوش فرمایا۔

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ یہ سند صحیح ہے اور حضرت عبداللہ ابن المبارک سے روایت

لہ مصنفؒ نے اس روایت کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ حافظ منذری نے الترغیب والترہیب میں یہ حدیث نقل کی ہے اور اخیر میں کہا ہے رواہ احمد باسناد صحیح والبیھقی) باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کرنے والے راوی سوید بن سعید ہیں جو ثقہ ہیں۔ ان سے امام مسلم رح نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور ابن ابی الموال بھی ثقہ ہیں۔ ان سے امام بخاری رح نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے لہٰذا، حدیث صحیح ہے۔ والحمدللہ۔

سفر جہاد اور دشمن سے مقابلہ کی دُعائیں

(۱) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔

اے اللہ! تو میرا معاون اور میرا مددگار ہے تیری مدد سے تدبیر کرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد سے جنگ کرتا ہوں۔

(ابو داود، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ابو عوانہ عن انس رض وابی مجلز رض)

(۲) رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

اے میرے رب میں تیری ہی مدد سے جنگ کرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور گناہ سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی طاقت تیری ہی طرف سے ہے۔

(نسائی عن صہیب)

(۳) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَاصِرِیْ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔

اے اللہ! تو میرا معاون اور میرا پروردگار ہے۔ اور تیری مدد سے جنگ کرتا ہوں۔

(ابن عوانہ، عن انس)

جب دشمن سے جنگ کرنے کا ارادہ ہو

تو امام المسلمین انتظار کرے یہاں تک کہ جب سورج ڈھل جائے تو وہ کھڑا ہو اور اسلامی لشکر سے یوں خطاب کرے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) وقال غریب من حدیث ابن ابی الموال عن ابن المنکدر تفرد سوید عن ابن المبارک من ھذا الوجه عنه انتهی وروی احمد ابن ماجة المرفوع منه عن عبد الله ابن المومل انه سمع ابا الزبیر یقول سمعت جابر بن عبد الله یقول فذکرہ وھذا اسناد حسن اھ ۱۲۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ؕ

اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ ہو جانے کی آرزو نہ کرو اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ پھر جب (حالات ایسے ہو جائیں کہ) لڑنا ہی پڑے تو جم کر مقابلہ کرو اور یہ بات جان لو کہ جنت تلواروں کے سایوں کے نیچے ہے۔

(۱) اس کے بعد یوں دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ ؕ

اے اللہ کتاب کے نازل فرمانے والے اور بادل کو جاری فرمانے والے اور جماعتوں کو شکست دینے والے ان دشمنوں کو شکست دے اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد عن عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ

(۲) اور اس موقعہ کی دعا کے یہ الفاظ بھی وارد ہوئے۔

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ ؕ

اے اللہ! کتاب کے نازل فرمانے والے جلدی حساب فرمانے والے دشمنوں کی جماعتوں کو شکست دے۔ اے اللہ! ان کو شکست دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے۔

(بخاری و مسلم عن عبداللہ بن اوفیٰؓ)

جب دشمن کی آبادی کے قریب پہنچ جائے

تو یوں کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ ..... خَرِبَتْ کے بعد اس شہر کا نام لے جس میں داخل ہو رہا ہے[1]۔ اس کے بعد یہ پڑھے۔

اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ بے شک جب ہم کسی قوم کی سرزمین میں اترتے

---

[1] حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر فتح کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو اس کے قریب پہنچ کر یوں فرمایا اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا الخ ۱۲

صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن انسؓ)

ہیں تو بری ہے صبح ان لوگوں کو جو ڈرائے جا چکے ہیں۔

صحیح مسلم کی روایت میں اس کو تین بار پڑھنے کا ذکر ہے۔

جب دشمنوں کا خوف ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

اے اللہ! ہم تجھے ان دشمنوں کے سینوں میں (تصرف کرنے والا) بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اگر دشمن گھیر لیں تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا (مسند بزاز و احمد عن ابی سعیدؓ)

اے اللہ! ہماری آبرو کی حفاظت فرما اور خوف ہٹا کر ہمیں امن سے رکھ۔

اگر کوئی زخم ہو جائے

تو بسم اللہ کہے (نسائی عن جابر بن طلحہؓ)

دشمن کے شکست کھانے کے بعد

امام المسلمین اپنے پیچھے مسلمانوں کی صفیں بنائے اور یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِىَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ

اے اللہ! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے جسے تو زیادہ عطا فرمائے اس کا کوئی کم کرنے والا نہیں اور جس کو تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور جسے تو گمراہ کرے اس کا کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے تو ہدایت دے

لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ. اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ۔

اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور جو تو دے اس کا کوئی رد کرنے والا نہیں اور جسے تو دور کر دے اس کا کوئی قریب کرنے والا نہیں اور جسے تو قریب کرے اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ! ہم پر اپنی برکتیں اور اپنی رحمت اور اپنا فضل اور اپنا رزق پھیلا دے۔ اے اللہ! میں آپ سے دائمی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو نہ ہٹا اور نہ زائل ہو۔ اے اللہ! میں خوف کے دن امن کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ إِلٰهَ الْحَقِّ آمِيْن۔

(نسائی، ابن حبان، حاکم)

اے اللہ! میں ان چیزوں کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو آپ نے ہمیں عنایت فرمائی ہے اور ان چیزوں کے شر سے جو آپ نے ہمیں عنایت نہیں فرمائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے لیے ایمان محبوب کر دے اور اسے ہمارے دلوں میں مزین کر دے اور کفر اور فسوق اور گنہگاری کو ہمارے نزدیک بہت بری چیز بنا دے اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں میں سے کر دے۔ اے اللہ! ہم کو اسلام کی حالت میں موت دے اور نیکوں میں شامل فرما دے اے اللہ! اس حال میں کہ ہم نہ رسوا ہوں اور نہ فتنہ میں پڑے ہوں اے اللہ تو کافروں پر لعنت فرما جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستہ سے روکتے ہیں اور ان کے اوپر آفت اور عذاب ڈال

عن رفاعۃ بن رافعؓ) دے۔ اے حق کے معبود قبول فرما۔

نومسلم کو یہ دُعا سکھائیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ.

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔

(ابوعوانہ، عن طارق بن اشیمؓ)

سفر سے واپسی کی دعائیں

جب سفر سے واپس ہو تو ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ تکبیر کہے اور اس کے بعد یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم واپس ہونے والے ہیں۔ توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں۔ سجدہ کرنے والے ہیں۔ زمین میں سفر کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور تمام مخالف جماعتوں کو اسی نے تنہا شکست دی۔

ؔ یہ حدیث صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۴۵ میں بھی موجود ہے خدا جانے مصنفؒ نے اس کا حوالہ کیوں نہیں دیا۔ ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے تھے۔ پھر حکم فرماتے تھے کہ ان کلمات کے ذریعے دعا کیا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ الخ ۱۲۔

سفر سے واپس ہو کر جب اپنے شہر میں داخل ہونے لگے

(۱) تو یہ پڑھے:

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

ہم واپس ہونے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

(بخاری، مسلم، نسائی عن ابن عباس)

اس کو برابر پڑھتا رہے حتیٰ کہ اپنے شہر میں داخل ہو۔

سفر سے واپس ہو کر جب گھر میں داخل ہو

(۱) تو یہ پڑھے:

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔

ہم توبہ کرتے ہیں۔ ہم توبہ کرتے ہیں اپنے رب کے حضور میں رجوع کرتے ہیں ایسی توبہ اور رجوع جو ہمارے اوپر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔

(احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن السنی عن ابن عباسؓ)

(۲) اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔

میں واپس آیا ہوں، میں واپس آیا ہوں اپنے رب کے سامنے ایسی توبہ کرتا ہوں جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔

(بزاز، ابویعلیٰ عن ابن عباسؓ)

غم اور بے چینی کی دعائیں

رنج اور غم اور تفکرات اور بے چینی دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے:

(۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو عظیم ہے اور حلیم ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو عرش عظیم کا رب ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ؕ

آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو عرش کا رب ہے، کریم ہے۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ؕ

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو حلیم و کریم ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو عرش عظیم کا رب ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو آسمانوں کا اور زمین کا اور عرش کا رب ہے، کریم ہے۔

(بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

(۳) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ؕ

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو حلیم اور عظیم ہے، کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو عرش عظیم کا رب ہے۔

(ابو عوانہ عن ابن عباس)

اس کے بعد دعا کرے۔

(۴) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؕ

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو حلیم اور کریم ہے۔ میں اللہ کی بیان کرتا ہوں اور اللہ بابرکت ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

آخری الفاظ یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؕ نسائی، ابن حبان اور مستدرک میں ہیں۔

(۵) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ ۔

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو حلیم اور کریم ہے۔ اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ساتوں آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو رب العالمین ہے۔ اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں آپ کے بندوں کے شر سے۔

یہ دعا صحیح سند سے ثابت ہے۔ ابن ابی عاصم نے "کتاب الدعا" میں درج کی ہے۔

(۶) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ط — اللہ ہمیں کافی ہے اور بہترین کارساز ہے
بخاری، ترمذی، نسائی، عن ابن عباسؓ)

(۷) حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (بخاری) — اللہ مجھے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

(۸) اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ط (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الاوسط) — اللہ، اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں کرتا۔

کتاب الدعا، طبرانی میں ہے کہ اس کو تین بار پڑھیں[1] اور صحیح ابن حبان میں دو بار پڑھنے کی روایت بھی ہے۔

(۹) تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ط — میں نے بھروسہ کیا اس ذات پاک پر جو زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی جس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا اور جس کا ملک میں کوئی بھی شریک نہیں اور نہ عجز کی وجہ سے اسکا کوئی مددگار ہے اور تو اللہ کی بڑائی بیان کر خوب اچھی طرح سے۔
(حاکم عن ابی ہریرہؓ)

(۱۰) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ — اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں پس تو مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے سپرد نہ فرما اور میرا سب حال درست فرما دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(ابوداؤد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، عن ابی بکرہؓ)

اس دعا کے آخر میں لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ابوداؤد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور

---

[1] تین بار پڑھنے والی روایت میں لفظ اللہ ایک بار ہے۔

ابن السنی کی روایت میں ہے۔

(۱۱) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ط (حاکم، ابن سنی، عن انسؓ)
اے زندہ اور قائم رکھنے والے تیری ہی رحمت کے واسطہ سے فریاد کرتا ہوں۔

(۱۲) اور سجدہ میں پڑے ہوئے بار بار یہ پڑھے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (نسائی، حاکم عن علیؓ)
اے زندہ اے قائم رکھنے والے۔

(۱۳) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط (ابن سنی عن سعد بن ابی وقاصؓ)
تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں، بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

جو بھی کوئی مسلمان کبھی کسی بھی ضرورت کے وقت مذکورہؔ الفاظ کے ذریعے اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا (ترمذی، نسائی، حاکم، احمد، بزار، ابو یعلیٰ، عن سعدؓ)

فائدہ: ہر قسم کی پریشانی، غم اور بے چینی اور ہر مشکل دور کرنے کے لیے مذکورہ بالا دعاؤں کا پڑھنا احادیث شریفہ میں وارد ہوا ہے اور ان میں سے بعض چیزیں قرآن مجید میں بھی آئی ہیں۔ چنانچہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ اور حضرت یونس علیہ السلام کی دعا:
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط قرآن مجید میں بھی مذکور ہے ہر مومن مرد اور عورت ہمیشہ اپنے رب سے لو لگائے رہے۔ دل میں اس کی یاد لبسائے اور زبان کو ہمیشہ اس کے ذکر سے تر رکھے۔ مومن بندے فکر، غم اور بے چینی میں مذکورہ دعاؤں کو نہ صرف زبان سے پڑھتے ہیں بلکہ ان کے معانی پر بھی غور کرتے ہیں اور جن حقائق کی طرف ان دعاؤں میں رہبری کی ہے بار بار ان کا مراقبہ کرتے ہیں اور ان کو دل میں بساتے ہیں۔ ان دعاؤں کے الفاظ کا پڑھنا اور معانی پر غور کرنا دکھ، درد غم اور بے چینی

ؔ حضرت یونس علیہ السلام کو جب مچھلی نگل گئی تو انہوں نے وہاں کی تاریکیوں میں ان کلمات کے ذریعے اللہ کو پکارا اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور مصیبت سے نجات دی۔ جیسا کہ سورۃ انبیاء میں مذکور ہے۔

کے دور ہونے کے لیے اکسیر ہے۔

لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ بے چینی میں صرف ظاہری تدابیر اختیار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ حالانکہ اللہ کی یاد اور ماثورہ ادعیہ واذکار کا پڑھنا سب سے بڑی تدبیر ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام کے پاس اللہ کی یاد کے علاوہ کیا تھا؟ جب ان کو مچھلی نے نگل لیا تو دریا کی گہرائی کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کی تاریکی اور رات کی تاریکی میں صرف اللہ کو پکارا۔ اللہ پاک نے ان کو ان تاریکیوں سے نجات دی۔ ہر مومن مرد و عورت کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیے۔

٭

پانچویں منزل

○

(بروز پیر)

○

فکر اور رنج دُور کرنے کے لیے یہ پڑھے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی بندہ فکر اور رنج پہنچنے پر یہ کلمات کہے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآئُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ۔

اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے تیرا فیصلہ جو میرے بارے میں ہے وہ نافذ ہے تیری قضا میرے بارے میں سراپا عدل ہے۔ تیرے ہر اس نام کے واسطے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جو اپنا نام تو نے خود رکھا، جو نام تو نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا یا اپنی کسی مخلوق کو سکھایا جسے تو نے اپنے علم غیب میں اپنے نزدیک محفوظ فرمایا۔ یہ سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میری آنکھوں کا نور بنا دے اور میرے رنج کے دور ہونے اور میرے فکر و غم کے چلے جانے کا ذریعہ بنا دے۔

تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کا فکر دور فرما دے گا اور اس کے رنج کو خوشی سے بدل دے گا (ابن حبان، حاکم، احمد، ابویعلیٰ، بزاز، ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مسعودؓ)

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھے یہ اس کے لئے ننانوے مرضوں کی دوا ہوگی جن میں سب سے ہلکا غم ہے۔

(حاکم، طبرانی فی الکبیر عن ابی ہریرہؓ)

(مطلب یہ ہے کہ یہ کلمہ ننانوے مرضوں کی دوا ہے اور رنج و غم اور فکر کی تو اس کے سامنے کوئی حقیقت ہی نہیں)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص استغفار ہی میں لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور اس کے ہر رنج و فکر کو دور فرما دے گا۔ اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں تھا۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، عن ابن عباسؓ)

سنن نسائی میں لفظ من اکثر (جو استغفار کی کثرت کرے) ہے اور دیگر کتب میں مَنْ لَزِمَ (جو استغفار میں لگا رہے) مروی ہے، مطلب ایک ہی ہے۔

(۴) اور پہلے (اذان کے بیان میں) اس شخص کے پڑھنے کے لئے الفاظ گزر چکے ہیں جو کسی بے چینی یا سختی میں مبتلا ہو۔ یہ طریقہ اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جب مؤذن کی آواز سنے۔ (حاکم عن ابی امامہؓ) اذان کے بیان میں دیکھ لیں)

اگر کسی مصیبت یا خوفناک حادثہ میں کسی امر عظیم میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ پڑھے

(۱) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔

اللہ ہمیں کافی ہے اور بہترین کارساز ہے اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔

(ترمذی، ابن ابی شیبہ، عن ابی سعیدؓ)

اگر کوئی مصیبت پہنچ جائے تو یہ پڑھے

(۱) اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ

ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ میں آپ سے

لہ اگر صرف اتنا ہی پڑھا جائے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط تو صبر و تسلی کے لئے اتنا بھی کافی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ (سورۃ بقرہ رکوع ۱۹)

فَأْجُرْنِي فِيهَا وَابْدِلْنِي مِنْهَا خَيْرًا

اپنی مصیبت کے ثواب کی امید رکھتا ہوں پس مجھے اس میں ثواب عطا فرما اور اسکے بدلہ مجھے خیر نصیب فرما۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

(۲) یا یہ پڑھے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا۔

ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں ثواب عطا فرما اور مجھے اس کے عوض اس سے بہتر عطا فرما۔

(مسلم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا)

جب کسی کا خوف ہو

(۱) تو یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ

اے اللہ! تو ہمارے لئے کافی ہو جا اور اسکے شر سے بچا دے جس طرح تو چاہے۔

یہ حدیث صحیح ہے جسے حافظ ابو نعیم نے مستخرج علی صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔

(۲) یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ وَنَدْرَأُ بِكَ فِي نُحُورِهِمْ۔

اے اللہ! بیشک ہم تیری پناہ لیتے ہیں ان کی شرارت سے اور تیری ہی مدد سے ان کے شر کو انہی کی طرف دفع کرتے ہیں۔

(ابو عوانہ عن ابی موسیٰؓ)

(۳) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ۔

اے اللہ! میں تجھے ان دشمنوں کے سینوں میں تصرف کرنے والا بناتا ہوں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(ابو عوانہ، عن ابی موسیٰؓ)

اگر بادشاہ یا کسی ظالم کا خوف ہو

(۱) تو یہ پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَآءُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔

(طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ،
ابن مردویہ، طبرانی فی الکبیر
موقوفاً علی ابن عباسؓ)

اس کو تین بار پڑھے ۔

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ اپنی ساری مخلوق سے بڑھ کر عزت وغلبہ والا ہے اللہ اس سب سے بڑھ کر باعزت وغلبہ والا ہے جس سے میں خوف کھاتا اور ڈرتا رہتا ہوں میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے وہ نہیں گر سکتا مگر اس کی اجازت سے اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں فلاں بندہ اور اس کے لشکر اور اس کے پیچھے چلنے والوں اور اس کے ماننے والوں کے شر سے، جنات ہوں یا انسان اے اللہ! تو ان کے شر سے مجھے پناہ دینے والا بن جا تیری تعریف بہت بڑی ہے اور تجھ سے پناہ لینے والا باعزت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۔

(دارمی موقوفاً علی ابن عباسؓ)

اے اللہ! ہم آپ کی پناہ لیتے ہیں اس بات سے کہ لوگوں میں سے کوئی ہم پر زیادتی کرے یا سرکشی کا برتاؤ کرے ۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحَاقَ عَافِنِيْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ ۔

(ابن مردویہ، ابن ابی شیبہ وصیۃ الشعبی)

اے اللہ! جو معبود ہے جبرائیل کا اور میکائیل کا اور اسرافیل کا اور جو معبود ہے ابراہیم کا اور اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کا مجھ کو عافیت سے رکھ اور اپنی مخلوق میں سے کسی کو مجھ پر ایسی چیز کے ساتھ ہرگز مسلط نہ فرما جس کی مجھے طاقت نہیں۔

(۴) رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّاِمَامًا۔

میں راضی ہوں اللہ کو رب ماننے پر اور اسلام کو اپنا دین بنانے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی ماننے پر اور قرآن کو فیصل اور پیشوا ماننے پر۔

(ابن ابی شیبہ، موقوفاً علی ابی مجلزؒ)

جب کسی شیطان وغیرہ کا خوف ہو

تو یہ پڑھے۔

(۱) اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ النَّافِعِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ ط

میں اللہ کی ذات کی پناہ لیتا ہوں جو کریم ہے اور نفع دینے والا ہے اور اس کے پورے کلمات کے واسطہ کی پناہ لیتا ہوں جن سے کوئی نیک اور بد آگے نہیں بڑھ سکتا، ان چیزوں کے شر سے جنہیں اس نے پیدا فرمایا اور بلا مثال کے وجود بخشا اور جن کو کثرت سے پھیلایا اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان میں چڑھتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو اللہ نے زمین میں پیدا فرمائیں اور جو زمین سے نکلتی ہیں اور پناہ لیتا ہوں رات اور دن کے فتنوں سے اور رات کے ہر آنے والے کے شر سے سوائے اس رات کے آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آتا ہے اے رحمٰن۔

(احمد، طبرانی فی کتاب الدعا، نسائی، طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی عن ابن مسعودؓ)

جب شیطان (بھوت، پریت، چڑیل) ظاہر ہوں

(۱) تو اذان پڑھ دے (مسلم، بزار، ابن ابی شیبہ، عن سعد بن ابی وقاصؓ و جابرؓ و ابی ہریرۃؓ)

(۲) اور آیت الکرسی پڑھے (ترمذی، ابن ابی شیبہ، عن ابی ایوب رضؓ)

اور جب کوئی گھبراہٹ کی بات ہو

تو یہ پڑھے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ؕ

اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے واسطے اللہ کے غضب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسے سے اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رحؒ)

اور جب کسی بارے میں مغلوب ہو جائے

تو یہ پڑھے۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ط

اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہترین کارساز ہے

(ابوداؤد، نسائی، ابن سنی، عن عوف بن مالک رضؓ)

اگر کوئی ناپسندیدہ بات واقع ہو جائے

تو یوں نہ کہے کہ اگر میں اسطرح کر لیتا تو اسطرح ہو جاتا بلکہ یوں کہے۔

بِقَدَرِ اللّٰهِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ

اللہ نے مقدر فرمایا اور اس نے جو چاہا کیا۔

(مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابن سنی، عن ابی ہریرہ رضؓ)

اگر کسی کام میں دشواری پیش آئے

تو یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا

اے اللہ کوئی چیز آسان نہیں سوائے اس کے جسے تو آسان فرما دے اور تو سخت چیز کو آسان فرما

اِذَا شِئْتَ ۔ (ابن حبان، ابن سنی عن انسؓ)　　دیتا ہے جب چاہتا ہے۔

نماز حاجت کا بیان

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے اللہ کی طرف کوئی حاجت ہو یا کسی بندہ کی طرف کوئی حاجت ہو تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کی تعریف بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر اللہ سے یوں دعا مانگے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط	تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اے اللہ! میں
اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ	تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ	کا اور ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری مغفرت
كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ	کو ضروری کردیں اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے
كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ	کا سوال کرتا ہوں اور ہر بھلائی میں اپنا حصہ اور
لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا	ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین
هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً	میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دور کئے
هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا	بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری کئے
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط	بغیر نہ چھوڑ۔

حاکم نے مستدرک میں اور ترمذی نے سنن میں اس کی روایت کی ہے۔ مستدرک میں مِنْ كُلِّ اِثْمٍ تک ہے۔

(۲) اور جسے کوئی ضرورت و حاجت درپیش ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اس کے بعد یوں دعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ	اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور

اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن عثمان بن حنیفؓ)

تیری طرف تیرے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے متوجہ ہوتا ہوں وہ نبی جو رحمت والے نبی ہیں۔ اے محمدؐ! میں آپ کا واسطہ دے کر اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اپنی اس حاجت کے بارے میں تاکہ وہ پوری کر دی جائے۔ اے اللہ! پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔[1]

دُعا برائے حفظ قرآن

اور جو شخص قرآن مجید حفظ کرنا چاہے جمعہ کی رات کو اگر اخیر رات میں اٹھ سکے تو اس وقت اٹھے، کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر رہتے ہیں اور اس میں دعا قبول ہوتی ہے اور اگر اس وقت نہ اٹھ سکے تو آدھی رات کو اٹھے اور اگر اس وقت بھی نہ اٹھ سکے تو اول رات میں چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھ لے۔ اول رات میں پڑھے یا درمیان میں یا آخر میں اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ یٰسٓ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ حٰمٓ الدخان اور تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ الٓمٓ سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ ملک پڑھے۔ پھر جب التحیات سے فارغ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی

---

[1] حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت عطا فرمائے (یعنی مجھے بینا کر دے) آپ نے فرمایا تم چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں اور چاہو تو صبر کر لو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ دعا فرما دیجئے۔ آپ نے ان کو حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کریں اور دو رکعت نماز پڑھیں۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ (آخر تک) یہ حدیث مستدرک، حاکم، ترمذی، نسائی و ابن ماجہ میں مروی ہے۔

مستدرک میں یہ بھی ہے کہ اس نابینا نے دعا کی تو اللہ کی قدرت سے بینا ہو گئے اور دو رکعتیں پڑھنے کا ذکر صرف سنن نسائی میں ہے۔

حمد وثنا خوب بیان کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اچھی طرح درود بھیجے اور دیگر
تمام انبیاء کرام علیہم السلام والسلام پر درود بھیجے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے اور
ان بھائیوں کے واسطے جو اس سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر چکے ہیں مغفرت کی دعا کرے[1]
پھر اس کے بعد یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ
اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ
اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ
حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ
اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ
لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ
بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ
قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ
وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ
الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ
اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ
وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ
بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ
تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ

اے اللہ! مجھ پر رحم فرما جب تک زندہ رہوں
گناہوں سے بچتا رہوں اور مجھ پر رحم فرما کہ میں
بے کار چیزوں میں کلفت نہ اٹھاؤں اور اپنی رضیات
میں خوش نظری مرحمت فرما۔ اے اللہ! زمین
اور آسمان کے بے نمونہ پیدا کرنے والے اے عظمت
وبزرگی والے اور اس غلبہ کے مالک جس کے حصول
کا ارادہ ہی ناممکن ہے۔ اے اللہ! اے رحمٰن
میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل
تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے
اپنا کلام پاک مجھے سکھایا اسی طرح اس کی یاد بھی
میرے دل میں چسپاں کردے اور مجھے توفیق عطا
فرما کہ میں اسے اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی
ہو جائے۔ اے اللہ! زمین و آسمان کو بے نمونہ
پیدا کرنے والے اے عظمت و بزرگی والے اور
اس غلبہ کے مالک جس کے حصول کا ارادہ ہی ناممکن
ہے، اے اللہ! میں تیری بزرگی اور تیری ذات
کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر

---

[1] دعا کے الفاظ آئندہ حاشیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

بِهٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُكَ وَلَا یُؤْتِیْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط۔

کو اپنی کتاب کے نور سے منور فرما دے اور میری زبان کو اس کے پڑھنے میں چلا دے اور اس کی برکت سے میرے دل کی تنگی کو دور فرما دے اور میرے سینہ کو کھول دے اور اس کی برکت سے میرے جسم کے گناہوں کے میل کو دھو دے کہ حق پر تیرے سوا کوئی مددگار نہیں اور میری یہ آرزو تیرے سوا کوئی پوری نہیں کر سکتا اور گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر چلنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو برتر اور عظیم ہے۔

اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کرے۔ اللہ کے حکم سے اس کی دعا قبول کر لی جائے گی۔ یہ دعا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتائی تھی' راوی حدیث حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل بتا کر ارشاد فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے۔ یہ دعا کبھی کسی مومن سے خطا نہ کرے گی (یعنی اس پر جو مومن بھی عمل کرے گا ضرور ہی کامیاب ہو گا' حضرت ابن عباسؓ نے بیان فرمایا کہ اللہ کی قسم! پانچ یا سات ہفتے ہی گزرے تھے کہ حضرت علی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت اس طرح کی مجلس تھی جیسی اس روز تھی جس دن یہ عمل بتایا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے پہلے چار آیات یا اسی کے لگ بھگ حاصل کرتا تھا۔ پھر جب ان کو پڑھنا چاہتا تھا تو میرے ذہن سے نکل جاتی تھیں اور آج چالیس اور ان کے لگ بھگ تعداد میں سیکھتا ہوں۔ پھر جب ان کو پڑھنے لگتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اللہ کی کتاب میرے سامنے ہے اور اس سے پہلے میں حدیث سنتا تھا پھر جب اسے دہرانا چاہتا تھا تو میرے ذہن سے نکل جاتی تھی اور آج کثیر تعداد میں حدیث سنتا ہوں' پھر جب ان کو بیان کرنے لگتا ہوں تو ایک حرف کا نقصان بھی نہیں ہوتا یعنی ہر حدیث پوری سنا دیتا ہوں[1]۔

---

[1] اس حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ چار رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ کی خوب (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

توبہ واستغفار کا بیان

جب کوئی خطا یا گناہ کر بیٹھے اور توبہ کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) حمد و ثنا بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر درود و سلام بھیجے اور مسلمین و مسلمات اور مومنین و مومنات کے لئے استغفار کرے اور نیچے ایک دعا لکھی جاتی ہے جس میں یہ سب چیزیں جمع کر دی گئی ہیں۔ تاکہ عوام کے لیے سہولت ہو جائے۔ جو حضرات اس سے زیادہ مبالغہ کے ساتھ پڑھ سکیں اس پر اکتفا نہ کریں اور اضافہ کرلیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبُ الدَّعَوَاتِ.

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اتنی تعریف جتنی اس کی مخلوق ہے اور جس سے وہ راضی ہو اور جتنا اس کے عرش کا وزن ہے اور جو اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر ہو۔ اے اللہ میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے۔ اے اللہ درود و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں اور ہاشمی ہیں اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب رضی پر جو نیک اور کریم ہیں اور تمام نبیوں پر اور مرسلین پر اور مقرب فرشتوں پر۔ اے ہمارے رب ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے بارے میں کوئی کینہ پیدا نہ فرما۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ تو رؤف و رحیم ہے۔ اے اللہ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور تمام مومنین و مومنات اور تمام مسلمین و مسلمات کو بخش دے بے شک (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور یوں عرض کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا ط (حاکم عن ابی الدرداءؓ)

اے اللہ! میں آپ کے حضور میں گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ پھر کبھی ان کی طرف نہیں لوٹوں گا۔

پس تحقیق اس پر عمل کرنے سے اس کی مغفرت کردی جائے گی اور اس وقت تک مغفرت باقی رہے گی جب تک اس گناہ کو دوبارہ نہ کرلے۔

نمازِ توبہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی شخص گناہ کرے، پھر کھڑا ہو اور طہارت حاصل کرے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی مغفرت چاہے تو اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دے گا (سنن اربعہ، ابن حبان، ابن سنی عن ابی بکر الصدیقؓ)

ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ کہنے لگا ہائے میرے گناہ ہائے میرے گناہ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تم یوں کہو۔

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔

اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے خوب زیادہ بڑھ کر لائق امید ہے۔

اس شخص نے یہ کلمات کہہ لیے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا پھر کہو۔ اس نے پھر کہے اس کے بعد آپ نے مزید فرمایا کہ پھر کہو۔ اس نے پھر کہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ کھڑا ہو جا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو سننے والا ہے، دعاؤں کا قبول فرمانے والا ہے۔"

نماز حفظ قرآن جو اوپر لکھی گئی ہے اس میں تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الم سجدہ پڑھنے کو فرمایا ہے حالانکہ ترتیب قرآنی میں یہ سورۃ ان دونوں سورتوں سے مقدم ہے جن کو پہلی اور دوسری رکعت میں پڑھنے کو بتلایا ہے اگر کسی کے ذہن میں تقدیم و تاخیر کا سوال اٹھے تو اسکا جواب اولاً یہ ہے کہ نوافل میں اسطرح کی گنجائش ہوتی ہے ثانیاً یہ کہ نوافل کی ہر دو رکعت علیحدہ شمار کی جاتی ہیں اور ہر دو رکعت کی قرأت مرتب ہے۔ ۱۲۔

اللہ نے تیری مغفرت فرمادی (حاکم، عن جابر بن عبداللہؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ رات کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گناہ کرنے والا توبہ کرے۔ جب تک آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو ایسا ہی ہوتا رہے گا۔

(مسلم، حاکم، عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

ایک اور شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص گناہ کرلیتا ہے (اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟) آپؐ نے فرمایا وہ گناہ اس کے اعمال نامہ میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ اس کے بعد وہ استغفار کرتا ہے اور توبہ کرلیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور توبہ قبول کرلی جاتی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ وہ پھر گناہ کرلیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اس نے عرض کیا وہ پھر استغفار کرتا ہے اور توبہ کرلیتا ہے آپؐ نے فرمایا اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور توبہ قبول کرلی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے سے نہیں رکتا۔ یہاں تک کہ تم ہی تنگ دل ہوجاؤ۔

(طبرانی فی الاوسط والکبیر عن عقبہ بن عامرؓ)

قحط سالی کی دعائیں اور عمل

(۱) اور جب بارش کا قحط ہو تو دو زانو ہو کر بیٹھ جائیں۔ پھر یہ کہیں یارب یارب (اے میرے رب اے میرے رب) ابوعوانہ، عن سعد بن ابی وقاصؓ)

اور بارش طلب کرنے کی ایک دعا یہ ہے

(۲) اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا (بخاری عن انسؓ)

اے اللہ! ہمیں سیراب فرما، اے اللہ ہمیں سیراب فرما اے اللہ ہمیں سیراب فرما۔

اور بارش طلب کرنے کی ایک دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا (مسلم عن انسؓ)

اے اللہ! ہماری مدد فرما، اے اللہ ہماری مدد فرما اے اللہ ہماری مدد فرما۔

نمازِ استسقاء کا طریقہ

استسقاء بارش کی دعا کرنے کو کہتے ہیں۔ صرف دعا کرنا بھی ثابت ہے اور اس بارے میں نماز پڑھنا بھی ثابت ہے جسے نماز استسقاء کہتے ہیں مصنفؒ نے ذیل میں نماز استسقاء کا طریقہ بیان کیا ہے اور اگر امام المسلمین (یا اس کی جگہ کوئی دوسرا شخص ہو جو نماز استسقاء پڑھائے کا اہل ہے) تو جب سورج کی کرن نکلے آبادی سے باہر میدان کی جانب روانہ ہو اور منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے۔ اس کے بعد یوں کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَیْنَا قُوَّۃً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے روزِ جزا کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اے اللہ! تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں ہمارے اوپر بارش نازل فرما اور جو کچھ تو نے ہم پر نازل فرمایا ہے اسے ہمارے لیے قوت کا ذریعہ اور ایک مدت تک زندگی گزارنے کا سبب بنا دے۔

اس کے بعد دونوں ہاتھ اتنے اونچے اٹھائے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگے پھر لوگوں کی طرف اپنی پشت پھیر دے اور اپنی چادر پلٹ دے (اس طرح سے کہ اوپر کی نیچے اور نیچے کی اوپر اور دائیں جانب کی بائیں اور بائیں جانب کی دائیں طرف آجائے۔ یہ عمل بطور تفاؤل کے ہے اور برابر ہاتھ اٹھائے رہے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو اور منبر سے اتر کر دو رکعتؔ لوگوں کے ساتھ پڑھے (ابو داؤد، ابن حبان، حاکم عن عائشہؓ)

(حاشیہ لہ اگلے صفحہ پر)

بارش کی دعائیں

بارش کی بعض دعائیں گزر چکی ہیں بعض ذیل میں درج کی جاتی ہیں ۔

(۱) اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَرِیْئًا مُرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ ۔ (ابوداؤد، ابن ابی شیبہ عن کعب بن عجرہ وجابرؓ)

اے اللہ ہمیں بارش عطا فرما مدد کرنے والی جو مبارک ہو اور زیادہ ہو نفع دینے والی ہو ضرر دینے والی نہ ہو جلدی ہو جائے دیر لگانے والی نہ ہو (برسنے کے بعد) زمین میں ٹھہرنے والی ہو۔

رَائِثٍ کے الفاظ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہیں ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ (ابوداؤد، عن عبداللہ بن عمروؓ)

اے اللہ اپنے بندوں کو اور چوپایوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنی مردہ زمین کو زندہ فرما دے ۔

(۳) اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِیْنَتَهَا وَسَكَنَهَا (ابوعوانہ عن سمرہ بن جندبؓ)

اے اللہ! ہماری زمین پر اس کی زینت وپھول بوٹے اور اسکا آرام وچین نازل فرما ۔

(۴) اَللّٰھُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ اَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا وَمُجْرِيَ الْبَرَكَاتِ عَلٰی اَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْحَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا

اے اللہ! ہمارے پہاڑ خالی ہو گئے اور ہماری زمین غبار آلود ہو گئی اور ہمارے چوپائے پیاسے ہو گئے۔ اے بھلائیوں کے عطا فرمانے والے ان کی جگہوں سے اور اے رحمت کے نازل فرمانے والے ان کی کانوں سے اور اے برکتوں کے جاری فرمانے والے برکت والوں پر مدد کرنے والی بارش کے ساتھ۔ تجھ سے ہی مغفرت طلب کی جاتی ہے تو بہت

(حاشیہ گزشتہ) ان دو رکعتوں میں قرات جہر سے پڑھے۔ کتب فقہ میں نماز کے بعد خطبہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے جب عمل کرنا چاہیں شامی ہدایہ وغیرہ میں دیکھ لیں۔

وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَایَانَا اَللّٰهُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا وَّاَوْصِلْ بِالْغَیْثِ وَاکِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا وَیَعُوْدُ عَلَیْنَا غَیْثًا عَامًّا طَبَقًا غَیْقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَاتِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ ط

(ابو عوانہ عن حریث رضؓ)

زیادہ بخشش کرنیوالا ہے۔ پس ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں پگھلا دینے والے گناہوں سے۔ اے اللہ تو ہم پر بارش بھیج دے بہت زیادہ برسنے والی اور اس کے ساتھ ہی مزید بارش کو ملا دے اور اپنے عرش کے نیچے سے ایسی بارش بھیج کر کفایت فرما جو ہمیں نفع دے اور وہ پھر لوٹ کر آئے اور وہ ہمارے لئے عمومی بارش بن جائے اور ایسی بارش ہو جو رُوئے زمین کو ڈھانپ لے اور سیراب کرنیوالی ہو زمین کو چھپا دینے والی ہو۔ بڑے بڑے قطروں والی ہو۔ سرسبزی لانے والی ہو، جانوروں کے چرنے کا ذریعہ ہو۔ کثرت سے اگانے والی ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارش کے لیے دعا کی تو صرف استغفار کیا (ابن ابی شیبہ) یعنی کوئی مزید دعا نہیں کی۔ کیونکہ گناہوں کی مغفرت مانگنا یہ خود باران رحمت لانے کے لئے بہت بڑی دعا ہے اور بہت بڑی اکسیر ہے۔

جب بادل آتا ہوا نظر پڑے

(۱) تو یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَیْبًا نَافِعًا۔

(ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضؓ)

اے اللہ! ہم اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں جسے لے کر یہ بادل بھیجا گیا ہے اے اللہ! نفع دینے والی بارش فرما۔

پھر جب اللہ تعالیٰ بادل کھول دے اور بارش نہ ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ عذاب کی بارش نہ ہوئی۔

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے

(۱) اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا۔ (بخاری عن عائشہؓ)

اے اللہ اس کو بہت برسنے والا اور نفع دینے والا بنا۔

(۲) یا دو تین بار یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ سَیْبًا نَافِعًا۔ (ابن ابی شیبہ عن عائشہؓ)

اے اللہ نفع دینے والی بارش برسا۔

بارش حد سے زیادہ ہونے لگے اور ضرر کا خوف ہو

(۱) تو یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔ (بخاری، مسلم، عن انسؓ)

اے اللہ! ہمارے آس پاس برسا اور ہم پر نہ برسا اے اللہ ٹیلوں پر اور بنوں میں اور پہاڑوں اور نالوں میں اور درخت پیدا ہونے کی جگہوں میں برسا۔

جب کڑکنے اور گرجنے کی آواز سنے تو یہ پڑھے

(۱) اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

اے اللہ! ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرما اور اس سے پہلے ہمیں عافیت دے۔

(۲) سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ ط (موطا موقوفا علی عبداللہ ابن الزبیرؓ)

پاکی بیان کرتا ہوں اس ذات کی جس کی تسبیح بیان کرتی ہے گرج اس کی حمد کے ساتھ اور فرشتے بھی تسبیح کرتے ہیں اس کے خوف سے

جب تیز ہوا چلے

توجس طرف سے بھی ہوا آرہی ہو اس طرف رخ کرے اور دوزانو ہو کر بیٹھ جائے اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دے (طبرانی فی کتاب الدعا و فی المعجم الکبیر عن ابن عباسؓ)

(۱) اور یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْاَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَافِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ

(مسلم، ترمذی، نسائی، عن عائشہؓ، وطبرانی فی کتاب الدعا عن ابن عباسؓ)

اے اللہ! میں آپ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو اس میں ہے اور اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو لے کر یہ بھیجی گئی ہے اور آپ سے پناہ چاہتا ہوں اس ہوا کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کو لے کر بھیجی گئی ہے۔

(۲) یا یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَۃً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا

اے اللہ! اسے نفع والی ہوا بنا اور اسے نقصان والی نہ بنا۔ اے اللہ! اسے رحمت والی بنا اور اسے عذاب نہ بنا۔

(طبرانی فی کتاب الدعا و فی المعجم الکبیر عن ابن عباسؓ)

(۳) اگر ہوا کے ساتھ اندھیری بھی ہو (جسے کالی آندھی کہتے ہیں)، تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے۔ (ابوداؤد عن عقبہ بن عامرؓ)

(۴) اور تیز ہوا کے وقت یہ پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ

اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور جس چیز کا یہ حکم دی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور ہم تیری پناہ

مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهٖ | لیتے ہیں اس ہوا کے شر سے اور جو کچھ اس میں
(ترمذی، نسائی | ہے اس کے شر سے اور جو کچھ اس کو حکم دیا گیا
عن ابی بن کعبؓ) | ہے اس کے شر سے۔

(۵) اور یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهٖ.
(ابو یعلیٰ عن انسؓ)

اے اللہ! میں آپ سے اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے اور میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔

(۶) اور یہ پڑھنا بھی ثابت ہے،

اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيْمًا ط | اے اللہ! اس کو خیر سے بھری ہوئی ہوا بنا

(ابن حبان، طبرانی فی الاوسط عن سلمۃ بن الاکوعؓ) اور بانجھ مت بنا (جس میں کوئی خیر نہ ہو)

جب مرغے کی آواز سنے

تو اللہ تعالیٰ سے اللہ کے فضل کا سوال کرے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

اور جب گدھے کی آواز سنے

تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے (مثلاً اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے)۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم عن ابی ہریرہؓ)

جب کتوں کی آواز سنے

اس طرح جب کتوں کے بھونکنے کی آواز سنے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے (ابوداؤد، نسائی، حاکم عن جابر بن عبداللہؓ)

جب چاند یا سورج گرہن ہو

تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اللہ کی بڑائی بیان کرے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے۔[1] (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن عائشہ رض)

جب نیا چاند دیکھے

جب نیا چاند دیکھے تو اللہ اکبر کہے۔ (دارمی عن ابی عمر رض)

(۱) پھر یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ط

(ترمذی، ابن حبان، دارمی عن طلحہ بن عبید اللہ رض)

اے اللہ! اس کو ہمارے اوپر مبارک ہونے کی حالت میں اور ایمان کے ساتھ نکلا ہوا رکھ اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ جو تجھے پسند ہیں نکلا ہوا رکھ۔ اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

(۲) یا یہ پڑھے۔

هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ

یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہے اے اللہ! بیشک میں تجھ سے اس مہینہ کی خیر چاہتا ہوں اور تقدیر

---

[1] سورج اور چاند گرہن ہونے کو عربی میں کسوف کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند اور سورج اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں کسی کے مرنے جینے کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں ہوتا اللہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم چاند سورج میں سے کچھ دیکھو تو اللہ کا ذکر، دعا اور استغفار کی طرف گھبراتے ہوئے مشغول ہو جاؤ اور بعض روایات میں ہے کہ اللہ کو پکارو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو (بخاری ومسلم) اگر سورج گرہن ہو تو دو رکعت باجماعت پڑھیں جن میں قرأت لمبی ہو اور جو امام نماز جمعہ پڑھاتا ہو اس کے پیچھے یہ نماز پڑھیں اور چاند گرہن میں نماز باجماعت نہیں ہے البتہ انفرادی طور پر نماز پڑھی جائے (کما فی الہدایہ) ۱۲

وَخَيْرِالْقَدْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ ط (طبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ) — کی خیر چاہتا ہوں۔

(۲) یا یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَفَتْحَهٗ وَنُوْرَهٗ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (ابن ابی شیبہ موقوفاً)

اے اللہ! ہمیں اس چاند کی خیر اور مدد اور اس کی برکت اور فتح یابی اور اس کی روشنی عطا فرما اور ہم اس کے شر سے اور اس کے بعد جو چیزیں ہیں ان کے شر سے تیری پناہ لیتے ہیں۔

جب چاند پر نظر پڑے تو یوں کہے

(۱) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ (ترمذی، نسائی، ابن شیبہ، عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے جو غائب ہو کر اندھیرے کا باعث بن جاتا ہے

شب قدر ہو تو یہ دعا پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے لہٰذا تو مجھے معاف فرما دے۔

جب آئینہ میں اپنی صورت دیکھے

تو ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔

اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

(ابن حبان، دارمی، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ و عائشہ رضی اللہ عنہا)

(۲) اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ — اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی۔

فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْهِیْ عَلَی النَّارِ۔ (بزاز عن عائشہ رض)

اسی طرح میرے اخلاق بھی اچھے کردے اور میرے چہرہ کو دوزخ پر حرام کردے۔

(۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَاشَانَ مِنْ غَیْرِیْ۔

(بزار، عن عائشہ رض)

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے میری شکل صورت خوب ٹھیک بنائی اور میری اچھی صوت بنائی اور مجھ میں وہ عضو خوبصوت بنائے جو دوسروں میں عیب دار ہیں۔

(۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَّلَہٗ وَصَوَّرَ صُوْرَۃَ وَجْهِیْ فَاَحْسَنَهَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(طبرانی فی الصغیر ابن السنی عن انس)

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے میری شکل وصورت خوب ٹھیک بنائی اور اعضا میں یکسانیت رکھی اور میرے چہرے کی شکل وصوت بنائی پس اس کو اچھا بنایا اور مجھے اس نے مسلمانوں سے بنایا۔

سلام اور اس کا جواب

جب کسی کو سلام کرے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (تم پر سلامتی ہو)

(بخاری، مسلم، نسائی، عن ابی ہریرہ رض)

یا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ کہے (تجھ پر سلامتی ہو) (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی عن جابر رض)

اور وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کا اضافہ بھی بعض روایات میں آیا ہے۔

(ابوداؤد، نسائی، ترمذی، دارمی، عن عمران بن حصین رض)

جب سلام کا جواب دے تو یوں کہے۔

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(صحاح ستہ، ابن مردویہ، نسائی، ابن حبان عن عائشہ رض)

اور تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں۔

جب اہل کتاب کے سلام کا جواب دے تو جواب میں عَلَیْكَ کہے۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابن عمر رض)

یا وَعَلَیْكَ کہے۔ (بخاری، مسلم، داؤد، ترمذی، نسائی، عن ابن عمرؓ)

۱؎ یہودی حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ حاضر ہوئے تو اسطرح زبان سے الفاظ نکالے کہ درمیان سے سلام کا لام کھا گئے اور یہ انہوں نے قصداً شرارت سے کہا تھا۔ دعا دینے کے بجائے بددعا دینے کا ارادہ کیا اور السام علیکم کہا۔ اسام موت کو کہتے ہیں۔ سلامتی کے بجائے موت کی بددعا دی۔ حضورؐ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وَعلیکم اور بعض روایات میں ہے عَلَیْکُمْ فرمادیا۔

حضرت عائشہؓ بہت بگڑیں اور یہودیوں کو آڑے ہاتھوں لیا اور بہت سخت سُست کہا۔ حضورؐ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نرمی اختیار کرو۔ انہوں نے عرض کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا؟ آپؐ نے فرمایا تو نے نہیں سنا میں نے کیا کہا؟ میں نے کہا وَعَلَیْکُمْ (یعنی ان کی بددعا ان پر لوٹادی) ان کی بددعا میرے حق میں قبول نہ ہوگی اور میری بددعا ان کے حق میں قبول ہوگی۔

یہ قصہ بخاری و مسلم وغیرہ میں مذکور ہے اسی حدیث کی وجہ سے کتابوں میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ اہل کتاب سلام کریں تو اس کے جواب میں وَعَلَیْکُمْ کہہ دیا جائے۔ مصنف نے بھی اسی مشہور بات کے متعلق لکھ دیا ہے۔

احقر کے نزدیک یہ محل نظر ہے کیونکہ حضورؐ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے جواب میں وعلیکم اس وقت فرمایا تھا جب انہوں نے دبی زبان میں بجائے السلام کے السام کہا تھا۔ حضورؐ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی موت کی بددعا ان پر لوٹا دی تھی۔ لیکن اگر کوئی کافر کتابی یا غیر کتابی سلام کرتے ہوئے السَّلَامُ علیکم کہے اور اس کے جواب میں عَلَیْكَ یا وَعَلَیْكَ کہہ دیا جائے تو یہ ان کے لیے سلام ہی کی دعا ہو جائے گی۔ جب وَعَلَیْكَ کہہ کر اس پر سلام لوٹا دیا گیا تو وعلیکم السلام کہنے میں کیا حرج ہے۔

احقر کے نزدیک جب کوئی کافر سلام کرے تو اسے وَعَلَیْکُمْ یا عَلَیْکُمُ السَّلَامُ نہ کہا جائے بلکہ هَدَاكَ اللّٰهُ وغیرہ کہہ دیں۔ جس سے اس کے لیے ایمان کی دعا بھی ہو جائے اور وہ اپنا جواب بھی محسوس کر لے۔

جب کوئی سلام بھیجے

تو اس کے جواب میں یوں کہے۔

وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (صحاح ستہ عن عائشہ رضؓ)

اور اس کے اوپر اللہ کی سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

یا سلام لانے والے کو خطاب کر کے یوں کہے۔

وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ ط

تجھ پر اور اس پر سلامتی ہو۔

(نسائی عن انس رضی اللہ عنہ)

چھینک اور اس کا جواب

جب چھینک آئے تو

(۱) الحمد للہ کہے (بخاری، ابو داؤد، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)

اور دوسری روایت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ آیا ہے۔ (ابو داؤد، ترمذی نسائی، حاکم، ابن ماجہ، عن ابن عمرؓ وابی ایوبؓ وعلیؓ وابی ہریرہؓ)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے بہت زیادہ تعریف برکت والی تعریف جیسا کہ ہمارا رب پسند فرمائے اور اس پر راضی ہو جائے۔

(ابو داؤد، ترمذی، نسائی ابن حبان عن سالم بن عبیدؓ)

(۳) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

(ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن سالم بن عبیدؓ)

چھینکنے والے کو یوں جواب دے

(۴) چھینکنے والا جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے

بخاری، ابوداؤد، نسائی، حاکم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃؓ وابی ایوبؓ)

(۵) اور چھینکنے والا اس کے جواب میں یوں کہے:

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ — اللہ تمہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور تمہارے حال کی اصلاح فرمادے۔

(بخاری، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃؓ وابی ایوبؓ)

(۶) اور کہے۔

یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ۔ — اللہ میری اور تیری مغفرت فرمادے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن سالم بن عبیدؓ)

اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ — اللہ ہماری تمہاری مغفرت فرمائے

(نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

(۷) یا یوں کہے۔

یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ وَیَغْفِرُ لَنَا وَلَکُمْ (موطا موقوفا علی ابن عمرؓ) — اللہ ہم پر اور تم پر رحم فرمائے اور مغفرت فرمائے ہماری اور تمہاری۔

اور اگر چھینکنے والا اہل کتاب ہو۔

(۸) تو اس کے جواب میں یوں کہے:

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ — اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست فرمائے۔

ترمذی، ابوداؤد، نسائی، حاکم عن ابوموسیٰ الاشعریؓ)

۹۔ اور جو شخص ہر چھینک کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَّا

کہ "سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اور یہ تعریف ہر حال میں ہے) کہے تو ڈاڑھ اور کان کا درد کبھی بھی محسوس نہ کرے گا۔
(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی علیؓ)

اور جب کان بولنے لگے

تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور آپؐ پر درود بھیجے اور یہ الفاظ کہے۔

ذَکَرَ اللّٰهُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ۔ اللہ اسے خیر کے ساتھ یاد کرے جس نے مجھے یاد کیا۔

اور جب کسی بات کی بشارت ملے

تو اللہ کی تعریف بیان کرے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔
(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہؓ)

یا حمد بیان کرے اور اللہ کی بڑائی بھی بیان کرے یعنی الحمدللہ کے ساتھ اللہ اکبر بھی کہے
(بخاری، مسلم، عن ابی سعیدؓ)

اور جب اپنے یا کسی غیر کے جان و مال میں اپنی پسندیدہ چیز دیکھے تو برکت کی دعا کرے
(نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن عامر بن ربیعہؓ)

یا شکر کا سجدہ کرے۔ (حاکم، احمد عن عبدالرحمٰن بن عوفؓ)

ہر قسم کی مالی ترقی کے لئے یہ درود شریف پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط (ابو یعلیٰ عن ابی سعیدؓ)

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات پر (بھی رحمت) نازل فرما۔

جب مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھے

تو اس کو یوں دعا دے۔

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ   اللہ تجھے ہنساتا ہی رہے۔

(بخاری، مسلم، نسائی عن سعد بن ابی وقاصؓ)

جب کسی سے اللہ کے لئے محبّت ہو

تو اس کو بتا دے کہ مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے۔ اس کے جواب میں وہ دوسرا شخص یوں کہے:

اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ۔   خدا تجھ سے محبت کرے جس کے لئے تو نے مجھ سے محبت کی۔

(نسائی، ابوداؤد، ابن حبان، ابن السنی عن انسؓ)

جب کوئی شخص مغفرت کی دعا دے

مثلاً یوں کہے کہ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ (اللہ تیری مغفرت فرمائے) تو جواب میں یوں کہے:

وَلَكَ (یعنی اللہ تیری بھی مغفرت فرمائے) (نسائی، عن عبداللہ بن سرجسؓ)

جب کوئی شخص حال دریافت کرے

مثلاً یوں کہے کَیْفَ اَصْبَحْتَ (تجھے کس حال میں صبح ہوئی) تو یوں جواب دے۔

اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَیْكَ (میں تمہاری طرف اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں یعنی تمہیں یہ سناتا ہوں کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے) (طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمروؓ)

اور جب کوئی شخص آواز دے تو لَبَّیْكَ کہے۔ (میں حاضر ہوں)، (ابن السنی عن عمرؓ)

اور جب کسی نے اپنے ساتھ بھلائی کردی ا. بھلائی کرنے والے کو جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا (اللہ تجھے بھلائی کی جزائے خیر دے) کی دعا دے دی تو اس نے خوب زیادہ تعریف

کردی یعنی خوب زیادہ شکریہ ادا کیا (ترمذی، نسائی، ابن حبان، عن ابن عمرؓ)

جب کوئی بھائی اپنا مال پیش کردے

تو اسے دعا دیتے ہوئے یوں کہے۔

بَارَكَ اللّٰهُ فِي اَهْلِكَ وَمَالِكَ — اللہ تیرے اہل وعیال میں اور مال میں برکت دے۔

(بخاری، ترمذی، نسائی، ابن سنی، عن انسؓ)

جب قرضہ وصول کرلے

تو قرضہ ادا کرنے والے کو یوں دعا دے۔

اَوْفَيْتَنِي اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ — تو نے میرا حق پورا ادا کردیا اللہ تجھے پورا اجر دے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

یا یوں کہے۔ وَفَّى اللّٰهُ بِكَ (بخاری عن ابی ہریرہؓ)

یا یوں کہے۔ اَوْفَاكَ اللّٰهُ (مسلم عن ابی ہریرہؓ) سب کا مطلب ایک ہی ہے۔

اور جب اپنی کوئی پسندیدہ چیز دیکھے

تو یہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ — سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس کی نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔

(ابن ماجہ، حاکم، ابن سنی عن عائشہؓ)

اور جب کبھی کوئی دل برا کرنے والی چیز دیکھے

تو یہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ — ہر حال میں اللہ تعریف کا مستحق ہے۔

(ابن ماجہ، حاکم، ابن سنی عن عائشہؓ)

جب کبھی اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندہ کو کچھ نعمت عطا فرمائی اور اس نے اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور اگر دوبارہ الحمدللہ کہا تو اللہ اس کے لئے پھر سے ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اگر تیری بار پھر الحمدللہ کہا تو اللہ تعالیٰ (ثواب کے ساتھ ساتھ) اس کے گناہوں کو بھی معاف فرما دے گا۔ (حاکم عن جابرؓ)

دوسری روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو کوئی نعمت عطا فرمائے وہ اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے تو اس کو اس سے بہتر انعام ملے گا جو اسے دیا جا چکا ہے۔ (ابن سنی عن انس بن مالکؓ)

اور جب قرضداری میں مبتلا ہو

تو یہ پڑھے۔

(۱) اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ط

اے اللہ حرام سے بچاتے ہوئے اپنے حلال کے ذریعہ تو میری کفایت فرما اور اپنے فضل کے ذریعے تو مجھے اپنے غیر سے بے نیاز فرما دے۔

(ترمذی، حاکم، عن علی بن ابی طالبؓ)

(۲) اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَھَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ

(حاکم، ابن مردویہ، عن ابی بکر الصدیقؓ)

اے اللہ! فکر مندی دور فرمانے والے، غم کے ہٹانے والے جو لوگ مجبور حال ہوں ان کی دعاؤں کے قبول فرمانے والے، دنیا پر بہت مہربانی فرمانے والے اور اس پر نہایت رحم فرمانے والے تو مجھ پر رحم فرماتا ہے پس تو مجھ پر رحم فرما ایسی رحمت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو مجھے بے نیاز فرما دے دوسروں کے رحم کرنے سے۔

(۳) اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ

اے اللہ! ملک کے مالک تو ملک دیتا ہے جس کو چاہے اور ملک چھین لیتا ہے جس سے چاہے، تو

مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ
وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ
إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَحْمٰنَ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ
تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ
ارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا
عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۔

عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور ذلت دیتا ہے
کو چاہے تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے بیشک تو
ہر چیز پر قادر ہے اے دنیا اور آخرت کے رحمٰن
تو یہ دونوں چیزیں دیتا ہے جس کو چاہے اور
روک لیتا ہے جس سے چاہے، مجھ پر رحم فرما
ایسی رحمت کے ساتھ جس کے ذریعے تو مجھے بے نیاز
فرمادے دوسروں کے رحم کرنے سے ۔

(طبرانی فی الصغیر عن انس بن مالکؓ)

(۴) اور ادائے قرض کی ایک دعا وہاں گزر چکی ہے جہاں صبح و شام پڑھنے کی دعائیں منقول ہیں۔ وہ روایت سنن ابی داؤد کی ہے۔

مشغولیت کی وجہ سے تھکن محسوس کرتا ہو یا زیادہ قوت کا خواہش مند ہو

تو سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ یا یوں کرے کہ ان میں سے ہر ایک کو ۳۳، ۳۳ مرتبہ کہے۔ یا ان میں سے کسی ایک کو ۳۴ مرتبہ کہے اور باقی دو کو تینتیس، تینتیس مرتبہ کہے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن حبان، احمد، طبرانی، عن علیؓ)

یا اس طرح کرے:

کہ ان میں سے ہر ایک کو ہر فرض نماز کے بعد دس دس مرتبہ کہے اور سوتے وقت سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس مرتبہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس مرتبہ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس مرتبہ کہے۔

(مسند احمد)

جو شخص وسوسوں میں مبتلا ہو

تو وہ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے (یعنی أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے، اور وسوسوں کو وہیں روک دے۔

(بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)

یا یوں کہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔ میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔

(مسلم، عن ابی ہریرہؓ)

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے جس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور اس کا کوئی بھی برابر نہیں۔

اس کے بعد بائیں طرف کو تین بار تھتکار دے اور شیطان مردود اور اس کے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگے (ابو داؤد، نسائی، ابن سنی، عن ابی ہریرہؓ)

اور اگر اعمال (یعنی نماز وغیرہ) میں، وسوسہ ہو تو سمجھ لے کہ یہ وسوسہ اس شیطان کا ہے جس کا نام خنزب ہے لہٰذا اس سے اللہ کی پناہ مانگے اور بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے

(مسلم، ابن ابی شیبہ، عن عثمان ابن ابی العاص)

اور جب غصّہ آئے

تو یہ پڑھے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے

اس کو پڑھ لینے سے انشاء اللہ غصہ چلا جائے گا۔

(بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، عن سلیمان بن صردؓ)

جس کی زبان تیز چلتی ہو

اور گفتگو میں بدزبان ہو اسے چاہیئے کہ استغفار کو لازم پکڑے (یعنی کثرت سے استغفار پڑھے) کیونکہ حضرت حذیفہؓ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا تم استغفار میں کیوں نہیں لگتے؟ میں ضرور بالضرور روزانہ سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن ابی شیبہ، ابن سنی، عن حذیفۃ الیمانؓ)

اور جب مجلس میں پہنچے

تو سلام کرے پھر جب چلنے کے لئے کھڑا ہو تو دوبارہ سلام کرے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

مجلس کے کفارہ کے لئے یہ پڑھے

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے کسی مجلس ذکر میں یہ پڑھا (جو ذیل میں درج ہے) تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہر بن جائیں گے اور جس نے ان کو لغو باتوں کی مجلس میں کہا تو یہ کلمات ان کے لئے کفارہ ہو جائیں گے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ)

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں، اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

بعض روایات میں ہے کہ اس کو تین مرتبہ پڑھے (ابوداؤد، ابن حبان)

فائدہ: ان کلمات کو مجلس سے اٹھنے سے پہلے پہلے پڑھ لیا جائے۔ یہ مضمون متعدد

صحابہؓ سے مروی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابوبرزہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت جبیر بن مطعمؓ سے مرفوعاً اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے موقوفاً مروی ہے۔ روایات میں کچھ الفاظ کا اختلاف بھی ہے۔ اوپر حضرت جبیر بن مطعمؓ کی روایت کے مطابق الفاظ لکھے ہیں اور ان ہی کی روایت کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس روایت کے بارے میں حافظ منذری الترغیب والترہیب میں فرماتے ہیں۔ رواہ النسائی والطبرانی ورجالہما رجال الصحیح والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم۔ تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر مرفوعاً حضرت جبیر بن مطعمؓ کی ایک روایت میں ہے اور موقوفاً حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے۔ اٹھنے سے پہلے پڑھنے کا ذکر ترمذی میں ہے اور ابوداؤد میں اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ (مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو پڑھے) مروی ہے۔

(۲) اور ایک روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کسی جگہ جمع ہوتے پھر آپؐ وہاں سے اٹھ جانے کا ارادہ فرماتے تو الفاظ ذیل فرماتے تھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ[1]	اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں میں نے برا کیا اور اپنی جان پر ظلم کیا لہٰذا تو مجھے بخش دے کیونکہ گناہوں کو صرف تو ہی بخشتا ہے۔
نسائی، حاکم، عن رافع بن خدیجؓ	

ہر مجلس میں ذکر کی ضرورت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجا تو یہ مجلس ان کے حق میں نقصان کا سبب

[1] اختصر الموبق الحدیث واکتفاه من المستدرک وفیه فائدة بزیادة الفاء ولم یلحظها المصنف ۱۲

ہو گی۔ پس اللہ چاہے گا تو انہیں عذاب دے گا یا ان کی مغفرت فرما دے گا[۱]
ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرہؓ)

جب بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بازار میں داخل ہوا اور اس نے یہ پڑھا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے ملک ہے اور اسی کیلئے حمد ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرما دیں گے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند فرمائیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیں گے (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، ابن سنی عن عمرؓ)

---

[۱] دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ جو شخص کسی جگہ لیٹا ہو اور اس لیٹنے کے وقت میں اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ لیٹنا اس کے لیے نقصان کا سبب ہو گا اور جو شخص کسی جگہ چلا (یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ گیا) اور اس کے درمیان اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ چلنا اس کے لیے نقصان کا سبب ہو گا (کما فی الترغیب) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ کسی جگہ بیٹھے جہاں انہوں نے اللہ جل شانہٗ کا ذکر نہ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا تو یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا سبب ہو گی اگرچہ ثواب کے لیے جنت میں داخل ہو جائیں (رواہ احمد باسناد صحیح و ابن حبان وصحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری) نیز حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھتے ہوں جس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ گویا مردہ گدھے کی لاش کے پاس سے اٹھے اور یہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن حسرت کا باعث ہو گی (رواہ ابوداؤد والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم کذا قال المنذریؒ) ۱۲۔

خرید و فروخت میں نقصان سے بچنے کیلئے بازار میں یہ پڑھے

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً۔

(حاکم، ابن سنی عن بریدہؓ)

میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں ٹوٹا کھاؤں۔

بازار سے واپس ہو کر

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے تاجروں کی جماعت کیا تم میں سے کوئی شخص اس سے عاجز ہے کہ جب بازار سے لوٹے تو قرآن مجید کی دس آیات پڑھے (اگر اس پر عمل کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر آیت کے بدلہ ایک نیکی لکھ[1] دے گا۔

(طبرانی فی الکبیر عن ابن عباسؓ)

(ضابطہ کے مطابق یہ نیکی کم از کم دس نیکیوں کے برابر ہو گی)

جب نیا پھل آئے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَ

اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے اور

---

[1] اخرجہ الطبرانی فی الکبیر کما قال المصنف قال فی مجمع الزوائد ورجالہ رجال الصحیح غیر الربیع بن ثعلب وابی اسماعیل المؤذن وکلاھما ثقۃ وقد ثبت ان الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف (تحفۃ الذاکرین للشوکانی)

بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا ۔ ہمیں ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمارے غلہ ناپنے کے پیمانوں میں برکت دے ۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہؓ)

اس کے بعد اس پھل کو اپنے سب سے چھوٹے بچے کو بلا کر دے دے ۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

کسی کو مصیبت یا پریشانی یا برے حال میں دیکھنے کی دعا

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے کسی شخص کو مبتلا دیکھا کسی مصیبت وغیرہ میں اور یہ پڑھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا ؕ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی ۔

تو اس کے پڑھ لینے سے وہ مصیبت یا پریشانی پڑھنے والے کو نہ پہنچے گی جس میں وہ شخص مبتلا تھا جسے دیکھ کر یہ دعا پڑھی گئی (ترمذی عن عمرؓ و ابی ہریرہؓ و ابن ماجہ، طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

سنن ترمذی میں مذکورہ بالا روایت درج کرنے کے بعد حضرت ابو جعفرؒ سے نقل کیا ہے کہ یہ الفاظ اپنے دل میں کہے اور مصیبت زدہ کو نہ سنائے (اکابر نے بتایا ہے کہ اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہے تو اس کو سنا کر نہ کہے اور اگر کسی گناہ میں مبتلا ہے تو اس کو سنا کر کہے تا کہ اسے عبرت ہو)

جب کوئی چیز گم ہو جائے یا غلام یا جانور بھاگ جائے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ ۔ اے اللہ! اے گمشدہ کو واپس کرنے والے اور راہ بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے تو ہی گم شدہ کو راہ

اَلضَّالَّۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِکَ وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّہَا مِنْ عَطَائِکَ وَفَضْلِکَ (طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرؓ)

بتاتا ہے اپنی قدرت اور غالبیت کے ذریعہ میری گمشدہ چیز کو واپس فرما دے کیونکہ بیشک وہ تیری عطا اور تیرے فضل سے مجھے ملی تھی۔

(۲) یا یوں کرے کہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور تشہد پڑھے اور یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ یَاھَادِیَ الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ بِعِزَّتِکَ وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّہَا مِنْ عَطَائِکَ وَفَضْلِکَ۔

(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

اللہ کا نام لے کر دعا کرتا ہوں اے گمراہ کے ہدایت دینے والے اور بھٹکے ہوئے کو واپس کرنے والے اپنی عزت اور سلطنت کے ذریعہ اس کو مجھ پر لوٹا دے بے شک وہ تیری عطا اور تیرے فضل سے مجھے نصیب ہوئی۔

بدشگونی کا بیان

اور شگونِ بد نہ لے۔ اگر کوئی شگونِ بد خیال میں آجائے تو اس کے کفارہ کے لئے یہ پڑھے،

(۱) اَللّٰھُمَّ لَاخَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ

(مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمروؓ)

اے اللہ! کوئی خیر نہیں تیری خیر کے سوا اور کوئی مبارکی نہیں تیری مبارکی کے سوا اور کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم کسی ناگوار چیز کو دیکھو جس سے شگون بد کی طرف ذہن جاتا ہو تو یہ پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ لَایَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِکَ۔

(ابن ابی شیبہ، ابوداؤد عن ابن عمرؓ)

اے اللہ! بھلائیوں کو آپ ہی وجود دیتے ہیں اور بدحالیوں کو صرف آپ ہی دور کرتے ہیں برائی سے بچانے کی اور نیکی پر لگانے کی طاقت صرف آپ کی طرف سے ہے۔

جس کی آنکھ میں کوئی درد یا تکلیف ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا . — میں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں اے اللہ اس کی گرمی اور ٹھنڈک اور مرض کو دور فرما ۔

(نسائی، ابن ماجہ، حاکم، طبرانی عن جابر بن ربیعہؓ)

اس کے بعد یوں کہے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ (اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا)

اگر کوئی چوپایہ (بیل بھینس وغیرہ) مریض ہو تو یہ پڑھے

(۱) لَا بَاْسَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ . — کچھ ڈر نہیں اے لوگوں کے رب تکلیف دور فرما (اور) شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی تکلیف کو دور نہیں کر سکتا ۔

اس کو پڑھ کر چار مرتبہ چوپایہ کے داہنے نتھنے میں اور تین مرتبہ اس کے بائیں نتھنے میں دم کرے (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

اگر کسی کو جن یا آسیب وغیرہ کا اثر ہو

(۱) تو جس پر اثر ہو اس کو اپنے سامنے بٹھائے اور یہ چیزیں پڑھے ۔

۱ ۔ سورۃ فاتحہ ۔

۲ ۔ سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات الٓمّٓ سے اَلْمُفْلِحُوْنَ تک ۔

۳ ۔ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (آخر آیت تک)

۴ ۔ آیت الکرسی ۔

۵ ۔ سورۃ بقرہ کا آخری رکوع لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ سے آخر تک ۔

۶ ۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ آیت کے ختم تک، (آل عمران رکوع ۲)

۷ ۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ (سورۃ اعراف آخر آیت تک)

(۸) فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ (سورۃ مومنون کے ختم تک)

(۹) سورۃ صافات کی شروع کی دس آیات وَالصّٰٓفّٰتِ سے لَازِبٍ تک۔

(۱۰) تین آیات سورۃ حشر کے آخر سے۔

(۱۱) سورۃ جن کی آیت وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا (آیت کے ختم تک)

(۱۲) سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

(۱۳) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ[1]

(حاکم، ابن ماجہ، مسند احمد عن ابی لیلیٰ)

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (فاتحہ)

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہان کا پروردگار ہے نہایت رحم والا ہے بہت بڑا مہربان ہے روز جزا کا مالک ہے، اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا نہ کہ وہ لوگ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور جو گمراہ ہوئے۔

(۲) الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

الٓمٓ: یہ وہ کتاب ہے جس میں کچھ بھی شک نہیں۔ پرہیزگاروں کے لئے رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور (اے پیغمبر!) جو (کتاب) تم پر اتری اور جو (کتابیں) تم سے پہلے اتریں یہ لوگ ان (سب) پر ایمان لاتے

---

[1] مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جن آیات کی طرف اجمالاً اشارہ کیا ہے ان کو تفصیل کے ساتھ مع ترجمہ از بیان القرآن بالترتیب لکھا جا رہا ہے تاکہ حدیث کے مطابق عمل کرنے میں سب کو آسانی ہو۔

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (بقرہ ۱۶)

ہیں اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں یہی لوگ ہدایت پر ہیں اپنے پروردگار کی طرف سے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

(۳) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

(بقرہ ۱۹۴)

اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بڑا رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

(۴) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ۝

(آیت الکرسی بقرہ ۲۴۶)

اللہ تعالیٰ، اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ زندہ ہے سنبھالنے والا ہے نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند اسی کی مملوک ہیں وہ سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں ایسا کون شخص ہے جو اس کے پاس سفارش کر سکے بدوں اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور وہ اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر وہ چاہے اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں اور وہ عالی شان عظیم الشان ہے۔

(۵) لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہے وہ سب جو کچھ کہ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ کہ زمین میں ہیں اور جو باتیں تمہارے نفسوں میں ہیں ان کو اگر تم ظاہر کرو گے یا کہ پوشیدہ رکھو گے حق تعالیٰ تم سے حساب لیں گے پھر جس کے لیے منظور ہو گا بخش دیں گے اور

شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ۔ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۔

(بقرہ۔ آخری رکوع)

جس کو منظور ہو گا سزا دیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔ اعتقاد رکھتے ہیں رسول اس چیز کا جو ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور مومنین بھی سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کہ ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور ان سب نے یوں کہا کہ ہم نے سنا اور خوشی سے مانا ہم آپ کی بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے پروردگار اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا مگر اسی کا جو اس کی طاقت میں ہو اس کو ثواب بھی اسی کا ہوتا ہے جو ارادہ سے کرے اور اس پر عذاب بھی اسی کا ہو گا جو ارادہ سے کرے۔ اے ہمارے رب! ہم پر داروگیر نہ فرمائیے اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں۔ اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی ایسا بار نہ ڈالیے جس کی ہم کو سہار نہ ہو اور درگزر کیجیے ہم سے اور بخش دیجیے ہم کو اور رحم کیجیے ہم پر، آپ ہمارے کارساز ہیں۔ سو آپ ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجیے۔

(۶) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ

گواہی دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی کہ بجز اس ذات کے کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور فرشتوں نے بھی اور اہل علم نے بھی، اور معبود

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
(آل عمران رکوع ۲)

بھی وہ اس شان سے ہیں کہ اعتدال کے ساتھ انتظام رکھنے والے ہیں۔ ان کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور وہ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔

(۷) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
(اعراف ۷)

بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے تمام آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر قائم ہوا۔ چھپا دیتا ہے شب سے دن کو ایسے طور پر کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں یاد رکھو اللہ ہی کے لیے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا بڑی خوبیوں کے بھرے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ جو تمام عالم کے پروردگار ہیں۔

(۸) فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝
(مؤمنون آخری رکوع)

اللہ تعالیٰ بھی بہت ہی عالی شان ہے جو کہ بادشاہ حقیقی ہے، اس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں عرش عظیم کا مالک ہے اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور کی بھی عبادت کرے کہ جس پر اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں، سو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہوگا۔ یقیناً کافروں کو فلاح نہ ہوگی اور آپ یوں کہا کریں کہ اے ہمارے رب معاف کر اور رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

(۹) وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ

قسم ہے ان فرشتوں کی جو صف باندھے کھڑے

زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
لَوَاحِدٌ ۭ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۭ
اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ
ۨ الْكَوَاكِبِ ۙ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ
شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ لَا يَسَّمَّعُوْنَ
اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ
كُلِّ جَانِبٍ ڰ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ
وَّاصِبٌ ۙ اِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۔
فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا
اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ
مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۔

(صافات ۱۶)

ہوتے ہیں، پھر ان فرشتوں کی جو بندش کرنے
والے ہیں، پھر ان فرشتوں کی جو ذکر تلاوت کرنے
والے ہیں کہ تمہارا معبود ایک ہے وہ پروردگار ہے
آسمانوں کا اور زمین کا اور پروردگار ہے طلوع
کرنے کے مواقع کا، ہم ہی نے رونق دی اس
طرف والے آسمان کو ایک عجیب آرائش یعنی
ستاروں کے ساتھ اور حفاظت بھی کی ہے ہر شریر
شیطان سے وہ شیاطین عالم بالا کی طرف کان بھی
نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے مار کر دھکے دیئے
جاتے ہیں اور ان کے دائمی عذاب ہوگا مگر جو شیطان
کچھ خبر لے ہی بھاگے تو ایک دہکتا ہوا شعلہ اس کے
پیچھے لگ لیتا ہے تو ان سے پوچھئے کہ یہ لوگ
بناوٹ میں زیادہ سخت ہیں یا ہماری پیدا کی ہوئی یہ
چیزیں ہم نے ان لوگوں کو چپکتی مٹی سے پیدا
کیا۔

(۱۰) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔ هُوَ اللّٰهُ
الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ

وہ اللہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی
معبود نہیں، وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا
اور ظاہری چیزوں کا، وہی بڑا مہربان رحم والا
ہے۔ وہ اللہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا
کوئی اور معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، پاک ہے،
سالم ہے امن دینے والا ہے۔ نگہبانی کرنے
والا ہے۔ زبردست ہے خرابی کا درست کرنے
والا ہے بڑی عظمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے شرک سے

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(حشر)

پاک ہے وہ معبود ہے پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے اس کے اچھے اچھے نام ہیں، سب چیزیں اس کی تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

(۱۱) وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝

اور ہمارے پروردگار کی بڑی شان ہے اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد، اور ہم میں جو احمق ہوتے ہیں وہ اللہ کی شان میں حد سے بڑھی ہوئی باتیں کہتے تھے۔

(۱۲) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ وہ لیعنی اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، اس کے کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

(۱۳) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

آپ کہئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ آجائے اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والوں کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ

آپ کہئے میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی بدی سے اس کی جو وسوسے ڈالے اور چھپ جائے جو وسوسے ڈالتا ہے لوگوں کے

النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ دلوں میں جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے

جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو

(۱) سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا جائے۔ صبح شام تین روز تک دم کرے۔ جب بھی سورۃ فاتحہ ختم کرے تو اپنا تھوک منہ میں جمع کرے، پھر اسے اس شخص پر تھتکار دے جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو (ابوداؤد، نسائی، عن خارجۃ بن الصلت عن عمہٖ)

سانپ بچھو کے ڈسنے کا علاج

(۱) جب سانپ (وغیرہ) ڈس لے اس پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جائے۔
(صحاح ستہ، عن ابی سعیدؓ)

اور یہ دم کرنا سات مرتبہ ہو (ترمذی عن ابی سعیدؓ)

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت نماز ایک مرتبہ بچھو نے ڈس لیا۔ آپؐ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ بچھو پر اللہ کی لعنت ہو نہ نماز پڑھنے والے کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو۔ اس کے بعد پانی اور نمک منگایا اور نمک کو پانی میں گھول کر ڈسنے کی جگہ پر پھیرتے رہے اور سورۃ قل یا ایہا الکافرون اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھتے رہے (طبرانی فی الکبیر عن علیؓ)

(۳) حضرت عبداللہ بن زیدؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدسؐ پر زہریلے جانور کے کاٹے کا رُقیہ پیش کیا (جو کچھ پڑھ کر دم کیا جائے وہ رقیہ ہے) آپ نے اس کو سن کر اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ یہ جنات کے معاہدہ کی چیزوں میں سے ہے (یعنی اس کو سن کر جنات دور ہو جاتے ہیں) کیونکہ ان سے عہد لیا گیا تھا کہ اس کو سن کر چلے جائیں گے۔

وہ رُقیہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بَحْرٌ قَفْطًا

طبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن زیدؓ

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جلے ہوئے پر یہ پڑھ کر دم کرے

(۱) اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اے سب انسانوں کے رب تکلیف کو دور فرما
اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ تو شفا دے (کیونکہ) تیرے سوا کوئی شفا دینے
اِلَّا اَنْتَ۔ والا نہیں۔

جب آگ جلتی دیکھے

(۱) تو اسے تکبیر کے ذریعہ بجھائے [۱] (ابو یعلیٰ ابن سنی عن ابی ہریرہؓ وابن عمرؓ)

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) [۱] مصنفؒ نے لَدِیْغ (یعنی جسے کوئی زہریلی چیز ڈس لے اس) کا زہر اتارنے کے لئے یہ الفاظ نقل کئے ہیں اور طبرانی معجم اوسط کا حوالہ دیا ہے۔ ہندوستان کے بعض اکابر نے اس کو پڑھ کر زہر اتارنے کا یہ طریقہ احقر کو بتلایا تھا کہ پانی میں نمک ملا لیا جائے اور پھر اس نمک والے پانی کو ڈسی ہوئی جگہ پر ڈالتے رہیں اور مذکورہ کلمات پڑھتے رہیں۔ انھوں نے فرمایا تھا کہ لفظ قفطا کا کیا ترجمہ ہے، معلوم نہیں' احقر نے بھی اس کا ترجمہ کتب لغت اور غریب الحدیث میں تلاش کیا تو نہیں ملا باقی الفاظ کا ترجمہ ہے۔ میں اللہ کا نام لے کر زہر اتارتا ہوں۔ یہ ایک زخم ہے سینگ (یعنی ڈنک) والا زہر اتارنے کے لئے یہ سمندری نمک ہے۔
مجمع الزوائد ص۱۱۱ جلد۵ میں معجم اوسط طبرانی کے حوالہ سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔
بِسْمِ اللّٰهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ مُغْطَا۔ یہ حضرت عبداللہ بن زید کی روایت ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے یوں نقل کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہریلی چیز کے ڈسنے پر جھاڑنے کے الفاظ ذکر کئے گئے تو آپ نے فرمایا مجھ پر پیش کرو۔ چنانچہ حاضرین نے آپ پر پیش کئے جو یہ الفاظ تھے۔
بِسْمِ اللّٰهِ قَرْنِيَّةٌ شَجَّةٌ مِلْحَةٌ بَحْرٍ مُغْطًا۔
آپ نے فرمایا کہ یہ وہ کلمات ہیں جنہیں حضرت سلیمانؑ نے زہریلے جانوروں سے بطور عہد کے لیا تھا میں انکے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' اس کا حوالہ بھی معجم طبرانی اوسط کا ہے لیکن حصن حصین کے موافق روایت کے الفاظ نہیں ملے۔ [۱] مصنفؒ فرماتے ہیں کہ یہ مجرب ہے (یعنی آگ لگتی دیکھے تو اللہ اکبر پڑھے)

جب کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا پتھری کا مرض ہو یا اور کوئی تکلیف ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے

(۱) رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْعِ فَيَبْرَاُ۔

ہمارا رب وہ ہے جو آسمان میں (معبود) ہے تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمان اور زمین میں جاری ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے سو تو زمین میں بھی اپنی رحمت بھیج اور ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں بخش دے تو پاکیزہ لوگوں کا رب ہے سو تو اپنی شفاؤں میں سے ایک شفا اور اپنی رحمتوں میں سے ایک رحمت اس درد پر اتار دے جس سے وہ اچھا ہو جائے۔

(نسائی، ابوداؤد، حاکم، عن ابی الدرداءؓ)

جب بدن میں کسی جگہ زخم یا پھوڑا پھنسی ہو

(۱) تو شہادت کی انگلی کو منہ کے لعاب میں بھر کر زمین پر رکھ دے اور پھر اٹھا کر تکلیف کی جگہ پر پھیرتے ہوئے یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

(مسلم، عن عائشہؓ)

میں اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے کسی کے تھوک میں ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارا بیمار ہمارے رب کے حکم سے شفا ہو۔

جب پاؤں سُن ہو جائے

(۱) تو دل میں اسے یاد کرے جو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔ (ابن السنی) (حاشیہ اگلے صفحہ پر)

موقوفاً علی ابن عباسؓ)

اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو

یا کوئی اور تکلیف ہو تو تکلیف کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہے پھر سات بار یہ پڑھے :

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ.

اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کی تکلیف پا رہا ہوں اور جس سے ڈر رہا ہوں ۔

(مسلم، سنن اربعہ، عن عثمان بن ابی العاصؓ)

(۲) یا سات مرتبہ یہ پڑھے ۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ .

اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں میں اس چیز کے شر سے جس کو میں محسوس کر رہا ہوں ۔

(موطا، ابن ابی شیبہ عن ابن ابی العاصؓ)

(۳) یا تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ پڑھے ۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ .

اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں میں ہر اس چیز کے شر سے جس کو میں محسوس کر رہا ہوں ۔

(مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالکؓ)

(۴) یا یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ

میں اللہ کا نام لے کر شفا طلب کرتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت کے واسطے سے اپنے

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) لہ شیخ ابن السنی نے عمل الیوم واللیلہ میں متعدد واقعات اس طرح نقل کیے ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ بعض حضرات کا جب پاؤں سن ہو گیا تو ان سے کہا گیا کہ اپنے سب سے زیادہ محبوب کا ذکر کرو تو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لیا اور پاؤں ٹھیک ہو گیا ۔

مِنْ وَجْعِیْ هٰذَا ۔ — اس درد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے محسوس کر رہا ہوں ۔

یہ دُعا طاق مرتبہ پڑھے ۔ درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے ۔ ایک مرتبہ پڑھ کر ہاتھ اٹھالے پھر ہاتھ رکھ کر پڑھے اور بار بار ایسا کرے (ترمذی عن انسؓ)

یا اپنے نفس پر معوذاتؓ پڑھ کر دم کرے ۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

(سورۃ قل یا ایہا الکافرون، سورۃ قل ہو اللہ احد، سورۃ قل اعوذ برب الفلق، سوۃ قل اعوذ برب الناس، ان چاروں کو معوذات کہتے ہیں ۔

آنکھ دُکھنے آجائے تو یہ پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ (حاکم ابن السنی عن انسؓ)

اے اللہ! میری بینائی سے مجھے نفع پہنچا اور میرے مرتے دم تک اسے باقی رکھ اور دشمن میں میرا انتقام مجھے دکھا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما ۔

اور جس کو بخار چڑھ آئے یہ دعا پڑھے

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ — اللہ کا نام لے کر شفا چاہتا ہوں جو بڑا ہے

ؓ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی تکلیف محسوس ہوتی تھی تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے تھے اپنے دست مبارک پر دم کر کے جسم مبارک پر پھیرتے تھے ۔ پس جب آپ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تو میں دم کرتی تھی اور معوذات پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر دم کر کے آپ کے دست مبارک کو آپ کے جسم پر پھیرتی تھی ۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے (مشکوٰۃ المصابیح)

الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ؕ
(حاکم، ابن ابی شیبہ، عن ابن عباسؓ)

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو عظیم ہے جوش مارتی ہوئی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

اگر زندگی سے عاجز آجائے

(۱) اور تکلیف کی وجہ سے جینا بُرا معلوم ہو تو موت کی تمنا اور دعا ہرگز نہ کرے، اگر دعا مانگنا ہی ہو تو یوں دعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ ۔

اے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھا لیجئو۔

(بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن سنی عن انسؓ)

جب کسی مریض کی عیادت کرے تو یوں تسلّی دے

(۱) لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ۔
(بخاری، نسائی، عن ابن عباسؓ)

کچھ حرج نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے کچھ حرج نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔

(۲) اور مٹی میں تھوک کر اپنی انگلی اس میں بھر کر تکلیف کی جگہ پھیرتے ہوئے یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَ رِيْقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ۔
(بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہؓ)

ہم اللہ کا نام لے کر شفا چاہتے ہیں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے اور ہمارے بعض افراد کا تھوک ہے تاکہ شفا دی جائے ہمارے مریض کو ہمارے رب کے حکم سے۔

بخاری کی ایک روایت میں باذن ربنا کی جگہ باذن اللہ آیا ہے۔

(۳) اور مریض کے بدن پر داہنا ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا (البخاری، مسلم، نسائی، عن عائشہؓ)

اے اللہ لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما اس کو شفا دے اور تو شفا دینے والا ہے کوئی شفا نہیں تیری شفا کے علاوہ ایسی شفا دے جو ذرا سا مرض بھی نہ چھوڑے۔

(۴) یا مریض کو یہ کلمات پڑھ کر جھاڑے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید الخدریؓ)

میں اللہ کا نام لے کر تجھ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے بچانے کے لئے جو تجھے ایذا دیتی ہے اور ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد کی آنکھ کے شر سے اللہ تجھے شفا دے، اللہ کا نام لے کر میں تجھ پر دم کرتا ہوں۔

(۵) یا یہ کلمات پڑھ کر دم کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

نسائی، ابن ابی شیبہ، عن عائشہؓ

میں اللہ کا نام لے کر تجھ پر دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے ہر مرض سے شفا دے گا جو تیرے اندر ہے گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

بعض روایات میں ہے کہ اس کو تین بار پڑھے (حاکم عن عائشہؓ)

(۶) یا یہ پڑھ کر دم کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَّشْفِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ۔

(مسند احمد، عن عائشہؓ)

میں اللہ کا نام لے کر تجھ پر دم کرتا ہوں ہر مرض سے، اللہ تجھے شفا دے گا حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر آنکھ والے کے شر سے یعنی نظر لگ جانے سے

(۷) اور یوں دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ
اے اللہ! اپنے بندوں کو شفا دے جو تیرے کسی دشمن کو ایذا پہنچائے گا یا کسی جنازہ کے ساتھ چلا جائے گا (یعنی شفا پا کر نیک کاموں میں لگے گا)
(ابوداؤد، ابن حبان، حاکم عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۸) یا یوں دعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ
اے اللہ اس کو شفا دے اس کو عافیت دے۔
(حاکم، ترمذی، ابن حبان، عن علیؓ)

نسائی میں عَافِهِ کے بجائے اِعْفِهِ ہے۔

(۹) اور مریض کو خطاب کر کے یوں دعا کرے۔

يَا فُلَانُ شَفَى اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ
اے فلاں اللہ تیرے مرض سے تجھے شفایاب فرمائے، تیرے گناہ بخشے اور تیری مقررہ اجل کے آخر وقت تک تیرے دین اور تیرے جسم میں عافیت رکھے۔
(حاکم عن سلمانؓ)

فلاں کی جگہ مریض کا نام لے۔

(۱۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کو اس مرض میں موت نہیں آتی ہے اور اس نے اس کے پاس ہوتے ہوئے سات مرتبہ یوں پڑھا:

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ۔
میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظیم ہے اور عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفا عطا فرمائے۔

تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اس مرض سے شفایاب فرمائے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن ابن عباسؓ)

(۱۱) ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ فلاں شخص بیمار ہے۔ انہوں نے فرمایا کیا تمہیں اس سے خوشی ہوگی کہ وہ اچھا ہو جائے۔ اس نے کہا مجھے ضرور خوشی ہوگی۔ فرمایا تم یوں دعا کرو۔

يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ اشْفِ فُلَانًا (اے علم والے اے کرم والے فلاں کو شفا دے)
اس طرح دُعا کرنے سے وہ انشاء اللہ اچھا ہو جائے گا۔ (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی علیؓ)

مریض کے پڑھنے کے لئے

(۱) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مسلمان مرض کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ میں چالیس مرتبہ پکارے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ط

(تیرے سوا کوئی معبود نہیں (اے اللہ) تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا)

اور پھر اسی مرض میں مر جائے تو اسے شہید کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اچھا ہو گیا تو اس حال میں اچھا ہو گا کہ اس کے سب گناہ معاف ہو چکے ہوں گے (حاکم عن سعد بن ابی وقاصؓ)

(۲) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے مرض میں یہ پڑھا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن ابی سعیدؓ و ابی ہریرہؓ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لئے سب حمد ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی طاقت اللہ ہی کو ہے۔

اور پھر اسی مرض میں اس کی موت آ گئی تو دوزخ کی آگ اسے نہ جلائے گی۔

شہادت کی تمنّا اور اس کا سوال

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے

شہادت کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اسے شہادت کے مرتبہ میں پہنچا دے گا. اگرچہ وہ اپنے بستر پر مر جائے (مسلم، سنن اربعہ عن سہل بن حنیفؓ)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص سچے دل سے شہادت طلب کرے گا تو اسے دے دی جائے گی۔ اگرچہ واقعی طور پر دنیا میں نصیب نہ ہو۔ (مسلم عن انسؓ)

نیز فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے اللہ کی راہ میں اتنی دیر جنگ کی جتنی دیر اونٹنی کے دو مرتبہ[1] دودھ نکالنے کے درمیان وقفہ ہوتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس نے سچے دل سے اللہ سے سوال کیا کہ وہ (فی سبیل اللہ) قتل ہو جائے پھر اپنی موت مر گیا یا مقتول ہو گیا تو اسے شہید کا اجر ملے گا۔

(سنن اربعہ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہادت کے لیے یوں دعا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ[2] (بخاری عن ابن عمرؓ)	اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے رسول کے شہر میں موت دے۔

جان کنی کے وقت کے اعمال

جب یہ معلوم ہونے لگے کہ موت کا وقت قریب ہے تو جو لوگ وہاں حاضر ہوں وہ اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں (حاکم ابن ابی قتادہؓ)

---

[1] اونٹنی کا جب دودھ نکالنے لگتے ہیں تو تھوڑا سا نکال کر ذرا دیر اونٹنی کو چھوڑ دیتے ہیں اور تھوڑا سا وقفہ دے کر پھر دودھ نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پورا دودھ چھوڑ دیتی ہے اگر اس طرح نہ کیا جائے تو وہ اوپر کو دودھ چڑھا لیتی ہے۔ اس درمیانی وقفہ کو فواق کہا جاتا ہے۔

[2] حضرت عمرؓ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے رسولؐ کے شہر میں موت دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی شہید ہوئے اور مدینہ منورہ ہی میں وفات پائی۔

(۱) اور جس کا جان کنی کا وقت ہو وہ یوں پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی عن عائشہ رض)

(۲) یا یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ط کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا بے شک موت کے لئے سختیاں ہیں۔

(بخاری، مسلم، ابن ماجہ، عن عائشہ رض)

(۳) اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔ اے اللہ! موت کی سختیوں پر میری مدد فرما۔ (ترمذی عن عائشہ رض)

(۴) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا مومن بندہ میرے نزدیک ہر خیر کے درجہ میں ہے کیونکہ وہ اس وقت میری تعریف کرتا ہے جب میں اس کی جان کو اس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان سے نکالتا ہوں (مسند احمد عن ابی ہریرہ رض)

جان کنی کے وقت جو شخص موجود ہو

وہ جان کنی والے کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرے (یعنی ذرا بلند آواز سے خود لا الٰہ الا اللہ پڑھے تاکہ وہ بھی سن کر پڑھ لے (مسلم، سنن اربعہ عن ابی سعید خدری رض)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا (یعنی بلا عذاب بھگتے جنت میں جائے گا (ابو داؤد، حاکم عن معاذ بن جبل رض)

رُوح نکل جانے کے بعد میّت کی آنکھیں بند کرے

اپنے لئے خیر کی دعا کرے کیونکہ اس کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر میت کے لئے یوں دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَّارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ ط

اے اللہ اس کو بخش دے اور ہدایت یافتہ بندوں میں شامل فرما کر اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے پسماندگان میں تو اس کا خلیفہ ہو جا اور اے رب العالمین! ہمیں اور اسے بخش دے اور اس کی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ام سلمہ رضؓ)

یہ دعا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سلمہ رضؓ کی موت کے بعد ان کی آنکھیں بند فرما کر پڑھی تھی اور فلاں کی جگہ لِاَبِي سَلَمَةَ فرمایا تھا۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کے لئے یہ دعا پڑھے تو فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور نام سے پہلے زیر والا لام لگا دے۔

میّت کے گھرانے کا ہر آدمی اپنے لئے یوں دعا کرے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً۔

اے اللہ مجھے اور اسے بخش دے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔

(مسلم، سنن اربعہ عن ام سلمہ رضؓ)

اور اس پر سورۂ یٰسین[1] پڑھ دی جائے (نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن معقل بن یسار رضؓ)

جب کوئی مصیبت پہنچے تو یہ پڑھے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط

بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی

---

[1] حدیث کے ظاہری الفاظ اِقْرَءُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ سے معلوم ہوتا ہے کہ جان نکلنے کے بعد وہاں سورۂ یٰسین پڑھی جائے اور بعض علماء نے اس کا یہی مطلب بتایا ہے۔ دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ لفظ موتیٰ سے وہ مراد ہے جس کی موت کا وقت بالکل قریب ہو چکا ہو اور ہمارے دیار میں یہی معمول ہے۔

اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا ط (مسلم عن ام سلمہؓ)

طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

جب کسی کا بچہ فوت ہو جائے

تو اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کیا تم نے میرے بندہ کے بچہ کو اٹھا لیا؟ وہ عرض کرتے ہیں ہاں اٹھا لیا۔ اللہ پاک کا ارشاد ہوتا ہے کیا تم نے اس کے دل کے پھل کو اٹھا لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہاں اس کو اٹھا لیا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے کیا کہا وہ عرض کرتے ہیں کہ اس نے آپ کی تعریف بیان کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ میرے بندہ کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اس کا نام (بیت الحمد یعنی تعریف کا گھر رکھ دو) (ترمذی، ابن حبان، ابن السنی عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

جب کسی کی تعزیت کرے تو سلام کے بعد یوں سمجھائے

(۱) اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰہِ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ط

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن اسامہ بن زیدؓ)

بے شک جو اللہ نے لے لیا وہ اسی کا ہے اور جو اس نے دیا وہ اسی کا ہے اور ہر ایک کا اس کے پاس وقت مقرر ہے (جو بے صبری یا کسی تدبیر سے بدل نہیں سکتا) لہٰذا صبر کرنا چاہیئے اور ثواب کی امید رکھنی چاہیئے۔

ان الفاظ کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو تسلی دی تھی۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت معاذ بن جبل کے نام ایک تعزیتی خط

محدث حاکمؒ اور ابن مردویہؒ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کے نام ایک مکتوب گرامی نقل

کیا ہے جسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے ۔ اس خط میں حضرت معاذ بن جبل کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کرنا مذکور ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از محمد رسول اللہ

معاذ بن جبلؓ کے نام

سَلَامٌ عَلَيْكَ !

میں تمہاری طرف اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں حمد کے بعد، سمجھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بڑا اجر عطا فرمائے اور تمہارے دل میں صبر ڈال دے اور ہمیں اور تمہیں شکر کی نعمت سے نوازے ۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے جان اور مال اور اہل و عیال و اولاد سب اللہ تعالیٰ کے مبارک عطایا ہیں اور یہ چیزیں ہم کو مانگے کے طور پر دی گئی ہیں جو ہمارے پاس اللہ کی امانتیں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ وقت مقررہ تک ان چیزوں کے ذریعے نفع دیتا ہے اور ایک وقت معلوم پر اٹھا لیتا ہے ۔ اس کے بعد یوں سمجھو کہ جب وہ کوئی چیز عطا فرماتے تو اس نے ہم پر اسکا شکر ضروری قرار دیا ہے اور جب کوئی چیز لے کر آزمائش میں ڈالے تو اس پر صبر لازم کیا ہے ۔ تمہارا بیٹا اللہ کا عطیہ تھا اور ایک چیز تھی جو مانگے کے طور پر بطور امانت دے دی گئی تھی ۔ اللہ نے اس کے ذریعہ تم کو قابل رشک بنایا اور خوشی میں رکھا ۔ پھر بڑے اجر کے بدلہ اس نے تم سے لے لیا ۔ یہ بڑا اجر صلوٰۃ اور رحمت اور ہدایت ہے ۔ اگر تم ثواب کی امید رکھو تو صبر کرو اور تمہاری بے صبری تمہارے ثواب کو ختم نہ کر دے پھر تم پشیمان ہو اور یہ بات جان لو کہ بے صبری سے کوئی چیز واپس نہیں ہوتی اور بے صبری کسی غم کو دور نہیں کر سکتی اور جو کچھ ہونے والا ہو وہ عنقریب ہو کر رہے گا ۔ (حاکم، ابن مردویہ عن معاذ بن جبلؓ)

والسلام

لہ محدث حاکم نے مستدرک میں یہ خط حضرت معاذ ابن جبلؓ کے مناقب میں درج کیا ہے [illegible] حضرت معاذؓ کو اس [illegible] آنحضرت [illegible] کتاب الفوائد المجموعۃ [illegible] صفحہ [illegible]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر تعزیت

اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو فرشتوں نے حضرات صحابہ رضؓ کو یوں تسلی دی۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَاءً مِنْ کُلِّ مُصِیْبَةٍ وَّخَلَفًا مِنْ کُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰہِ فَثِقُوْا وَاِیَّاہُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ)

تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں بے شک اللہ کی ذات میں تسلی ہے ہر مصیبت سے اور خلیفہ ہے ہر ہلاک ہونے والے سے۔ پس اللہ ہی پر بھروسہ کرو اور صرف اسی سے (ثواب کی) امید رکھو کیونکہ اصلی محروم وہی ہے جو ثواب سے محروم کر دیا گیا اور تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک صاحب داخل ہوئے جو سفید

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ھذا الکتاب اس میں مجاشع کے ضعف کی طرف اشارہ ہے لیکن حافظ ذہبی نے تلخیص المستدرک میں فرمایا ہے کہ ذَامِنْ وَضْعِ مُجَاشِعٍ یعنی یہ روایت مجاشع کی موضوعات میں سے ہے۔

تھوڑے سے الفاظ کے اختلاف سے حافظ ابو نعیم نے بھی حلیتہ الاولیاء میں اس کو درج کیا ہے اور وہ بھی اس خط کی سند کو ضعیف بتلاتے ہیں اور اس کے وقوع کو مستبعد بتلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ خط کسی صحابی نے حضرت معاذ رضؓ کو لکھا ہو گا مگر بعض راویوں نے لے کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا۔ خط اپنی افادیت میں بے مثل ہے اور مصیبت زدوں کے لئے بہت ہی زیادہ تسلی بخش ہے۔ اگر کسی صحابی نے لکھا ہو تو بھی تعزیتی خطوط میں نقل کرنا مناسب ہے۔ لہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تو بہر حال موجود ہے اور ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ رہے گا اس سے تعلق صحیح ہے اور اس سے محبت ہے تو کیا غم ہے محبوب حقیقی تو ہر وقت ہے جب کوئی محبوب چیز فوت ہو جائے تو اس بات کا استحضار کرو کہ ہمارا محبوب حقیقی موجود ہے جو ہر جانے والے کے بعد اس سے بہتر کام بنانے والا اور نفع پہنچانے والا ہے لہٰذا اسی پر بھروسہ رکھو اور اسی سے ہر طرح کی امید باندھو ۱۲۔

ریش تھے۔ جسم بھاری تھا، چہرہ خوبصورت تھا وہ لوگوں کی گردنوں کو پھاندتے ہوئے آگے بڑھے۔ اس کے بعد روئے۔ پھر حضرات صحابہؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ:

إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَّعِوَضًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ فَإِلَى اللّٰهِ فَأَنِيبُوْا وَإِلَيْهِ فَارْغَبُوْا وَنَظَرُهُ إِلَيْكُمْ فِي الْبَلَاءِ فَانْظُرُوْا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَّمْ يُجْبَرْ

بے شک اللہ کی ذات میں تسلی ہے ہر مصیبت سے اور بدلہ ہے ہر جانے والے سے اور خلیفہ ہے ہر ہلاک ہونے والے سے، پس اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسی کی طرف راغب ہو جاؤ اور اس بات کو دیکھو کہ وہ تمہیں مصیبت میں مبتلا کر کے تم کو آزماتا ہے اصل مصیبت زدہ وہ ہے جس کی مصیبت کی تلافی نہ ہو۔

اس کے بعد وہ صاحب واپس چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد حضرت ابوبکرؓ و علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ خضر علیہ السلام ہیں (حاکم عن انسؓ)

میّت کو اٹھاتے ہوئے

جو شخص میت کو تخت پر رکھنے کے لئے اٹھائے یا جنازہ اٹھائے تو بسم اللہ کہے۔
(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

نماز جنازہ کا بیان

جب نماز جنازہ شروع کرے تو اول اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد سورۃ فاتحہ[1] پڑھے اور (دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر (تیسری تکبیر کے بعد)

---

[1] حضرات شافعیہ کے نزدیک نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور وہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کو فرض قرار دیتے ہیں چونکہ مصنف رحؒ بھی شافعی ہیں۔ اس لیے انہوں نے اپنے مذہب کے مطابق لکھ دیا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک نماز جنازہ میں کھڑا ہونا اور چار تکبیریں کہنا فرض ہے اور جو چیزیں پڑھی جاتی ہیں ان کا پڑھنا مسنون ہے۔ پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی حمد و ثناء پڑھنا چاہیئے۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نیچے لکھی ہوئی دعاؤں میں سے کوئی دُعا پڑھے۔

(۱) اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَ اَصْبَحْتَ غَنِيًّا مِّنْ عَذَابِهٖ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔

(حاکم، عن ابن عباسؓ)

اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری بندی کا بیٹا ہے۔ یہ گواہی دیتا رہا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور یہ گواہی دیتا رہا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں یہ شخص تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے یہ دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑ کر چلا گیا اگر یہ پاک صاف تھا تو اسے اپنی رحمت کے ذریعہ اور پاک صاف بنا دے اور اگر خطاکار تھا تو اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرما۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما اور اس کو عافیت دے اور اس کو معاف فرما اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اگر سبحانک اللّٰھم پڑھ لے جیسا کہ معمول ہے تو چونکہ یہ الفاظ ماثور و منقول ہیں اس لئے ان کا پڑھنا بہتر ہے اگر پہلی تکبیر کے بعد حنفیہ کے نزدیک سورۃ فاتحہ ثنا کی نیت سے پڑھ لی جائے تو درست ہے بطور قرأت نہ پڑھی جائے (کما فی فتح القدیر) دوسری تکبیر کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے جن الفاظ میں بھی پڑھ لے مقصد ادا ہو جائے گا لیکن جو الفاظ احادیث شریفہ میں ماثور و مروی ہیں ان کا پڑھنا بہتر ہے۔ درود ابراہیمی جو نمازوں میں پڑھا جاتا ہے اس کو پڑھ لینا چاہیئے یہ درود صحیح سند سے ثابت ہے۔ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا کرے۔ ہمارے دیار میں تیسری تکبیر کے بعد اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا آخر تک پڑھا جاتا ہے۔ یہ حدیث سے ثابت ہے اور اس کے علاوہ دعائیں بھی ثابت ہیں جو مصنف نے ذکر کی ہیں چاہے تو ان میں سے کوئی پڑھ لے۔

نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ
بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ
مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ
الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ
دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا
خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا
مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
النَّارِ؎ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ،
ابن ابی شیبہ، عن عوف بن مالکؓ)

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا
وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَ
اُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ
مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی

اس کی اچھی مہمانی فرما اور اس کے داخل ہونے
کی جگہ کو کشادہ فرما اور دھو دے اس کو پانی سے
اور برف سے اور اولوں سے اور اس کو
کو صاف کر دے خطاؤں سے جیسا کہ صاف کیا
تو نے سفید کپڑے کو میل سے اور اے اللہ!
اس کو دنیاوی گھر سے اچھا گھر بدلہ میں عنایت فرما
اور اس کے گھر والوں سے اچھے گھر والے عطا فرما
اور اس کے جوڑے سے اچھا جوڑا دے دے
اور اس کو جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب
سے اور دوزخ کے عذاب سے اس کو پناہ میں رکھ

اے اللہ! تو ہمارے زندوں کو بخش دے اور
ہمارے مُردوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے
بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور عورتوں کو اور
ہمارے حاضروں کو اور ہمارے غائبوں کو اے اللہ!

؎ مصنفؒ نے اس دعا کے جو الفاظ نقل کئے ہیں ابو داؤد کی روایت کے مطابق ہیں البتہ اتنا فرق ہے کہ اس میں فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِیْمَانِ اور فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِسْلَامِ ہے اور مستدرک حاکم میں بروایت ابوہریرہؓ ص ۳۵۸ ج ۱۔
؎ دعا اس طرح مروی ہے جس طرح ہمارے دیار میں مروج ہے اس میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ہے یعنی شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا پہلے ہے اور صَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا بعد میں ہے اور فَاَحْیِهٖ کے ساتھ عَلَی الْاِسْلَامِ ہے اور فَتَوَفَّهٗ کے ساتھ عَلَی الْاِیْمَانِ ہے۔ حاکم فرماتے ہیں صحیح علی شرط الشیخین، ذہبی نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

سنن ترمذی میں بھی یہ دعا اسی طرح منقول ہے جس طرح ہمارے دیار میں رائج ہے اور سنن ابو داؤد میں اس کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ ان الفاظ کو بھی پڑھنا چاہیے۔

الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ	ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت دے اسے ایمان پر موت دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرما
(۴) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا۔	اے اللہ! تو اس کا رب ہے تو نے اس کو پیدا فرمایا اور تو نے اس کو اسلام کی ہدایت دی اور تو نے اس کو اٹھا لیا اور تو اس کے ظاہری و باطنی احوال کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے ہم تیرے پاس اس کی سفارش کرتے ہیں پس تو بخش دے اس کو۔
(۵) اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ۔ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط۔	اے اللہ! فلاں کا بیٹا فلاں تیرے ذمہ میں ہے اور تیری پناہ میں ہے پس تو اسے بچا دے قبر کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے تو عہد پورا فرمانے والا ہے اور تو حق والا ہے۔ اے اللہ! تو اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما بے شک تو بخشنے والا اور بہت مہربان ہے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ عن واثلہ رضی اللہ عنہ)

(۶) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ احْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ	اے اللہ! تیرا بندہ اور تیری بندی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے اگر وہ اچھا تھا تو تو اس کی بھلائیوں میں زیادتی فرما اور اگر وہ برے کام کرنے والا تھا تو اس کو معاف فرما۔
(۷) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ	اے اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندہ کا بیٹا

كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔

(ابن حبان، عن ابی ہریرہ)

ہے۔ یہ گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور تو اسے مجھ سے زیادہ جانتا ہے اگر وہ اچھا تھا تو تو اس کی اچھائیوں میں زیادتی فرما اور اگر وہ برے کام کرنے والا تھا تو اس کی مغفرت فرما اور ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں مت ڈال

پھر چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دے[1] ۔

جب میّت کو قبر میں رکھے

(۱) تو یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ کا نام لے کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر رکھتا ہوں ۔

(ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، عن ابن عمرؓ)

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ کا نام لے کر اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر رکھتا ہوں ۔

(حاکم عن البیاضی)

(۳) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (حاکم، عن ابی امامہؓ)

ہم نے اسی (زمین) سے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوسری بار نکالیں گے اللہ کے نام کے ساتھ اور اس کی راہ میں اور رسول اللہ کے دین پر سپرد خاک کرتا ہوں ۔

---

[1] مصنفؒ نے پوری نماز جنازہ ذکر نہیں فرمائی ہم نے تکمیل کی وجہ سے چوتھی تکبیر اور اس کے بعد سلام کا ذکر کر دیا ہے۔

دفن سے فارغ ہو کر

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو تھوڑی دیر وہاں ٹھہر جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اپنے بھائی کے لئے اللہ سے مغفرت کا سوال کرو اور اس کے لئے منکر نکیر کے سوالوں کے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو۔ کیونکہ اس وقت اس سے سوال ہو گا۔

(ابو داؤد، حاکم، بزار، بیہقی فی السنن الکبیر عن عثمانؓ)

(۲) دفن کرنے کے بعد قبر پر سورۃ بقرہ کا شروع حصہ (الٓمٓ سے المفلحون تک) سرہانے کی جانب اور سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں (آمن الرسول سے ختم سورۃ تک) پائنتی کی جانب پڑھی جائے (بیہقی فی السنن الکبریٰ عن ابن عمرؓ)

زیارت قبور کے وقت پڑھنے کی دعائیں

(۱) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ۔

(مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن بریدہؓ)

سلام ہو تم پر اے یہاں کے بسنے والو جو اہل ایمان اور اہل اسلام ہیں اور بلا شبہ ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے اور اپنے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔

اَنْتُمْ سے لے کر آخر تک کے الفاظ نسائی میں ہیں۔

(۲) اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔

(مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہؓ)

سلام ہو یہاں کے رہنے والوں مسلمانوں اور مومنوں پر اللہ رحم فرمائے ہم میں سے پہلے جانے والوں پر اور بعد میں جانے والوں پر اور بیشک ہم ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ضرور ملنے والے ہیں۔

(۳) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط (مسلم، نسائی، عن عائشہؓ)

تم پر سلام ہو اے یہاں کے رہنے والو مومنو! اور تمہارے پاس وہ چیز آگئی ہے جس کا کل آنے کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اور اس کا وقت مقرر تھا اور ہم بے شک ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

(۴) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ (ابوداؤد، عن ابی ہریرہؓ)

سلام تم پر اے جہان کے رہنے والو مومنو! اور بیشک انشاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

(۵) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔

سلام ہو تم پر اے قبر والو! اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے تم ہم سے پہلے جانے والے ہو اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔

(ترمذی، عن ابن عباسؓ)

چھٹی منزل

بروز منگل

ان اذکار کی فضیلت کا بیان جو کسی وقت اور سبب اور جگہ کے ساتھ مخصوص نہیں

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ کی فضیلت

(۱) فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب ذکروں سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے
(ترمذی عن جابرؓ)

اور ایک حدیث میں ہے کہ لا الٰہ الا اللہ تمام نیکیوں سے افضل ہے۔
(مسند احمد عن بریدۃؓ)

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری شفاعت سے قیامت کے دن سب سے زیادہ وہ شخص بہرہ ور ہوگا جس نے خلوص دل کے ساتھ کلمہ طیبہ کہا ہوگا۔
(البخاری عن ابی ہریرۃؓ)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اس کلمہ کو کہے گا اور اس کے دل میں جَو کے برابر خیر[1] یا ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور جو شخص اس کلمہ کو کہے گا اور اس کے دل میں گیہوں کے برابر خیر یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور جو شخص اس کلمہ کو کہے گا اور اس کے دل میں ذرہ برابر خیر یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، عن انسؓ) (۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہیں جو یہ کلمہ پڑھے۔ پھر اسی اعتقاد پر مر جائے اور جنت میں داخل نہ ہو، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ (مسلم عن ابی ذرؓ)

---

[1] خیر سے بھی ایمان مراد ہے راوی کو شک ہے کہ لفظ خیر فرمایا یا ایمان فرمایا ۱۲۔

(۵) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ اپنا ایمان تازہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنا ایمان کس طرح تازہ کریں۔ آپ نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ کثرت سے پڑھا کرو۔ (احمد، طبرانی، عن ابی ہریرہؓ)

(۶) نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس کلمہ کا اللہ سے کوئی پردہ نہیں۔ یہ اس کے پاس بلا روک ٹوک پہنچ جاتا ہے۔ (ترمذی، عن ابی مالک الاشعریؓ)

(۷) نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس کلمہ کا پڑھنا کوئی گناہ نہیں چھوڑتا اور کوئی عمل اس کے برابر نہیں ہے (حاکم، عن ام ہانیؓ)

(۸) اور یہ بھی فرمایا کہ اگر ساتوں آسمانوں اور زمینوں والے ایک پلڑے میں ہوں اور لا الٰہ الا اللہ دوسرے پلڑہ میں ہو تو لا الٰہ الا اللہ کا پلڑہ جھک جائے گا۔

(ابن حبان، نسائی، عن ابی سعید، بزار عن ابن عمرؓ)

(۹) اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص اخلاص کے ساتھ اس کلمہ کو پڑھتا ہے تو اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جب تک کہ (پڑھنے والا) کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرتا رہے۔ (ترمذی، نسائی، حاکم، عن ابن عمرؓ)

کلمہ توحید کے فضائل

(۱۰) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دس مرتبہ اس کو پڑھے گا، تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار شخص آزاد کئے۔

(نسائی، احمد، عن ابی ایوبؓ)

اور فرمایا کہ اس کا ایک بار پڑھنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

(احمد، ابن شیبہ عن براء بن عازبؓ)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اس کلمہ کو سو مرتبہ پڑھے گا۔ اس کو دس غلام آزاد

کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹائی جائیں گی۔ اور یہ کلمہ اس کے لئے شیطان سے محفوظ رہنے سے ذریعہ بنے گا اور کوئی شخص اس سے بہتر اور عمل نہیں لائے گا سوائے اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ عمل کر لیا ہو (ابو عوانہ، عن ابی ہریرہؓ)

(۱۱) ایک حدیث میں ہے کہ یہی وہ کلمہ ہے جسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھایا تھا۔ اگر تمام آسمان ایک پلڑے میں ہوں (اور یہ کلمہ دوسرے پلڑے میں تو یہی کلمہ بھاری ہو گا۔ اور اگر آسمان کڑے کی طرح ہوں اور یہ ان پر رکھ دیا جائے تو ان کو ملا دے گا۔ (ابن ابی شیبہ عن جابرؓ)

(۱۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر دو کلمے ہیں جن میں سے ایک (یعنی پہلے) کے لیے عرش سے ورے رک جانے کی کوئی جگہ نہیں اور دوسرا یعنی اللہ اکبر آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے (طبرانی فی الکبیر عن معاذؓ)

(۱۳) اور یہ دو کلمے (یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کے ساتھ مل کر ایہ فضیلت رکھتے ہیں کہ) جو بھی کوئی شخص زمین پر ان کو کہے گا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندروں کے جھاگوں کے برابر ہوں۔

(ترمذی، نسائی عن عبد اللہ بن عمرؓ)

(۱۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام فرما دے گا (یعنی وہ دوزخ میں نہیں جائے گا) یہ حدیث حضرت معاذ بن جبلؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا کہ (لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ سناؤ کیونکہ لوگ اسی پر بھروسہ کر لیں گے اور اس کے کہنے پر اکتفا کر لیں گے جس کی وجہ سے عمل میں کوتاہی کر لیں گے پھر معاذؓ نے موت کے وقت علم کے چھپانے کے گناہ سے بچنے کے لیے یہ حدیث بیان کی۔

(بخاری، مسلم عن انسؓ)

(۱۵) جو شخص اخلاص کے ساتھ اس کلمہ کی (یعنی توحید و رسالت کی) گواہی دے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام فرمائے گا (مسلم، ترمذی، عن عبادہ بن صامتؓ)

(۱۶) اور بطاقہ (یعنی پرچہ والی حدیث میں) یہ ہے کہ ایک پرچہ جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوگا وہ ایسے ننانوے دفتروں کے مقابلہ میں بھاری ہوگا جن کی لمبائی حدِ نظر تک[1] ہوگی۔

(ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن عبداللہ بن عمرؓ)

---

[1] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ قیامت کے روز ساری مخلوق کے سامنے اللہ تعالیٰ میرے ایک امتی کو الگ پورے مجمع سے علیحدہ کر کے اس کے سامنے ننانوے دفتر کھول دیں گے۔ ہر دفتر وہاں تک ہوگا جہاں تک نظر پہنچے (ان دفتروں میں صرف گناہ ہوں گے) اس کے بعد اللہ جل شانہٗ اس سے سوال فرمائیں گے۔ کیا تو ان اعمال ناموں میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے۔ کیا میرے (مقرر کردہ) لکھنے والوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا (کہ کوئی گناہ کئے بغیر لکھ دیا ہو یا کرنے سے زیادہ گناہ درج کر دیئے ہوں) وہ عرض کرے گا اے پروردگار نہیں (نہ انکار ہے نہ ظلم کا دعویٰ ہے) اس کے بعد اللہ جل شانہٗ سوال فرمائیں گے۔ کیا تیرے پاس ان بداعمالیوں کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا اے پروردگار! میرے پاس کوئی عذر نہیں۔ اس کے بعد ارشاد ربانی ہوگا کہ ہاں بے شک تیری ایک نیکی ہمارے پاس محفوظ ہے (وہ بھی تیرے سامنے آتی ہے) بے شک آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ (جو کچھ ہے سب تولا جائے گا)

اس کے بعد ایک پرزہ نکالا جائے گا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ درج ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ جا اپنے اعمال کا وزن ہوتا دیکھ لے وہ بندہ عرض کرے گا کہ اے رب (تولنا نہ تولنا برابر ہے) میری ہلاکت ظاہر ہے کیونکہ ان دفتروں کی موجودگی میں اس پرزہ کی کیا حقیقت ہے؟ اللہ جل شانہٗ فرمائیں گے کہ یقین جان! تجھ پر آج ظلم نہ ہوگا (تولنا لازمی ہے) چنانچہ وہ سارے دفتر (میزانِ عدل کے) ایک پلڑہ میں اور وہ پرزہ دوسرے پلڑہ میں رکھ دیا جائے گا اور (نتیجہ کے طور پر) وہ دفتر ہلکے رہ جائیں گے اور وہ پرزہ (ان سب دفتروں سے) بھاری نکلے گا (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے یہ کہا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسٰیؑ اللہ کے بندے اور اس کی باندی کے بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف القا فرمایا اور اس کی طرف سے ایک ہیں اور جنت اور دوزخ حق ہیں۔

تو اس کو اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھوں دروازوں سے جس میں سے وہ چاہے گا داخل کرے گا۔ (بخاری، مسلم، نسائی، عن عبادہ بن صامتؓ)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص یہ گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسٰی علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی باندی کے بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم علیہا السلام کی طرف القا فرمایا اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمادے گا۔ خواہ اس کا عمل کیسا ہی ہو (یا یہ فرمایا) کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس میں سے وہ چاہے گا اللہ تعالیٰ داخل فرمادے گا۔ (بخاری، مسلم، نسائی، عن عبادہ بن صامتؓ)

(۱۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات (اصل) یہ ہے کہ اللہ کے نام کی موجودگی میں کوئی چیز وزنی نہ ہو سکے گی (ترمذی)

یہ اخلاص اور خشوع قلب اور اللہ تعالیٰ سے محبت و تعلق کے ساتھ پڑھنے کی برکت ہے اللہ کا نام لینا اسی وقت نیکی بنتا ہے جبکہ ایمان اور خلوص کیساتھ پڑھا جائے یوں کافر بھی بعض مرتبہ کلمہ پڑھ دیتے ہیں لیکن ان کا یہ نام لینا خالی زبان سے ہوتا ہے۔ یہ آخرت میں نجات نہ دلائے گا، ایمان بھی ہو اخلاص بھی تب ہی نیکی میں جان پڑتی ہے اور وزن دار بنتی ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَهٗ۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنے لشکر کو فتح دی اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی اور تنہا لشکر (کفار) پر غالب ہوا پس اس کے بعد کوئی چیز نہیں۔

(۱۹) ایک اعرابی کی حدیث (بھی یہاں قابل ذکر ہے) جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جسے پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا یوں کہو۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

(مسلم عن سعد بن ابی وقاصؓ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے واسطے ہے اور اللہ پاک ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمت والا ہے اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

(۲۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ[1] ایک بار کہتا ہے اس کے لئے دس بار لکھا جاتا ہے اور جو دس بار کہتا ہے اس کے لئے سو بار لکھا جاتا ہے اور جو شخص سو بار کہتا ہے اس کے لئے ہزار بار لکھا جاتا ہے اور جو کوئی اس سے زیادہ کہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے (اسی حساب سے) زیادہ دے گا۔ (ترمذی، نسائی عن ابن عمرؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہے گا اس کی خطائیں معاف کردی جائیں گی اگرچہ دریا کی جھاگوں کے برابر ہوں (ابو عوانہ عن ابی ہریرہؓ)
اور ایک روایت میں ہے کہ یہ کلمات اللہ کو سارے کلموں سے زیادہ محبوب ہیں (مسلم)

---

[1] ترجمہ: میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی حمد بیان کرتا ہوں۔

ترمذی، ابن ابی شیبہ عن ابی ذرؓ) اور ایک روایت میں ہے کہ یہ کلمہ افضل کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے انتخاب فرمایا ہے (مسلم، ابو عوانہ، عن ابی ذرؓ)

اور ایک حدیث میں ہے کہ یہی وہ کلمہ ہے جس کا حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا کیونکہ یہ تمام مخلوقات کی دعا اور تسبیح ہے اور اسی کی (برکت سے) مخلوق کو روزی ملتی ہے (ابن ابی شیبہ عن جابرؓ)

۲۱ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ان کلمات (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ) کو ایک بار کہتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(بزار عن ابن عمرؓ)

(۲۲) اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص کو رات کے (جاگنے کی) مشقت کا مقابلہ خوفزدہ کرے یا مال خرچ کرنے میں بخل کرے یا دشمن سے لڑنے میں بزدلی کرے تو اسے چاہیئے کہ ان کلمات کو بکثرت پڑھے (یہ کلمات جہاد اور عبادت کی مشقت کا ثواب چھوٹ جانے کے ثواب کی تلافی کریں گے) کیونکہ یہ کلمہ اللہ کو سونے کے اس پہاڑ سے زیادہ پسند ہے جو اس کی راہ میں خرچ کیا جائے (طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہؓ)

(۲۳) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے پیارا کلام اللہ کے نزدیک یہ ہے سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ۔ میں اپنے رب کی پاکی اور تعریف کرتا ہوں (ابو عوانہ عن ابی ذرؓ)

(۲۴) اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (اللہ پاک ہے جو عظمت والا ہے) کہے۔ اس کے لئے جنت میں ایک درخت اُگ جاتا ہے۔

(احمد، عن معاذ بن انسؓ)

اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ جو شخص یہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ ہم اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو عظیم ہے اور اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے (ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، عن معاذ بن انسؓ)

اور ایک حدیث میں فرمایا کہ تحقیق یہ کلمہ مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے ان

کا رزق تقسیم کیا جاتا ہے۔ (بزاز، عن ابن عمرؓ)

(۲۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو کلمے ایسے ہیں کہ جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں اور قیامت کے روز میزان (عمل) میں وزنی اور بھاری ہوں گے اور رحمان کو محبوب اور پیارے ہیں وہ کلمے یہ ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ[1]

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہؓ)

(۲۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ان کلمات یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کے ساتھ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے تو یہ کلمات اسی طرح جس طرح اس نے کہے لکھ لئے جاتے ہیں۔ پھر عرش کے ساتھ لٹکا دیئے جاتے ہیں اور کوئی گناہ جو اس شخص نے کیا ہو ان (کلمات کو) نہیں مٹائے گا یہاں تک کہ (جب) وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز ملے گا تو وہ کلمے اسی طرح سر بمہر ہوں گے جس طرح اس نے کہے تھے (بزاز عن ابن عباسؓ)

(۲۷) ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت جویریہؓ کے پاس سے نماز فجر پڑھ کر تشریف لے گئے۔ پھر چاشت کے وقت آپؐ واپس تشریف لائے۔ آپؐ نے ان کو نماز کی جگہ وہیں پایا جہاں ان کو بیٹھی ہوئی چھوڑ گئے تھے وہ برابر اسی جگہ تسبیح میں مشغول رہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اسی وقت سے اسی حال میں بیٹھی ہوئی (ذکر کر رہی) ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ حضرت جویریہؓ نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد تین کلمے تین بار کہے تھے۔ اگر ان کا اس سے وزن کیا جائے جو تم نے (اس عرصہ میں) پڑھا ہے تو وہ کلمے وزنی ہو جائیں گے (یعنی وزن میں بڑھ جائیں گے) اور وہ چار کلمے یہ ہیں۔

---

[1] میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں، اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو عظیم اور بڑا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ رِضٰی نَفْسِہٖ۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ زِنَۃَ عَرْشِہٖ۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔

اور بعض روایات میں وَبِحَمْدِہٖ نہیں ہے بلکہ یوں ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔ (میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے بقدر اور اس قدر تعداد میں کہ جس سے وہ راضی ہو جائے اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات (کے لکھنے) کی روشنائی کے برابر۔ (مسلم، نسائی، ابن ابی شیبہ، ابو عوانہ، عن جویریہ رضی)

(۲۸) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے جن کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں (کثیر تعداد میں) تھیں۔ وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتادوں جو تمہارے لئے اس سے آسان ہے۔ یا (فرمایا کہ اس سے) افضل ہے۔

اس کے بعد یہ کلمات بتائے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ۔

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں / کرتی ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے آسمان میں پیدا فرمائی ہیں۔ میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں / کرتی ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا فرمائی ہیں۔ اللہ کی تسبیح کرتا ہوں / کرتی ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے

لہ اللہ پاک ہے اور میں اس کی تعریف بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔
اللہ پاک ہے اور میں اس کی تعریف بیان کرتا ہوں جس سے وہ راضی ہو جائے۔
اللہ پاک ہے اور میں اس کی تعریف بیان کرتا ہوں بقدر اس کے عرش کے وزن کے۔
اللہ پاک ہے اور میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں بقدر اس (کی تعریف) کے کلمات کی روشنائی کے۔

برابر جو آسمان اور زمین کے درمیان واقع ہیں اور میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں / کرتی ہوں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو اللہ تعالیٰ آئندہ پیدا فرمانے والا ہے۔

پھر فرمایا کہ اللہ اکبر کو بھی اسی طرح پڑھو اور الحمد للہ کو اسی طرح پڑھو اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو بھی اسی طرح پڑھو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کو بھی اسی طرح پڑھو یعنی ان کے کلمات کے ساتھ بھی آخر میں عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ اور عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ اور عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ اور عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ ملا دو۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن سعد بن ابی وقاص رضؓ)

(۲۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ ان کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں آپ نے فرمایا جب سے میں تمہارے پاس کھڑا ہوا ہوں میں نے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ لی۔ جو تم نے (آج اب تک) پڑھی ہے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا مجھے (بھی) بتایئے۔ فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ کہو۔ (ابوداؤد، حاکم، عن صفیہ رضی اللہ عنہ)

(۳۰) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی چیز بتاتا ہوں جو دن رات ذکر کرنے سے بہتر ہے اور وہ یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ

اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں اور اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کے تعداد کے برابر اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کے بھر دینے کے برابر اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کی تسبیح ہے ہر اس چیز کے بھر دینے کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کے لئے سب تعریف ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر

شَیۡءٍ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ مِلۡءَ کُلِّ شَیۡءٍ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا اَحۡصٰی کِتَابُہٗ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ مِلۡءَ مَا اَحۡصٰی کِتَابُہٗ۔

جو اس نے پیدا فرمائی ہیں اور اللہ کے لئے سب تعریف ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں اور اللہ کے لئے سب تعریف ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے ہر چیز کے بھر دینے کے برابر اور اللہ کے لئے سب تعریف ہے ہر اس چیز کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے ہر اس چیز کے بھر دینے کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا۔

(۳۱) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو تمہارے دن رات ذکر کرنے سے (ثواب میں) زیادہ اور بہتر ہے اور وہ یہ ہے کہ تم یوں کہو۔

سُبۡحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبۡحَانَ اللّٰہِ مِلۡءَ مَا خَلَقَ سُبۡحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَالسَّمَآءِ وَسُبۡحَانَ اللّٰہِ مِلۡءَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَالسَّمَآءِ وَسُبۡحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا اَحۡصٰی کِتَابُہٗ وَسُبۡحَانَ اللّٰہِ مِلۡءَ مَا اَحۡصٰی کِتَابُہٗ وَسُبۡحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیۡءٍ وَسُبۡحَانَ اللّٰہِ مِلۡءَ کُلِّ شَیۡءٍ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ مِثۡلَ ذٰلِکَ۔

(نسائی، ابن حبان، حاکم عن ابی امامۃؓ)

اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں۔ اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے بھرنے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جو آسمان اور زمین میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے بھرنے کے برابر جو آسمان اور زمین میں ہیں اور اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جن کو اس کی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کے بھرنے کے برابر اور اسی طرح الحمد للہ کو ملا کر پڑھو[1]۔

---

[1] مثلاً یوں کہو الحمد للہ عدد ما خلق الحمد للہ ملء ما خلق، الحمد للہ عدد ما فی الارض والسماء آخر تک سمجھ لو اور اسی طرح اللہ اکبر کے ساتھ لگالو۔

اور اسی طرح طبرانی نے حضرت ابوامامہؓ سے روایت کی ہے مگر انہوں نے سبحان اللہ کی بجائے الحمدللہ روایت کیا ہے اور پھر یوں کہا ہے اسی طرح سبحان اللہ کہو اور اسی طرح اللہ اکبر کے بعد ملا کر پڑھو اور اسی طرح امام احمد بن حنبلؒ نے روایت کی ہے مگر اس میں اللہ اکبر کا ذکر نہیں ہے۔

(۳۲) حضرت ام سلمیٰؓ جو ابورافع کی اولاد کی والدہ ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے چند کلمات بتا دیجئے (مگر) زیادہ نہ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو۔ اللہ فرمائے گا یہ میرے لیے ہے۔
اور کہو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ (اے اللہ مجھے بخش دے) اللہ فرمائے گا میں نے بخش دیا پس تم اس کو دس مرتبہ کہو تو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ فرمائے گا میں نے تجھے بخش دیا۔

(طبرانی عن ابی امامہؓ)

(۳۳) اور فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کلام سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ ہے (پاک ہے میرا رب اور وہی قابلِ تعریف ہے (دوبار)

(طبرانی عن ابی ذرؓ)

(۳۴) اور فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ آسمان اور زمین کے درمیان کو (ثواب سے) بھر دیتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میزان کو بھر دیتا ہے۔

(مسلم، ترمذی عن ابی مالک الاشعریؓ)

(۳۵) اور فرمایا کہ چار کلمے اللہ کو سب سے پیارے ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اللہ پاک ہے اور اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے ان کلمات کو جس سے چاہو شروع کرو اس میں کوئی حرج نہیں (مسلم، ترمذی، عن سمرہ بن جندبؓ)

(۳۶) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ چاروں کلمے قرآن مجید کے بعد سب سے بہتر کلام ہیں اور یہ قرآن ہی کے کلمات ہیں (احمد، عن سمرہ بن جندبؓ)

(۳۷) اور فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کو کہے گا اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں

لکھی جائیں گی۔ (طبرانی فی الکبیر، عن ابن عمرؓ)

(۳۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ کلمات مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج نکلتا ہے (یعنی یہ کلمات مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پیارے ہیں۔)

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ، ابوعوانہ، عن ابی ہریرہؓ)

(۳۹) بے شک جنت اچھی مٹی والی ہے اور اس کا پانی شیریں ہے اور وہ ایک ہموار میدان ہے اور اس کے درخت یہی کلمات ہیں[1]۔ (ترمذی، عن ابن مسعودؓ)

ان میں ہر کلمہ کے بدلہ تمہارے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔

(ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الاوسط)

(۴۰) ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ سے بچنے کے لیے اپنی ڈھال لے لو۔ یعنی یہ مذکورہ بالا کلمات کہو کیونکہ یہ قیامت کے دن (پڑھنے والے کے) دائیں بائیں آگے پیچھے اور اوپر نیچے سب طرف سے آئیں گے۔ اور یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

نسائی، حاکم، طبرانی فی الصغیر، طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہؓ)

(۴۱) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار سُبْحَانَ اللہ کہنا صدقہ ہے۔ ہر بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا صدقہ ہے۔ ہر مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار اَللہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے۔

(مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، عن ابی ذرؓ)

---

[1] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں نے ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی، انھوں نے فرمایا کہ اے محمد! اپنی امت کو میرا سلام کہہ دینا (صلی اللہ علیہ وسلم علی نبینا وعلی ابراہیمؑ) اور بتا دینا کہ جنت کی اچھی مٹی ہے اور عمدہ پانی ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے یہ ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر (مطلب یہ ہے کہ جنت میں سب کچھ ہے مگر جو نیکی کرکے لے جائے اسی کے لئے ہے جو عمل صالح نہ کرے خالی ہاتھ جائے اس کے لئے خالی میدان کی طرح ہے لہٰذا یہاں عمل کرلو تاکہ وہاں جاکر پالو۔ ترمذی۔

صلوۃ التسبیح

(۲۱) اور یہی کلمے ہیں جو صلوۃ التسبیح میں پڑھے جاتے ہیں (اور اس کے پڑھنے کی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس طرح ترغیب دی تھی کہ اے عباس! اے چچا! کیا میں آپ کو ایسی دس چیزیں نہ بتا دوں کہ جب آپ انہیں کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، نئے پرانے، خطا سے اور قصد سے کئے ہوئے اور چھوٹے اور بڑے اور ظاہری اور پوشیدہ (سب گناہ) بخش دے گا (اور وہ دس باتیں یہ ہیں کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد اور کوئی دوسری سورۃ پڑھیں۔ پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں۔ پھر رکوع کریں تو حالتِ رکوع میں یہ کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھائیں تو (قومہ میں) دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ کریں تو سجدہ میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں (تو دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) دس بار کہیں۔ پھر دوسرا سجدہ کریں تو اس میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائیں تو بیٹھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے سے پہلے، دس مرتبہ کہیں یہ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوئے۔ اسی طرح چار رکعتیں پوری کریں۔

اگر ہر روز ایک مرتبہ پڑھ سکیں تو ہر روز پڑھ لیں اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اور اگر ہر جمعہ میں بھی نہ پڑھ سکیں تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو تمام عمر میں ایک دفعہ پڑھ لیں[1] (ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، ابن ماجہ، وعن ابی رافع و ابن عباسؓ)

---

[1] احادیث میں اس نماز کے دو طریقے وارد ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ کھڑے ہو کر الحمد شریف اور سورۃ کے بعد پندرہ مرتبہ چاروں کلمے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے بعد دس مرتبہ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر سَمِعَ اللّٰہُ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۴۳) اور یہ مذکورہ بالا کلمات وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے ساتھ ملا کر پڑھے جائیں تو باقیات صالحات ہیں (یعنی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں) اور یہ خطاؤں کو اس

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور دونوں سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے اور جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے تو دس مرتبہ پڑھے اور جب دوسرے سجدے سے اٹھے تو اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھے اور بجائے کھڑے ہونے کے بیٹھ جائے اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر اللہ اکبر کہے بغیر کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت میں تشہد کے بعد اسی طرح چوتھی رکعت میں تشہد کے بعد پہلے ان کلموں کو دس دس مرتبہ پڑھے پھر التحیات پڑھے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سبحانک اللھم کے بعد الحمد سے پہلے پندرہ مرتبہ پڑھے، پھر الحمد اور سورۃ کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور باقی سب طریقہ اسی طرح ہو جیسا کہ طریق ۱ میں بتایا۔ اس صورت میں نہ تو دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھنے کی ضرورت ہے اور نہ التحیات کے ساتھ پڑھنے کی۔ علماء نے لکھا ہے کہ کبھی اس طرح پڑھ لیا کرے کبھی اس طرح۔

چونکہ یہ نماز عام طور سے رائج نہیں ہے اس لئے اس کے متعلق چند مسائل بھی لکھے جاتے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کو سہولت ہو۔

مسئلہ ۱: اس نماز کے لئے کوئی سورۃ قرآن کی متعین نہیں جونسی سورۃ دل چاہے پڑھے۔ لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ سورۃ حدید، سورۃ حشر، سورۃ صف، سورۃ جمعہ، سورۃ تغابن میں سے چار سورتیں پڑھے تو بہتر ہے۔ بعض حدیثوں میں بیس آیتوں کی بقدر آیا ہے اس لئے ایسی سورتیں پڑھے جو بیس آیتوں کے قریب قریب ہوں۔ بعض نے اذا زلزلت الارض، والعادیات، الھاکم التکاثر اور الکافرون اور النصر اور اخلاص کے بارے میں لکھا ہے کہ ان میں سے پڑھ لیا کرے۔

مسئلہ ۲: ان تسبیحوں کو زبان سے ہرگز نہ گنے کہ زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی اور انگلیوں کو بند کر کے گننا اور تسبیح ہاتھ میں لے کر گننا مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ انگلیاں جس طرح اپنی جگہ پر ہیں ویسی ہی رہیں اور کلمہ پر ایک ایک انگلی کو دباتا رہے۔

مسئلہ ۳: اگر کسی جگہ تسبیح پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکن میں اس کو پورا کرلے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح درخت (موسم خزاں میں) اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے اور یہ (کلمات) جنت کے خزانوں میں سے ہیں (طبرانی عن ابی الدرداءؓ)

(۴۴) جو شخص قرآن مجید نہ پڑھ سکتا ہو یہ کلمات اس کے لئے قرآن کے قائم مقام ہو جاتے ہیں۔ (ابن ابی شیبہ عن ابن ابی اوفیؓ)

(۴۵) اور اسی طرح یہ کلمات اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے اس شخص کے لئے قرآن مجید کے قائم مقام ہو جاتے ہیں۔ جو قرآن شریف نہ سیکھ سکتا ہو اور جس نے اس پر عمل کر لیا اس نے اپنا ہاتھ خیر سے بھر لیا۔
(ابوداؤد، نسائی، عن عبداللہ بن ابی اوفیؓ)

(۴۶) اور نیز یہ کلمات دعا (مذکورہ کے بجائے) لفظ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ کے ساتھ ملا کر پڑھے جائیں تو ان پر ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو ان کو اپنے پروں میں لے کر اوپر چڑھتا ہے اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتا ہے وہ اس کے پڑھنے والے کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کلمات کو رحمٰن جل مجدہ کی بارگاہ عالی میں پیش کر دیا جاتا ہے (تاکہ پڑھنے والے کی طرف اس کی رحمت متوجہ ہو اور اس کی خوشنودی حاصل ہو۔
(حاکم، موقوفاً علی عبداللہ بن مسعودؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) البتہ بھولے ہوئے کی قضا رکوع سے اٹھ کر اور دو سجدوں کے درمیان نہ کرے۔ اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد اگر بیٹھے تو ان میں بھی بھولے ہوئے کی قضا نہ کرے بلکہ صرف ان کی ہی تسبیح پڑھے اور ان کے بعد جو رکن ہو اس میں بھولی ہوئی بھی پڑھ لے۔ مثلاً اگر رکوع میں پڑھنا بھول گیا تو ان کو پہلے سجدہ میں پڑھ لے۔ اسی طرح پہلے سجدہ کی دوسرے سجدہ میں اور دوسرے سجدہ کی دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر پڑھ لے اور اگر رہ جائے تو آخری قعدہ میں التحیات سے پہلے پڑھ لے۔

مسئلہ ۳: اگر سجدہ سہو کسی وجہ سے پیش آجائے تو اس میں تسبیح نہیں پڑھنا چاہیئے اس لئے کہ مقدار تین سو ہے جو پوری ہو چکی۔ ہاں اگر کسی وجہ سے اس مقدار میں کمی رہی ہو تو سجدہ سہو میں پڑھ لے۔

مزید تفصیلات کے لئے مرشدی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم کی کتاب "فضائل ذکر" کا مطالعہ فرمائیں (حاشیہ ہذا کا مضمون اسی کتاب سے لیا گیا ہے) ۱۲۔

(۴۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں سے چار کلمے منتخب فرمائے ہیں۔ سُبْحَانَ اللہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ جو شخص ایک مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی بیس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور جو شخص الحمد للہ کہے اس کے لیے بھی یہی اجر ہے اور جو شخص اللہ اکبر کہے اس کے لئے بھی یہی اجر ہے اور جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے اس کے لئے بھی یہی اجر ہے جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ نہ دل سے کہتا ہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(نسائی، احمد، حاکم، بزار، عن ابی سعیدؓ وابی ہریرہؓ)

(۴۸) ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے خطاب کر کے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز احد کے پہاڑ کے برابر عمل نہیں کر سکتا؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کون کر سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کر سکتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپؐ نے فرمایا سبحان اللہ (کا ایک بار کہنا ثواب میں) احد سے بڑا ہے (اسی طرح) الحمد للہ (ثواب میں اُحد سے بڑا ہے) اور (اسی طرح) اللہ اکبر ثواب میں احد سے بڑا ہے)

(بزار، طبرانی عن عمران بن حصین)

(۴۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سو مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا ثواب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کے سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور الحمد للہ سو بار کہنے کا ثواب ایسے سو گھوڑوں کے برابر ہے جن پر زین کسی ہوئی ہو اور لگام لگی ہوئی ہو اور ان پر جہاد میں غازیوں کو سوار کرا دیا جائے اور اللہ اکبر سو بار کہنے کا ثواب ان سو مقبول اونٹوں (کے ذبح کیے جانے) کے برابر ہے۔ جن کی گردنوں میں قربانی کا پٹہ پڑا ہوا ہو۔

(نسائی، ابن ماجہ، طبرانی، ابن ابی شیبہ عن ام ہانیؓ)

طبرانی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ اللہ اکبر سو بار کہنے کا ثواب ان سو مقبول اونٹوں کے برابر ہے جن کی گردن میں پٹہ پڑا ہوا ہو (اور) وہ مکہ میں ذبح کیے جائیں اور لا الٰہ الا اللہ کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے۔ (نسائی، ابن ماجہ، حاکم، احمد، طبرانی عن ام

ایضاً وھی تتمۃ الروایۃ السابقہ۔

(۵۰) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واہ! واہ! (یہ) پانچ چیزیں میزان (قیامت) میں کس قدر وزنی ہیں؟ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ یہ چار چیزیں ہوئیں اور پانچویں چیز یہ ہے کہ مسلمان کا صالح بچہ مرجائے اور وہ اس پر ثواب کے لیے صبر کرے (نسائی، ابن حبان، حاکم، بزار، احمد طبرانی، عن ام سلمہؓ)

(۵۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک جن چیزوں سے تم اللہ کی بزرگی اور بڑائی بیان کرتے ہو ان میں سے سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ اور الحمد للہ ہیں۔ اور یہ عرش الٰہی کے چاروں طرف گھومتے ہیں اور ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھن بھناہٹ کی طرح ہوتی ہے اور وہ اپنے پڑھنے والے کو اللہ کی بارگاہ میں یاد دلاتے ہیں۔ کیا کوئی تم میں سے یہ پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ بارگاہِ خداوندی میں اس کی یاد دلائی جاتی رہے۔

(ابن ماجہ، حاکم عن نعمان بن بشیرؓ)

(۵۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بکثرت پڑھا کرو (نسائی، ابن حبان، عن ابی سعید الخدریؓ)

(۵۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (صحاح ستہ، احمد، بزار، طبرانی، عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

(احمد، طبرانی، نسائی، عن معاذ بن جبلؓ)

اور ایک حدیث میں فرمایا کہ یہ جنت کا ایک درخت ہے۔

(ابن حبان، احمد، طبرانی، عن ابی ایوب الانصاریؓ)

(۵۴) اور پہلے گزر چکا ہے کہ اس کا پڑھنا ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے زیادہ سہل غم ہے (حاکم، طبرانی، عن ابی ہریرۃؓ)

یعنی غم کی تو اس کے سامنے کوئی حقیقت ہی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ۹۸ مرضوں

کی دوا ہے۔

(۵۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ میں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا۔ آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو اس کے کیا معنی ہیں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا (اس کا مطلب یہ ہے کہ) اللہ کی حفاظت کے بغیر کوئی شخص گناہ اور معصیت سے نہیں بچ سکتا اور اس کی مدد کے بغیر کوئی شخص کسی قسم کی نیکی نہیں کر سکتا۔ (بزار عن ابن مسعودؓ)

(۵۶) اور یہ کلمہ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ کے ساتھ مل کر بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (یعنی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ خود مستقل بھی جنت کا ایک خزانہ ہے جیسا کہ پہلے گزرا اور وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ اس کے ساتھ ملا دو تو اور بڑا خزانہ ہو جاتا ہے۔ (نسائی، بزار، عن ابی ہریرہؓ)

(۵۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہا میں اللہ تعالیٰ کو پروردگار ماننے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر ماننے اور اسلام کو اپنا دین ماننے پر راضی ہوں تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ (نسائی، مسلم، ابو داؤد، ابن ابی شیبہ، عن ابی سعید الخدریؓ)

(۵۸) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ اِنْ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے ہیں تجھ سے اس زندگی میں (یہ) عہد کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں (تو اپنی ذات و صفات) میں یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ پس اگر تو مجھے میرے نفس کے سپرد کر دے گا تو مجھے برائی سے قریب اور بھلائی سے دور کر دے گا اور میں تو تیری ہی رحمت پر بھروسہ رکھتا ہوں پس

فَاجْعَلْ لِیْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّیْنِیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ تو مجھ سے ایسا عہد فرمالے جسے قیامت کے روز پورا فرمائے کیونکہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا

تو اللہ قیامت کے دن اپنے فرشتوں سے فرمائے گا کہ میرے بندہ نے مجھ سے ایک عہد کر رکھا ہے اسے پورا کر دو چنانچہ اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔

حضرت سہیل راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن ؒ سے کہا کہ حضرت عوف نے مجھے ایسی ایسی حدیث سنائی ہے تو حضرت قاسم ؒ نے کہا ہمارے گھر میں کوئی لڑکی ایسی نہیں ہے جو اپنے پردہ کے اندر رہتے ہوئے اس کو نہ پڑھتی ہو۔

(احمد عن ابن مسعودؓ) (۵۹) ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا اور یہ الفاظ کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ كَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی۔ اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے بہت تعریف ہے مبارک تعریف ہے جیسے ہمارا پروردگار پسند فرمائے اور راضی ہو۔ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ دس فرشتے ان کلمات کی طرف لپکے اور ہر فرشتہ کو یہ حرص تھی کہ اس کو لکھ لے لیکن وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ کس طرح لکھیں۔ یہاں تک کہ ان کلمات کو رب العزت کی طرف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہیں اسی طرح لکھو جس طرح میرے بندہ نے کہے ہیں۔

(ابن حبان، حاکم عن انسؓ)

توبہ واستغفار کی ضرورت اور فضیلت

(۶۰) سید الاستغفار (کی فضیلت) پہلے گزر چکی ہے (جو صبح وشام کی دعاؤں میں بیان ہو چکی ہے) (بخاری، نسائی عن شداد بن اوسؓ)

(۶۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ سے دن میں ستر مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔ (ابویعلیٰ، طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ روزانہ ستر بار سے زیادہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ روزانہ سو بار توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔

(طبرانی فی الاوسط، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہؓ)

(۶۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ) اپنے پروردگار کے حضور میں توبہ کرو پس میں اس کے حضور میں دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں (ابو عوانہ عن ابن عمرؓ)

(۶۳) جو شخص استغفار کرتا رہتا ہے وہ گناہ پر اصرار کرنے والا (شمار) نہیں ہوتا۔ اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے۔ (ابوداؤد عن ابی بکر الصدیقؓ)

(۶۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر زنگ آجاتا ہے (اس لئے) میں اللہ سے دن میں سو بار استغفار کرتا ہوں (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن الاغر المزنیؓ)

(۶۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر تم سے اس قدر گناہ اور خطائیں سرزد ہوں جن سے آسمان و زمین بھر جائیں اور پھر تم اللہ سے مغفرت چاہو تو اللہ ضرور مغفرت فرمادے گا۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم خطا نہ کرو تو اللہ تعالےٰ ایسے لوگ پیدا فرمائے جو گناہ اور خطائیں کریں۔ پھر اللہ سے مغفرت چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

(احمد، ابو یعلیٰ عن ابی سعید الخدریؓ)

اور ایک حدیث میں ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں (دنیا سے) لے جائے (یعنی اٹھالے) اور ایسی قوم پیدا فرمائے جو گناہ کر کے استغفار کرے۔ پھر اللہ ان کو بخشے (مسلم عن ابی ہریرہؓ)

(۶۶) جو شخص اللہ سے مغفرت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔

(ترمذی، نسائی عن ابن عمرؓ)

(۶۷) یہ بھی فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ (قیامت کے دن) اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کرے تو کثرت سے استغفار کرے۔ (طبرانی فی الاوسط عن الزبیرؓ)

(۶۸) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو وہ فرشتہ جو اس کے گناہ لکھنے پر مقرر ہے (اس کے لکھنے سے) تین گھڑی (یعنی کچھ دیر) ٹھہر جاتا ہے۔ اگر اس نے اس عرصہ میں اپنے گناہ سے استغفار کر لیا تو وہ فرشتہ (آخرت میں) اس گناہ کی اطلاع اسے نہیں دے گا اور نہ قیامت کے روز اس پر اسے عذاب دیا جائے گا (حاکم، عن ام عصمہؓ)

(۶۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان نے اپنے پروردگار عزوجل سے کہا کہ قسم ہے تیری عزت اور جلال کی میں ہمیشہ بنی آدم کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے اندر رہیں گی۔ اس پر پروردگار جل مجدہ نے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے میں انہیں برابر بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے۔

(احمد، ابو یعلیٰ عن ابی سعید الخدری رضؓ)

(۷۰) اور اس شخص کی حدیث جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا تھا ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ! (صلوٰۃ التوبہ کے بیان میں) گزر چکی ہے جو مستدرک حاکم میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔

(۷۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعمال لکھنے والے فرشتے جب بھی کسی دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (کسی بندہ کے) نامۂ اعمال پیش کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نامہ اعمال کے اول وآخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندہ کے وہ تمام گناہ اور قصور معاف کردیئے جو اس کے نامۂ اعمال کے اول وآخر کے درمیان میں لکھے ہوئے ہیں۔ (بزار عن انس رضؓ)

(۷۲) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی شخص مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر عن عبادہ بن الصامت رضؓ)

(۷۳) اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے کہ جو شخص استغفار میں لگا رہے یعنی جو شخص کثرت سے استغفار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادے گا۔

(۷۴) اور یہ حدیث بھی گزر چکی ہے کہ جو شخص ہر روز مومن مردوں اور عورتوں کے لئے ۲۷ یا ۲۵ بار مغفرت طلب کرے گا ان لوگوں میں سے ہوگا جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی وجہ سے اہل زمین کو رزق ملتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضؓ)

(۷۵) اور اس شخص کی بھی حدیث گزر چکی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا تھا کہ ہم میں سے ایک شخص گناہ کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ اس کے ذمہ لکھ دیا جاتا

ہے۔ اس شخص نے کہا پھر وہ اس سے استغفار کرلیتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (تفصیل کے ساتھ نماز توبہ میں بیان ہو چکی ہے۔)

(طبرانی فی الاوسط، طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامرؓ)

(۷۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا مانگے گا اور امید رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا۔ خواہ تیری کچھ بھی حالت ہو اور میں پرواہ نہیں کرتا اے آدم کے بیٹے۔ اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں کو پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں تیری مغفرت کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہ لائے اور پھر مجھ سے اس حالت میں ملے کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس زمین بھر کر مغفرت لاؤں گا۔ (ترمذی عن انسؓ)

(۷۷) ایک بندہ گناہ کر کے کہتا ہے اے رب! میں نے گناہ کر لیا تو اسے بخش دے تو پروردگار فرماتا ہے کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر اس کی پکڑ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ کی مشیت ہے گناہ سے باز رہتا ہے۔ پھر گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے رب میں نے ایک گناہ اور کر لیا تو میری مغفرت فرما دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی۔

پھر جب تک اللہ چاہے بندہ گناہ سے باز رہتا ہے۔ پھر اس کے بعد گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو کہتا ہے اے رب! میں نے ایک گناہ اور کر لیا تو مجھے معاف کر دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرے بندہ کو اس کا علم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر گرفت فرماتا ہے۔ میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا (یہ بخشش کی بات تین بار ذکر فرمائی) پس جو چاہے عمل کرے (بخاری، مسلم، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)

(۷۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی ہے اس شخص کے لئے جو اپنے نامۂ اعمال میں (قیامت کے دن) کثرت سے استغفار پائے (ابن ماجہ عن عبداللہ بن بسرؓ)

(۷۹) اور اس شخص کی حدیث گزر چکی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تیز زبانی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا تھا، تم استغفار کیوں نہیں پڑھتے؟
(ابن ابی شیبہ، ابن سنی عن حذیفہؓ)

استغفار کا طریقہ

اور استغفار پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یوں کہے۔

(۱) أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ط — میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔
(مسلم، موقوفاً علی الاوزاعی)

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ — اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے اور قائم رہنے والا ہے اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہو۔
(ابوداؤد، ترمذی، عن زیدؓ)

اور ایک روایت میں اس کا تین بار پڑھنا آیا ہے۔
(ترمذی، ابن حبان و اخرجہ الطبرانی موقوفاً)

اور بعض روایات میں ہے کہ اس کو پانچ بار پڑھے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگوں کے برابر ہوں (ابن ابی شیبہ، عن ابی سعیدؓ)

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم شمار کرتے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں سو بار یہ پڑھتے تھے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط — اے میرے رب میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما کیونکہ بلاشبہ آپ ہی بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والے ہیں اور بہت رحم فرمانے والے ہیں۔
(سنن اربعہ، ابن حبان، عن ابن عمرؓ)

حضرت ربیع بن خثیم رحمتہ اللہ علیہ نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ (میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں) کیونکہ یہ جھوٹ ہے اور گناہ ہے بلکہ یوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔

اور اس کے وہ معنی نہیں ہیں جو ہمارے بعض ائمہ نے سمجھے ہیں کہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا (علماء معانی و بیان کی تعریف کے اعتبار سے) جھوٹ ہے (یا شریعت کے اعتبار سے گناہ ہے) بلکہ مطلب یہ ہے کہ غفلت کے ساتھ صرف زبان سے توبہ استغفار کرنا تقصیر اور گناہ ہے (اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اچھے لوگوں کی نیکیاں مقربین کی برائیاں ہوتی ہیں)، پس جب کوئی شخص غفلت کے ساتھ مغفرت مانگے گا اور مغفرت چاہنے میں حضور قلب نہ ہوگا اور دل سے اللہ کی طرف رجوع نہ ہوگا تو یہ ایک طرح کا گناہ ہوگا جس کی سزا محرومی ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ ہمارا استغفار بھی بہت زیادہ استغفار کا محتاج ہے۔

بہت استغفار محتاج استغفار

اور جب یہ کہا کہ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ (میں اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہوں، اور (دل سے) توبہ نہ کی تو اس میں کچھ شک نہیں یہ جھوٹ ہے (کیونکہ توبہ میں ندامت اور حضور قلب شرط ہے) لیکن مغفرت اور توبہ کی دعا ایسے الفاظ میں کرنا جن میں دعویٰ نہ ہو اور جس میں صیغہ متکلم کا نہ ہو، مثلاً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ کہنا، اگرچہ غفلت ہی کے ساتھ ہو (ٹھیک ہے) کیونکہ کبھی قبولیت کے اوقات میں دعا اور توبہ مقبول ہو جاتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جب کوئی شخص بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے تو کبھی نہ کبھی اندر پہنچ ہی جاتا ہے اور دعائے مغفرت بار بار کرنا اور اس کا بہتر ہونا اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں سو بار استغفار کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پختگی کے ساتھ یہ فرمانا کہ جو شخص ایک بار یا تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اگرچہ وہ میدانِ جنگ سے بھاگ گیا ہو۔ یہ بھی اس کی دلیل ہے کہ توبہ و استغفار بار بار کرے۔

بس اب تمہارے لئے پردہ اٹھا دیا گیا ہے جسے تم اپنے لئے بہتر سمجھو اختیار کر لو، (یعنی جس قدر چاہو استغفار کرو)

کتاب الزہد میں حضرت لقمان حکیم سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا۔ اپنی زبان کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ کا عادی بناؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی ساعتیں ہیں جن میں وہ سائل کو محروم نہیں فرماتا۔

ساتویں منزل

(بروز بدھ)

قرآن عظیم اور اس کی بعض سورتوں اور آیتوں کی فضیلت

۱) فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن مجید پڑھا کرو۔ کیونکہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے سامنے) اپنے پڑھنے والے کا شفیع (یعنی سفارشی) بن کر آئے گا۔

(مسلم، عن ابی امامہؓ)

۲) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن کی مشغولیت کی وجہ سے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے مانگنے کی فرصت نہ ہو میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ عطا کروں گا۔ اور اللہ تعالےٰ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی فضیلت ہے جیسی کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر فضیلت ہے (ترمذی، دارمی، عن ابی سعید الخدریؓ)

(۳) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن سیکھو اور اسے پڑھو کیونکہ قرآن سیکھ کر پڑھنے والے اور اس کو لے کر کھڑے ہونے والے یعنی نماز میں پڑھنے والے کی مثال مُشک کی بھری ہوئی تھیلی کی طرح ہے جس کی خوشبو ہر جگہ مہکتی ہے اور اس شخص کی مثال جو قرآن سیکھتا ہے پھر سو جاتا ہے (یعنی رات کو نماز میں نہیں پڑھتا تھا حالانکہ قرآن اس کے دل میں ہے) اس مشک کی تھیلی جیسی ہے جس کے اندر مشک تو ہے مگر اس کا منہ بند ہے۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرہؓ)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھے اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا (کم از کم) دس گنا ثواب ہے۔ میں یہ نہیں کہتا (مجموعہ) "الٓمٓ" ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے، میم ایک حرف ہے[1]

(ترمذی، عن ابن مسعودؓ)

(۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رشک دو ہی شخصوں پر ہے ایک تو وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی دولت سے نوازا اور وہ دن رات اس میں لگا رہتا ہے (تلاوت

---

[1] لہذا صرف الٓمٓ کہنے پر ۳۰ نیکیاں مل جائیں گی۔ ۱۲

کرتا ہے یاد کرتا ہے، صحیح کرتا ہے، نماز اور خارج نماز پڑھتا ہے، اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس کو دن رات، اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔

(بخاری، مسلم، عن ابی عمرؓ)

(۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے والے سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور (بہشت کے درجوں میں) چڑھتا جا اور اسی طرح ترتیل کے ساتھ پڑھ جس طرح تو دنیا میں پڑھتا تھا کیونکہ تیرا انعام سب سے آخری آیت پر ہے جو تو پڑھے گا

(ابو داؤد، ترمذی، عن ابن عمرؓ)

(۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس میں ماہر ہے وہ نیکیاں لکھنے والے بزرگ اور نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہو گا اور جو شخص قرآن مجید (اپنی زبان کی لکنت کی وجہ سے) اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس میں دقت اٹھاتا ہے اس کو دوہرا ثواب ملتا ہے (ایک تلاوت کا دوسرا مشقت برداشت کرنے کا)

(بخاری، مسلم، عن ابن عمرؓ)

فضائل سورۂ فاتحہ

(۱) فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ فاتحہ قرآن کی سورتوں میں سب سے بڑی (مرتبہ والی) سورت ہے۔ جو سبع[1] مثانی اور قرآن عظیم[2] ہے۔

(بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی سعید الخدریؓ)

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے فاتحۃ الکتاب[3] عرش الٰہی کے نیچے سے عطا ہوئی ہے۔ (حاکم، عن معقل بن یسارؓ)

---

[1] السبع المثانی یعنی سات آیتیں جو بار بار نماز میں دہرائی جاتی ہیں۔ ۱۲

[2] القرآن العظیم یعنی سورہ فاتحہ قرآن عظیم ہے کیونکہ یہ قرآن مجید کے تمام اصولی مضامین کا خلاصہ۔

[3] فاتحۃ الکتاب اس لئے کہتے ہیں کہ یہ کلام اللہ کی سب سے پہلی سورۃ ہے جس سے کلام پاک کی ابتداء ہوتی

۳) ایک روز کا واقعہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے (یکایک اوپر سے) ایک آواز سنی اور سر اٹھا کر فرمایا۔ یہ ایک فرشتہ زمین پر اترا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا۔ پھر اس فرشتہ نے سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ! خوش ہو جیئے، یہ دو نور آپ کو دیئے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ ایک سورۃ فاتحہ، دوسرا سورۃ بقرہ کی اخیر والی آیتیں (یعنی امن الرسول سے لے کر ختم سورۃ تک) ان میں سے جو حصہ بھی آپ پڑھیں گے (جو دعا پر مشتمل ہے) آپ کا مطلوب آپ کو دیا جائے گا۔ (مسلم، نسائی، عن ابن عباسؓ)

فضائل سورۃ بقرہ

۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یقیناً شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے (مسلم، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

۲) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ بقرہ پڑھتے رہا کرو۔ کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت ہے اور اس کا چھوڑ دینا حسرت ہے اور یہ باطل والوں کے بس کی نہیں۔
(مسلم عن ابی امامہؓ)

۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کی ایک بلندی ہے اور قرآن مجید کی بلندی سورۃ بقرہ ہے۔ (ترمذی، حاکم ابن حبانؒ عن ابی ہریرہؓ)

۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات میں جو شخص سورۃ بقرہ پڑھے گا شیطان اس کے گھر میں تین رات تک داخل نہیں ہوگا اور جو شخص دن میں اسے پڑھے شیطان اس کے گھر میں تین دن تک داخل نہیں ہوگا۔ (ابن حبان، عن سہل بن سعدؓ)

۵) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مجھے سورۃ بقرہ ذکر اول سے عطا فرمائی گئی ہے۔

(حاکم عن معقل بن یسارؓ)

سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو چمکتی ہوئی سورتیں سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھا کرو، کیونکہ یہ قیامت کے دن دو ابر کے ٹکڑوں یا دو سائبانوں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی دو جماعتوں کی طرح آئیں گی اور اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کے لیے اللہ تعالیٰ سے جھگڑیں گی۔ (مسلم عن ابی امامہؓ)

آیۃ الکرسی کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیۃ الکرسی (فضیلت میں) قرآن مجید کی آیات میں سب سے اعظم یعنی بڑی ہے۔ (مسلم، ابو داؤد، عن ابی بن کعبؓ)

(۲) اور فرمایا کہ یہ قرآن کی آیتوں کی سردار ہے۔

(ترمذی، ابن حبان، حاکم، عن سہل بن سعدؓ وابی ہریرہؓ)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیت الکرسی جس بچہ اور مال پر رکھ دی جائے یعنی اس کو پڑھ کر دم کیا جائے یا لکھ کر رکھ دی جائے، شیطان اس کے قریب نہیں آئیگا۔

(ابن حبان، عن سہل بن سعدؓ)

سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورۃ تک ایسی ہیں کہ جس گھر میں تین رات تک پڑھی جائیں، شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔ (ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن نعمان بن بشیرؓ)

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ نے سورۃ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے کہ جو اپنے خزانہ سے مجھے دی ہیں جو اس کے عرش کے نیچے ہے۔ انہیں خود سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو سکھاؤ کیونکہ وہ رحمت ہیں اور قرآن ہیں اور دعا ہیں

(حاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

سورۃ انعام کی فضیلت

(۱) سورۃ انعام جب نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا۔ پھر فرمایا کہ اس سورۃ کو اس قدر کثیر تعداد میں فرشتوں نے رخصت کیا جنہوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانک دیا (حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ)

سورۃ کہف کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمعہ کے دن جو شخص سورۃ کہف پڑھے' اس کے لئے اس جمعہ سے اس جمعہ تک ایک نور روشن رہے گا (حاکم عن ابی سعید الخدریؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات میں اس کو پڑھے اس کے لیے اس سے اور خانہ کعبہ کے درمیان نور روشن رہے گا (دارمی موقوفاً علی ابی سعیدؓ)

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو اس کو اس طرح پڑھے جس طرح وہ اتری ہے (یعنی بالکل صحیح پڑھے) تو اس کے لئے اس کی جگہ سے مکہ تک یہ سورۃ نور بن جائے گی۔ اور جو شخص اس کی آخری دس آیتیں پڑھے پھر دجال ظاہر ہو جائے تو اس پر قابو نہیں پائے گا۔ (نسائی' حاکم' عن ابی سعیدؓ)

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جس نے سورۃ کہف پڑھی اس کے لئے وہ قیامت کے دن اس کی جگہ سے مکہ تک نور ہو گی اور جس نے اس کی آخری دس آیتیں پڑھیں پھر دجال نکل آیا تو وہ اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (طبرانی فی الاوسط عن ابی سعیدؓ)

(۳) اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اس کی پہلی دس آیتیں یاد کرے گا وہ دجال کے فتنہ سے بچا رہے گا۔ (مسلم' ابوداؤد' نسائی' عن ابی الدرداءؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اس کی آخری دس آیتیں پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے بچا رہے گا (مسلم' ابوداؤد' نسائی' عن ابی الدرداءؓ)

(۴) اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سورۃ کہف کی پہلی تین آیتیں پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (ترمذی عن ابی الدرداءؓ)

(۵) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو شخص دجال کو پائے اسے چاہیئے کہ اس پر سورۃ کہف کی شروع کی (دس) آیتیں پڑھ دے۔

(الحدیث، مسلم، سنن اربعہ عن نواس بن سمعانؓ)

کیونکہ یہ آیتیں دجال کے فتنہ سے اس کے لیے حفاظت کا ذریعہ ہیں۔

(ابوداؤد، عن ابی الدرداءؓ)

سورۃ طٰہٰ اور طواسین اور حوامیم

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ یٰسین اور طواسین اور حوامیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں سے دی گئی ہیں[1]۔ (حاکم، عن معقل بن یسارؓ)

سورۂ یٰسٓ کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ یٰسٓ قرآن مجید کا دل ہے جو اس کو اللہ کی رضا کے لئے اور آخرت کے ثواب کے لئے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اسے اپنے مُردوں پر پڑھو (یعنی جب نزع کا وقت ہو تو سناؤ) نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان عن معقل بن یسارؓ)

سورۂ فتح کی فضیلت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ فتح مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ

---

[1] طواسین سے سورۃ نمل اور سورۃ شعراء اور قصص مراد ہیں کیونکہ سورۃ نمل طٰسٓ سے اور شعراء و قصص طٰسٓمٓ سے شروع ہوتی ہیں۔ حوامیم سے وہ سورتیں مراد ہیں جو حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں یعنی سورۃ مومن، حٰمٓ سجدہ، شوریٰ، زخرف، دخان، جاثیہ احقاف، حضرت موسیٰؑ کو توریت شریف تختیوں میں لکھی ہوئی دی گئی تھی، تختیوں سے یہی تختیاں مراد ہیں۔ ۱۲

محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (بخاری، نسائی، ترمذی عن ابن عمرؓ)

سورۃ ملک کی فضیلت

۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ ملک کی تیس آیتیں ہیں۔ انہوں نے ایک شخص کی سفارش کی یہاں تک کہ بخش دیا گیا۔ (ابن حبان، سنن اربعہ، حاکم عن ابی ہریرہؓ)

۲۔ اور یہ بھی فرمایا کہ سورۂ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ اپنے پڑھنے والے کے لیے اس وقت تک مغفرت مانگتی رہتی ہے جب تک کہ اسے بخش نہ دیا جائے۔

(ابن حبان عن ابی ہریرہؓ)

۳۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ سورۃ ملک ہر مومن کے دل میں ہو۔ (یعنی ہر شخص کو یاد ہو) (حاکم عن ابن عباسؓ)

۴) عذاب کے فرشتے (جب) آدمی کے پاس اس کی قبر میں آتے ہیں تو (اول) اس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں۔ پاؤں کہتے ہیں تمہارے لئے (اس طرف سے کوئی) راستہ نہیں کیونکہ وہ ہمارے ساتھ سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر اس کے سینہ کی جانب یعنی پیٹ کی طرف سے آتے ہیں۔ پھر سر کی جانب سے آتے ہیں (غرض کہ) ہر عضو یہی کہتا ہے کہ میری طرف سے عذاب آنے کا کوئی راستہ نہیں۔ بس یہ سورت عذاب قبر سے بچاتی ہے اور یہ سورت توریت میں بھی ہے۔ پس جس شخص نے رات میں اسے پڑھا اس نے بہت ہی زیادہ ثواب کمایا اور بہت ہی اچھا کام کیا۔ (حاکم موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

سورۃ إِذَا زُلْزِلَتْ کی فضیلت

(۱) إِذَا زُلْزِلَتْ (ثواب میں) قرآن شریف کا چوتھائی حصہ ہے (ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ)
اور ایک روایت میں ہے کہ وہ نصف قرآن کے برابر ہے (ترمذی، حاکم، عن ابن عباسؓ)

(۲) ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی جامع سورۃ پڑھا دیجئے۔ آپ نے انہیں سورۃ إِذَا زُلْزِلَتْ پڑھا دی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا قسم ہے اس

ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں کبھی بھی اس سے زیادہ نہیں کروں گا اور اس کے بعد چلے گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا یہ شخص کامیاب ہوا۔ یہ شخص کامیاب ہوا۔ (ابوداؤد، حاکم، نسائی، ابن حبان، عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)۔

سورۂ قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ کی فضیلت

(۱) قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ (ثواب میں) چوتھائی قرآن ہے۔ (ترمذی عن انسؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سورۃ چوتھائی قرآن مجید کے برابر ہے۔
(ترمذی، حاکم، عن ابن عباسؓ)

(۲) کیا ہی اچھی ہیں یہ دونوں سورتیں یعنی سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص جو فرضوں سے پہلے فجر کی سنتوں کی دو رکعتوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ (ابن حبان عن عائشہؓ)

سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ کی فضیلت

(۱) سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ (ثواب میں) چوتھائی قرآن ہے (ترمذی عن انسؓ)

سورۃ اخلاص کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (ثواب میں) تہائی قرآن ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، عن ابی سعید الخدریؓ)

دوسری روایت میں ہے کہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سعید الخدریؓ)

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے متعلق فرمایا جو ہر نماز میں اپنے مقتدیوں کو سورۃ اخلاص سے نماز پڑھاتا تھا کہ اسے خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے۔ (بخاری، مسلم، نسائی، عن عائشہؓ)

(۳) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ سے فرمایا جو نماز میں ہمیشہ دوسری سورۃ

کے ساتھ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ بھی پڑھا کرتے تھے کہ تمہاری اس محبت نے جو سورۃ اخلاص سے ہے تمہیں جنت میں داخل کر دیا (بخاری، ترمذی، عن انسؓ)

(۴) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ (سورۃ) تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(بخاری، ابوداؤد، نسائی عن ابی سعید الخدریؓ)

(۵) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (سورۃ اخلاص) پڑھتے سنا تو فرمایا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (مسلم، ترمذی، طبرانی، نسائی، حاکم، عن ابی ہریرۃؓ)

(۶) جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے، پھر اپنی داہنی کروٹ پر سو مرتبہ سورۃ قل ھواللہ احد پڑھ کر سو جائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے میرے بندے تو اپنی داہنی جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔ (ترمذی عن انسؓ)

سورۃ فلق اور سورۃ الناس کی فضیلت

(۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بہتر دو سورتیں (سورۃ فلق اور سورۃ ناس) نہ بتاؤں جو پڑھی جاتی ہیں۔

(ابوداؤد، نسائی، عن عقبہ بن عامرؓ)

ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو، ان جیسی کوئی سورۃ (پناہ مانگنے کے بارے میں) تم ہرگز نہیں پڑھو گے۔ (نسائی، ابن حبان، عن جابرؓ)

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن اور نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ معوذتین (یعنی سورۃ فلق اور سورۃ ناس) نازل ہوئیں تو آپؐ نے ان دونوں کو استعاذہ کے لیے اختیار فرمایا اور ان کے علاوہ (استعاذہ کی) سب دعاؤں کو چھوڑ دیا۔

ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان جیسی سورتوں کے ذریعہ نہ کسی سائل نے سوال کیا اور نہ کسی پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی۔ (نسائی، ابن ابی شیبہ عن عقبہؓ)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم سوؤ اور اٹھو ان دونوں سورتوں کو پڑھو (ابن ابی شیبہ، عن عقبہ بن عامرؓ)

(۵) فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھا کرو۔ کیونکہ تم ہرگز کوئی سورۃ ایسی نہیں پڑھو گے جو (پناہ مانگنے کے بارہ میں) اللہ کو اس سے بڑھ کر محبوب ہو اور جو پناہ مانگنے کے مقصود کو اللہ کے نزدیک اس سے بڑھ کر ادا کرنے والی ہو۔ پس اگر تم سے یہ ہو سکے کہ اس سورۃ کا پڑھنا فوت نہ ہو تو ایسا کر لو (یعنی اس کو اہتمام اور پابندی سے پڑھا کرو۔ (حاکم، عن عقبہ بن عامرؓ)

ایک حدیث میں یوں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم ہرگز ایسی کوئی نہ پڑھو گے جو پناہ مانگنے کے مقصود کو اللہ کے نزدیک ادا کرنے میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے بڑھ کر ہو۔ (ابن السنی عن عقبہ بن عامرؓ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں گزشتہ رات چند آیات نازل ہوئی ہیں تم نے ان جیسی سورتیں کبھی نہیں دیکھی ہیں۔ سورۃ فلق اور سورۃ ناس۔ (مسلم، ترمذی، نسائی، عن عقبہ بن عامرؓ)

وہ دعائیں جو کسی وقت یا سبب کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے اور سستی اور بزدلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے اور قرض سے اور گناہ سے۔ اے

اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے فتنہ کے شر سے اور محتاجی کے فتنہ کے شر سے اور کانے دجال کے فتنہ کے شر سے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو گناہوں سے ایسا صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جیسا کہ مشرق و مغرب میں تو نے فاصلہ رکھا ہے (صحاح ستہ، عن عائشہؓ)

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے اور کاہلی سے اور بزدلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے بھی تیری پناہ لیتا ہوں۔ اور زندگی و موت کے فتنہ سے بھی تیری پناہ لیتا ہوں۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، حاکم، طبرانی، فی الصغیر عن انسؓ)

(۳) وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْقَسْوَۃِ وَالْغَفْلَۃِ وَالْعَیْلَۃِ وَالذِّلَّۃِ وَالْمَسْکَنَۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَۃِ وَالرِّیَاءِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَکَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ۔

ترجمہ: اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دل کی سختی سے اور غفلت سے اور محتاجی سے اور ذلت سے اور خواری سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فقر سے اور کفر سے اور گنہگاری سے اور جھگڑے بازی سے اور شہرت کے لیے عمل کرنے سے اور دکھاوے سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بہرے پن سے اور گونگے پن سے اور دیوانگی سے اور جذام (کوڑھ) سے اور برے امراض سے اور قرض کے بوجھ سے۔ (ابن حبان، حاکم، طبرانی فی الصغیر عن انسؓ)

(۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ۔

ترجمہ: اور اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فکر اور غم سے اور عاجزی سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور بخل سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن انسؓ)

(۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے

بخاری، ترمذی، نسائی، عن سعد بن ابی وقاصؓ)

(۶) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور کنجوسی سے اور ضعف پیری سے اور عذاب قبر سے اور بہت زیادہ بوڑھا ہونے سے اور قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ! میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا فرما اور اسے پاک فرما دے تو ہی اس کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا مالک و آقا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو مقبول نہ ہو۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ابی شیبہ عن زید بن ارقمؓ)

(۷) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور بخل سے اور بڑی عمر سے (یعنی بہت ضعیف اور بوڑھا ہو جانے سے) اور سینہ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔
(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن عمرؓ)

(۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھے گمراہ کرے تو ہی وہ زندہ ہے جسے موت نہیں اور تمام جن وانس مر جائیں گے۔ (مسلم، بخاری، نسائی، عن ابن عباسؓ)

(۹) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم بلا ومصیبت کی سختی سے اور بدبختی کے پالنے سے اور قضا کے فیصلہ سے جو ہمارے حق میں اچھا نہ ہو اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ (بخاری عن ابی ہریرۃؓ)

(۱۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے ان اعمال کی برائی سے جو کر چکا ہوں اور ان اعمال کی برائی سے جو ابھی نہیں کئے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہؓ)

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے علم اور جہل کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
(نسائی، ابن ابی شیبہ، عن عائشہؓ)

(۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے چلے جانے سے اور تیری عافیت کے ہٹ جانے سے اور تیری سزا کے اچانک آجانے سے اور تیری ہر

طرح کی ناراضگی سے۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابن عمرؓ)

(۱۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے کان اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن شکل بن حمیدؓ)

(۱۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔

ترجمہ:- اے اللہ! میں فقر و فاقہ سے اور ذلت سے اور ظالم بننے سے اور مظلوم بننے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن ابی ہریرہؓ)

(۱۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں کسی عمارت وغیرہ کے نیچے دب جانے سے اور گر کر اور ڈوب کر اور جل کر مرنے سے اور بہت زیادہ بوڑھا ہو جانے سے اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان مجھے مرتے وقت گمراہ کر دے اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے راستہ میں پیٹھ پھیرتے ہوئے مروں اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ (سانپ بچھو وغیرہ کے) ڈسنے سے مروں۔ (ابوداؤد، نسائی، حاکم عن ابی الیسرؓ)

(۱۶) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُّنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَآءِ وَالْاَدْوَاءِ

ترجمہ: اے اللہ! میں برے اخلاق و اعمال اور بری خواہشات نفسانی اور برے امراض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (ترمذی، ابن حبان، حاکم، عن قطبة بن مالکؓ)

(۱۷) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ.

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں اور ہم ہر اس چیز سے تیری پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے اور تو ہی مددگار ہے اور تو ہی کفایت کرنے والا ہے اور طاقت و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے۔ (ترمذی عن ابی امامہؓ)

(۱۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السَّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَةِ یَتَحَوَّلُ.

ترجمہ: اے اللہ! میں مستقل قیام کے برے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اس لئے کہ سفر کا ساتھی تو جدا ہو ہی جاتا ہے۔ (نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہؓ)

(۱۹) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّیْنِ.

ترجمہ: میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہؓ)

(۲۰) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں قرض کے غلبہ سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں (حاکم، ابن حبان، عن عبداللہ بن عمروؓ)

(۲۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ.

وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ.

وَمِنَ الْخِیَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنَ الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِیَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(حاکم، ابن ابی شیبہ، عن ابن مسعودؓ)

اور بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ وہ برا ساتھی ہے جو پاس لیٹتا ہے۔

(حاکم، ابن ابی شیبہ، عن ابن مسعودؓ و ابی ہریرہؓ)

اور خیانت سے کہ وہ بری ہمراز ہے تیری پناہ لیتا ہوں اور سستی سے اور بخل سے اور بزدلی سے اور بہت بوڑھا ہو جانے سے اور اس بات سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور دجال کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے اور زندگی و موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے مغفرت کے اسباب اور نجات دلانے والے کام اور ہر گناہ سے حفاظت اور ہر نیکی سے غنیمت کا سوال کرتے ہیں اور بہشت کے داخلہ اور دوزخ سے نجات ہونے کی کامیابی کا تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ (حاکم، عن ابن مسعودؓ)

(۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے کارآمد علم مانگتا ہوں اور غیر نافع علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (ابن حبان، عن جابرؓ)

(۲۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس عمل سے جو مقبول نہ ہو اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس بات سے جو سنی نہ جائے۔

(ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن انسؓ)

(۲۴) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا.

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہم پچھلے پیروں لوٹ جائیں یا ہم دین کے بارے میں آزمائش میں ڈالے جائیں (یعنی خدانخواستہ ہم دین حق سے مرتد ہو جائیں یا دین کی آزمائش میں مبتلا ہوں اس سے پناہ مانگتے ہیں۔ بخاری، مسلم، موقوفاً علی ابن

ابی ملیکہؓ)

(۲۵) نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ۔

ترجمہ: ہم دوزخ کے عذاب سے اور سارے فتنوں سے جو ظاہری ہوں یا باطنی اور دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ (ابوعوانہ عن زید بن ثابتؓ)

(۲۶) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو مقبول نہ ہو تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے اللہ! میں ان چاروں سے تیری پناہ چاہتا ہوں (ابن ابی شیبہ عن ابن عمرؓ، طبرانی فی الاوسط عن ابن عباسؓ)

(۲۷) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے دانستہ اور نادانستہ کئے ہوئے گناہ بخش دے۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابن عباسؓ)

(۲۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو (طبرانی فی الکبیر عن جریرؓ)

(۲۹) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ: ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور بہت زیادہ بوڑھا ہونے سے اور سینہ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے (طبرانی فی الکبیر عن ابن عباسؓ)

(۳۰) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَیْلَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ

سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے دن سے اور بری رات سے اور بری گھڑی سے اور برے ساتھی سے اور مستقل قیام کے برے پڑوسی سے۔

(طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامرؓ)

(۳۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ

ترجمہ: اے اللہ! میں برص اور جنون اور جذام اور برے امراض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ، عن انسؓ)

(۳۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں جھگڑے سے اور نفاق سے اور بداخلاقی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(ابوداؤد عن ابی ہریرہؓ)

(۳۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ.

ترجمہ: اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ برا ساتھی ہے جو پاس لیٹتا ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بری ہمراز ہے۔

(ابوداؤد عن ابی ہریرہؓ)

(۳۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ.

ترجمہ: اے اللہ! میں ان چار باتوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو۔ اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ اس دعا سے جو قبول نہ ہو (ابوداؤد عن ابی ہریرہؓ)

(۳۵) اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بہتری دے اور آخرت

میں بھی بہتری دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن انسؓ)

(۲۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ.

ترجمہ: اے اللہ! میری خطا، میری نادانی اور میرا اپنے کام میں حد سے بڑھ جانا اور وہ سب گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما دے۔

(بخاری، مسلم، ابن ابی شیبہ، عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

(۲۷) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

ترجمہ: اے اللہ! مجھ سے جو گناہ سچ مچ ارادہ سے اور جو ہنسی سے اور جو نادانستہ اور دانستہ طور پر سرزد ہوئے سب کو معاف فرما دے اور یہ سب مجھ ہی سے ہوا۔

(بخاری، مسلم، عن عائشہؓ)

دوسری روایت میں اس کے ساتھ لفظ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ آخر تک زیادہ ہے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (بخاری، مسلم، عن عائشہؓ)

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ

ترجمہ: اے اللہ! سچ مچ ارادہ سے اور ہنسی سے اور خطا سے اور قصداً جو گناہ مجھ سے سرزد ہوئے سب کو معاف فرما دے اور یہ سب مجھ سے ہی ہوا ہے۔

(ابن ابی شیبہ عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

(۲۹) اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور

میرے دل کو گناہوں سے (ایسا) صاف کر دے جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا کہ مشرق و مغرب کے درمیان تو نے فاصلہ رکھا ہے۔ (بخاری، مسلم، عن عائشہؓ)

(۴۰) اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔ (مسلم، نسائی، عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۴۱) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے درست رکھ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور درستگی کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم عن ابی ہریرہؓ)

(۴۲) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور مالداری کا سوال کرتا ہوں (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن عبداللہ بن مسعودؓ)

(۴۳) اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ

ترجمہ: اے اللہ! میرا دین سنوار دے جو میرے کاموں میں سب سے زیادہ مضبوط پکڑنے کی چیز ہے اور میری دنیا درست فرما دے جس میں میری یہ موجودہ زندگی ہے اور میری آخرت ٹھیک کر دے جہاں مجھے لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں ترقی کرنے کا ذریعہ بنا اور میری موت کو میرے لئے ہر ناگوار چیز سے نجات پانے کا سبب بنا۔

(مسلم عن ابی ہریرہؓ)

(۴۴) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت دے اور

مجھے رزق عطا فرما (مسلم عن ابی مالکؓ) اور مسلم کی ایک روایت میں وَاهْدِنِیْ بھی ہے (مجھے راہ حق پر چلا)

(۴۵) رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ ذَکَّارًا لَکَ شَکَّارًا لَکَ رَهَّابًا لَکَ مِطْوَاعًا لَکَ مُطِیْعًا اِلَیْکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاهًا مُنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ

ترجمہ: اے میرے پروردگار! میری مدد فرما، اور میرے مقابلہ میں کسی کی مدد نہ فرما اور مجھے فتح دے اور میرے اوپر کسی کو غالب نہ فرما اور میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے مقابلہ میں کسی کی تدبیر نہ چلا اور مجھے ہدایت پر قائم رکھ اور میرے لیے ہدایت کو آسان فرما اور جو مجھ پر زیادتی کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما، اے میرے پروردگار! تو مجھے ایسا بنا دے کہ خوب زیادہ تیرا ذکر کرتا رہوں اور خوب زیادہ تیرا شکر ادا کرتا رہوں اور خوب زیادہ تجھ سے ڈرتا رہوں اور خوب زیادہ تیرا فرمانبردار رہوں۔ اور خوب زیادہ تیری اطاعت میں لگا رہوں اور تیری طرف متوجہ رہوں تیرے حضور میں گریہ وزاری کروں اور تیری طرف رجوع رہوں۔ اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول فرمایئے اور میرے گناہوں کو دھو دیجئے اور میری دعا قبول فرمایئے اور میری حجت ثابت کیجئے اور میری زبان ٹھیک رکھیے اور میرے دل کو ہدایت پر رکھئے اور میرے سینہ سے کینہ کپٹ کھینچ دیجئے۔

(سنن اربعہ ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن ابن عباسؓ)

(۴۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا کُلَّهٗ۔

ترجمہ: اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور ہمارے اعمال قبول فرما اور ہمیں بہشت میں داخل فرما اور ہمیں دوزخ سے بچا اور ہمارے تمام حالات درست فرما۔ (ابن ماجہ، ابو داؤد۔ عن ابی امامۃ الباہلیؓ)

(۴۷) اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے دلوں میں الفت ڈال دے اور ہمارے آپس کے تعلقات خوشگوار بنا دے اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں تاریکیوں سے نجات دے کر روشنیوں میں لا اور ہمیں ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے کانوں میں اور ہماری آنکھوں میں اور ہمارے دلوں میں اور ہماری بیویوں میں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک آپ بہت توبہ قبول فرمانے والے ہیں بہت مہربان ہیں اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار اور ثنا خواں بنا اور نعمتوں کے قابل بنا اور انہیں ہم پر پورا فرما۔ (ابو داؤد، طبرانی، ابن حبان، حاکم، عن ابن مسعودؓ)

(۴۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے صحیح کاموں میں ثابت قدمی اور مضبوط راہ اور آپ کی نعمتوں کے شکریہ کی توفیق اور حسن عبادت کا سوال کرتا ہوں اور یہ بھی سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے سچی زبان اور قلب سلیم اور صحیح اخلاق عطا فرمائیں اور میں ان چیزوں کی برائی سے آپ کی پناہ لیتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں اور ان چیزوں کی بھلائی کا آپ سے سوال کرتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں اور میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں جو سب آپ کے علم میں ہیں۔ بے شک آپ غیبوں کے خوب زیادہ جاننے والے ہیں۔

(ترمذی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن شداد بن اوسؓ)

(۴۹) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے وہ سب گناہ بخش دیجیے جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے اور جو اعلانیہ طور پر کئے اور جن کو آپ مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں (حاکم، احمد، عن ابی ہریرہؓ)

مسند احمد میں لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ[1] کا بھی اضافہ ہے۔

(۵۰) اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اپنے خوف کا ایک حصہ عطا فرمائیے جس سے آپ ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائیں اور ایسی اطاعت عطا فرمائیے جس کی وجہ سے آپ ہم کو اپنی جنت میں پہنچا دیں اور ایسا یقین عطا کیجیے جس سے آپ ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان فرما دیں اور جب تک آپ ہمیں زندہ رکھیں ہمارے کان، ہماری آنکھیں اور ہماری قوت کو کام کا رکھئے اور اس کی خیر کو ہمارے بعد (بھی) باقی رکھئے اور ہم پر جو ظلم کرے اس سے ہمارا بدلہ لے لیجئے اور جو ہم سے دشمنی کرے اس پر ہمیں غلبہ دیجئے اور ہمیں دینی اعتبار سے مصیبت میں مبتلا نہ فرمائیے اور دنیا کو ہمارے فکر کی سب سے بڑی چیز نہ بنائیے اور اسے ہماری رغبت کی آخری چیز نہ بنائیے اور جو ہم پر نامہربان ہو اس کو ہمارا حاکم نہ بنائیے۔

ترمذی، نسائی، حاکم، عن ابن عمرؓ

---

[1] اے اللہ! آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ۱۲۔

۵۱. اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں بڑھا اور ہم کو مت گھٹا اور ہمیں آبرومند رکھ اور ہمیں ذلیل نہ فرما اور ہمیں عطا فرما اور ہمیں محروم نہ فرما اور ہمیں خوش رکھئے اور ہم سے راضی ہو جائیے۔ (ترمذی، نسائی، حاکم عن معاذ بن جبلؓ وثوبانؓ)

۵۲. اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَمِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں میری ہدایت ڈال دیجئے اور مجھے میرے نفس کی برائی سے محفوظ فرمایئے۔ (ترمذی عن عمران بن حصینؓ)

(۵۳) اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَخْطَاْتُ وَمَا عَمَدْتُّ وَمَا جَھِلْتُ۔ ترجمہ: اے اللہ! مجھے میرے نفس کی برائی سے محفوظ فرما اور مجھے اچھے کاموں کی پختہ ہمت دے۔ اے اللہ! جو کوئی گناہ میں نے پوشیدہ کیا اور جو کوئی گناہ میں نے اعلانیہ کیا اور جو کوئی گناہ بھول کر کیا اور جو قصداً کیا اور جو گناہ جہالت کی وجہ سے کیا وہ سب معاف فرمادے۔ (حاکم، نسائی، ابن حبانؒ عن حصین بن عبیدؓ)

(۵۴) اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

ترجمہ: میں اللہ سے دنیا و آخرت دونوں جہان میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

(ترمذی، عن ابن عباسؓ)

(۵۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَۃً فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے آپ بخش دیں اور مجھ پر رحم

فرمادیں اور جب آپ لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ فرمائیں تو مجھے فتنہ میں ڈالے بغیر موت دے دیں اور میں آپ سے آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے محبت رکھتا ہو اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی محبت کے قریب کر دے (ترمذی، حاکم عن ابی الدرداءؓ)

(۵۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے آپ کی محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو آپ سے محبت رکھتا ہو اور وہ عمل مانگتا ہوں جو آپ کی محبت تک مجھے پہنچا دے اے اللہ! آپ اپنی محبت مجھے میری جان سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کر دیجئے۔ (ترمذی، حاکم، عن ابی الدرداءؓ)

(۵۷) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَمَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ۔

ترجمہ: اے اللہ! آپ مجھے اپنی محبت نصیب فرمایئے اور اس شخص کی محبت نصیب فرمایئے جس کی محبت آپ کے یہاں مجھے نفع دے۔ یا اللہ جس طرح آپ نے مجھے وہ دیا ہے جو مجھے پسند ہے تو اسے اس کام میں میرا مددگار بھی بنا دیجئے جو آپ کو پسند ہے اور جو کچھ آپ نے مجھ سے میری پسندیدہ چیزیں دور رکھی ہیں تو ان کا یہ دور ہونا میرے لئے ان چیزوں کے واسطے فرصت کا ذریعہ بنا دیجئے جو آپ کو پسند ہیں (ترمذی، عن عبداللہ بن یزید الخطمیؓ)

(۵۸) اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ يَّظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے میری سماعت اور میری بینائی سے استفادہ نصیب فرمایئے اور (آخر عمر تک) ان دونوں کو باقی رکھیے اور جو مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرمایئے۔

اور اس سے میرا انتقام لیجیے۔ (ترمذی، حاکم، بزار، عن ابی ہریرہؓ)

(۵۹) یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ۔

ترجمہ: اے دلوں کے پلٹنے والے میرا دل اپنے دین پر جمائے رکھیے۔

(ترمذی، نسائی، حاکم، احمد، ابویعلی عن ام سلمہؓ)

(۶۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے ایسا ایمان چاہتا ہوں جو جاتا نہ رہے اور ایسا آرام جو ختم نہ ہو اور جنۃ الخلد کے اعلیٰ درجہ میں اپنے نبی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چاہتا ہوں۔ (نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابن مسعودؓ)

(۶۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تُتْبِعُهٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا۔ ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے صحت ایمان کے ساتھ اور ایمان حسنِ اخلاق کے ساتھ مانگتا ہوں اور ایسی کامیابی طلب کرتا ہوں جس کے بعد فلاح ہو اور آپ کی رحمت کا اور مغفرت کا اور رضامندی کا سوال کرتا ہوں۔ (نسائی، حاکم، عن انسؓ)

(۶۲) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا تَنْفَعُنِیْ بِهٖ۔

ترجمہ: اے اللہ! جو علم آپ نے مجھے دیا ہے اس سے مجھے نفع دیجیے اور مجھے علم نافع سکھائیے اور مجھے وہ علم عطا فرمائیے جس کے ذریعے آپ مجھے نفع دیں۔

(نسائی، حاکم، عن الحسن رضی اللہ عنہ)

(۶۳) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ! آپ نے جو علم مجھے عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دیجیے اور مجھے علم نافع عطا فرمائیے اور مجھے اور زیادہ علم عطا کیجیے۔ ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے اور میں

دوزخ والوں کی حالت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ (ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہ ؓ)

(۶۴) اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ وَاَسْئَلُكَ خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَکَلِمَۃَ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَقُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآئِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ ضَرَّآءَ مُضِرَّۃٍ وَفِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مُّھْتَدِیْنَ۔

اے اللہ! آپ اپنے عالم الغیب اور مخلوق پر قادر ہونے کے صدقہ میں مجھے زندہ رکھیے جب تک آپ کے علم میں میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے اٹھا لیجئے جب آپ کے علم میں میرے لیے موت بہتر ہو اور میں آپ سے ظاہر و باطن میں آپ کا خوف اور اخلاص کا کلمہ رضامندی اور غصہ کی حالت میں مانگتا ہوں اور آپ سے ایسا آرام مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھ کی ایسی ٹھنڈک طلب کرتا ہوں جو جاتی نہ رہے اور میں آپ کے فیصلہ پر تسلیم اور رضا اور موت کے بعد پُر لطف زندگی اور آپ کے دیدار کی لذت اور آپ کی ملاقات کا شوق مانگتا ہوں اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں آزار دینے والی مصیبت سے اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ فرما اور ہمیں راہنما اور راہ یاب بنا دے۔ (نسائی، حاکم، احمد، طبرانی، عن عمار بن یاسر ؓ)

(۶۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْہُ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ

قَضَآءٍ لِّيْ خَيْرًا۔
وَاَسْئَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا۔
ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے ہر بھلائی میں اپنے حصّہ کا سوال کرتا ہوں خواہ وہ ابھی ہو خواہ بعد میں ہو جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اور ہر برائی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ خواہ ابھی ہو خواہ دیر سے ہو جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے وہ سب بھلائیاں طلب کرتا ہوں جو آپ سے آپ کے بندے اور آپ کے نبی سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں۔ ان تمام چیزوں کے شر سے جن سے آپ کے بندے اور آپ کے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔

اے اللہ! میں آپ سے جنت مانگتا ہوں اور وہ قول وعمل طلب کرتا ہوں جو اس کے قریب کردے اور میں دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس قول وعمل سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں جو اس کے قریب کردے اور آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ اپنا ہر فیصلہ میرے حق میں بہتر فرمائیں۔

(ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن عائشہؓ)

اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو کچھ میرے حق میں آپ فیصلہ فرمائیں اس کا انجام اچھا فرمادیں (حاکم، عن عائشہؓ)

(۶۶) اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے ہر کام کا انجام بہتر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔ (ابن حبان، حاکم عن بسر بن ابی ارطاۃؓ)

(۶۷) اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَآئِمًا وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِيْ

بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَیْرٍ خَزَائِنُهٗ بِیَدِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اٹھتے بیٹھتے (یعنی جاگنے کی حالت میں) اور سوتے ہوئے اسلام ہی پر قائم رکھیے اور کسی دشمن اور کسی حاسد کو میرے حال پر خوش ہونے کا موقع نہ دیجئے۔ اے اللہ! میں آپ سے وہ سب بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے آپ کے خزانہ قدرت میں ہیں۔

(حاکم، ابن حبان، عن عمر بن خطابؓ)

(۶۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهٖ وَ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ هُوَ بِیَدِكَ كُلِّهٖ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے اور ان بھلائیوں کو طلب کرتا ہوں جو تمام تر آپ ہی کے قبضہ میں ہیں۔

(ابن حبان، عن عمرؓ)

(۶۹) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے آپ کی رحمت کو واجب کرنے والی چیزیں اور آپ کی مغفرت کو ضروری بنانے والے اسباب اور ہر گناہ سے حفاظت اور ہر بھلائی میں حصہ اور داخلِ جنت کی کامیابی اور دوزخ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔

(حاکم، طبرانی، عن عمرؓ)

(۷۰) اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ! ہمارا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی فکر دور کیے بغیر اور کوئی قرض ادا کیے بغیر اور کوئی حاجت دنیا کی ہو یا آخرت کی پوری کیے بغیر نہ چھوڑیئے اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

(طبرانی فی الکبیر و فی کتاب الدعاء عن انس رض)

(۱) اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ ہماری مدد فرما کہ ہم آپ کا ذکر کریں اور شکر کریں اور اچھی عبادت کریں۔

(حاکم، احمد، عن ابی ہریرہ رض)

اے اللہ! میری مدد فرما اپنی یاد پر اور اپنے شکر پر اور اچھی طرح عبادت پر۔

بزار عن ابی ہریرہ رض)

(اس دعا اور اس سے پہلی دعا میں واحد متکلم اور جمع متکلم کے صیغہ کا فرق ہے)

(۲) اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ۔

ترجمہ: اے اللہ! آپ نے جو کچھ عطا فرمایا ہے اس پر مجھے قناعت دیجیے اور اس میں میرے لیے برکت فرمایئے میری جو چیزیں مجھ سے غائب ہیں۔ آپ میری غیر حاضری میں ان کی حفاظت فرمایئے۔ (حاکم عن ابن عباس رض)

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِيْشَةً نَّقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مَخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے صاف ستھری زندگی اور صحیح طریقہ پر موت اور دنیا سے ایسی واپسی کا سوال کرتا ہوں جس میں میری رسوائی اور فضیحت نہ ہو (حاکم عن ابن عمر رض)

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضُعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ

وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں کمزور ہوں، میری کمزوری کو اپنی رضا کے چاہنے میں قوت کی چیز بنا دیجئے اور میری پیشانی پکڑ کر مجھے خیر پر لگا دیجئے اور اسلام کو میری پسندیدگی کی انتہائی چیز بنا دیجئے۔ اے اللہ! میں کمزور ہوں مجھے قوت دیجئے، میں ذلیل ہوں مجھے عزت دیجئے، میں محتاج ہوں مجھے رزق دیجئے۔ (حاکم ابن ابی شیبہ عن بریدۃ بن حصیب الاسلمیؓ)

(۷۵) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْئَ قَبْلَکَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَیْئَ بَعْدَکَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ نَاصِیَتُھَا بِیَدِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْکَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ھٰذَا مَا سَاَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر زمین پر چلنے والے سے جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں گناہ سے سستی سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناجائز افعال کی جگہ (جانے) سے اور تاوان سے، الٰہی! مجھے گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا تو نے میل سے صاف کیا ہے۔ اے اللہ! مجھ میں اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا کہ مشرق و مغرب کے درمیان تو نے فاصلہ رکھا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے مانگی ہیں۔

(طبرانی فی الکبیر والاوسط عن ام سلمہ)

(۷۶) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَسْاَلَۃِ وَخَیْرَ الدُّعَآءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوۃِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ

وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِيْ وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَ ظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ ط

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِيْ وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِيْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ ط

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ سَمْعِيْ وَفِيْ بَصَرِيْ وَفِيْ رُوْحِيْ وَفِيْ خَلْقِيْ وَفِيْ خُلُقِيْ وَفِيْ اَهْلِيْ وَفِيْ مَحْيَايَ وَفِيْ مَمَاتِيْ وَفِيْ عَمَلِيْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ۔ اٰمِيْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، بہترین دعا، بہترین کامیابی، بہترین عمل اور بہترین اجر اور بہترین زندگی اور بہترین موت طلب کرتا ہوں، اے اللہ! مجھے ثابت قدمی عطا فرما اور میری نیکیوں کا پلہ بھاری فرما دے۔ اور میرا ایمان ثابت رکھ اور میرا درجہ بلند فرما اور میری نماز قبول فرما اور میری خطا معاف فرما اور میں تجھ ہی سے جنت کے بلند درجے مانگتا ہوں۔ آمین۔ اے اللہ میں تجھ سے خیر کی ابتدائیں اور انتہائیں مانگتا ہوں اور خیر کو جمع کرنے والی چیزیں طلب کرتا ہوں اور خیر کا اول بھی مانگتا ہوں اور خیر کا آخر بھی اور خیر کا ظاہر بھی اور خیر کا باطن بھی اور جنت کے بلند درجے طلب کرتا ہوں۔ آمین۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے ہر اس عمل کی خیر مانگتا ہوں جسے میں اختیار کروں اور جس کا میں ارتکاب کروں اور جس پر میں عمل پیرا ہوں اور ہر اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو پوشیدہ ہے اور ظاہر ہے اور جنت کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں آمین اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ میرا ذکر بلند فرمائیں اور میرا بوجھ دور کریں اور آپ میرا ہر کام درست فرما دیں اور آپ میرے دل کو پاک فرما دیں اور میری شرمگاہ کو پاکیزہ رکھیں اور میرے دل کو منور کر دیں اور میرے

گناہ کو بخش دیں اور میں آپ سے جنت کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں آمین۔
اے اللہ! میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ میری سننے کی قوت میں اور میری بینائی میں اور میری روح میں اور میری صورت میں اور میری سیرت میں اور میرے گھر بار میں اور میری زندگی میں اور میری موت میں اور میرے اعمال میں برکت دیجئے اور آپ میری نیکیاں قبول فرمایئے۔ اور میں آپ سے جنت کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

(حاکم، طبرانی فی الکبیر، طبرانی فی الاوسط عن ام سلمہؓ)

(۷۷) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ.
ترجمہ: اے اللہ! مجھے بڑھاپے میں اور اخیر عمر میں اپنی فراخ ترین روزی عطا فرمایئے۔ (حاکم، طبرانی فی الاوسط عن عائشہؓ)

(۷۸) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمَدِيْ.
ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ، میری بھول چوک اور میرے قصد و ارادہ والے گناہ بخش دیجئے (ابن حبان، عن عثمان بن ابی العاصؓ)

(۷۹) يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَّلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَّلَا بَحْرٌ مَا فِيْ قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَا فِيْ وَعْرِهِ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهُ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهُ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ.
ترجمہ: اے وہ ذات جسے آنکھیں نہیں دیکھتیں اور جسے (خیالات اور) گمان نہیں پا سکتے اور جس کی تعریف کرنے والے کماحقہ تعریف نہیں کر سکتے اور جسے حوادث متغیر نہیں کر سکتے اور جو گردش زمانہ سے نہیں ڈرتا اور جو پہاڑوں کے بوجھ اور

دریاؤں کے پیمانوں اور بارش کے قطروں کی تعداد اور درختوں کے پتوں کا شمار اور ہر اس چیز کی تعداد جسے رات اپنی تاریکی میں چھپالیتی ہے اور جس پر دن روشن ہوتا ہے ان سب کو جانتا ہے اور نہ اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا سکتا ہے اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو چھپا سکتی ہے اور نہ دریا اس چیز کو جو اس کی گہرائی میں ہے اور نہ پہاڑ اس چیز کو جو اس کی کان میں ہے چھپا سکتا ہے۔ میری آخری عمر کو بہترین عمر اور میرے آخری عمل کو بہترین عمل کردیجئے اور میرا بہترین دن وہ کردیجئے جس دن میں آپ سے ملوں۔ (طبرانی فی الاوسط عن انسؓ)

(۸۰) یَا وَلِیَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ ثَبِّتْنِیْ بِهٖ حَتّٰی اَلْقَاكَ ۔

ترجمہ: اے اسلام اور مسلمانوں کے مددگار مجھے اسلام پر ثابت قدم رکھ یہاں تک کہ میں تجھ سے ملوں (طبرانی)

(۸۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے خداوندی فیصلہ پر راضی ہونا نصیب فرمائیں اور موت کے بعد پُرلطف زندگی اور اپنے دیدار کی لذت اور اپنی ملاقات کا شوق عطا فرمائیں اور یہ سب کچھ آزار دینے والی مصیبت اور گمراہ کرنے والے فتنہ کے بغیر ہو (طبرانی فی الکبیر والاوسط، عن فضالہؓ)

(۸۲) اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۔

مَنْ كَانَ ذٰلِكَ دُعَاءَهٗ مَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَهُ الْبَلَاءُ ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے ہر کام کا انجام بہتر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔ (احمد، طبرانی، عن بسر بن ابی ارطاۃؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کی یہ مذکورہ بالا دعا ہوگی وہ مصیبت

میں گرفتار ہونے سے پہلے دنیا سے رخصت ہوگا۔ (طبرانی عن بُسر بن ابی ارطاۃ)

(۸۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ غِنَایَ وَغِنَاءَ مَوْلَایَ.

اے اللہ میں آپ سے اپنا اور اپنے متعلقین کا (ظاہری اور باطنی) غنا چاہتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِیْشَۃً نَقِیَّۃً وَّمِیْتَۃً سَوِیَّۃً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍ وَّلَا فَاضِحٍ.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے صاف ستھری زندگی اور صحیح طریقہ کی موت اور دنیا سے ایسی واپسی کا سوال کرتا ہوں جس میں ذلت اور رسوائی نہ ہو۔ (طبرانی عن ابن عمرؓ)

(۸۵) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ.

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخل فرما۔

(طبرانی، عن عبداللہ بن عمروؓ)

(۸۶) اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَفِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ اِلَیْھَا مَصِیْرِیْ وَفِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا بَلَاغِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ.

ترجمہ: اے اللہ! میرے دین میں برکت عطا فرمائیے جو میرے کاموں میں مضبوط ترین چیز ہے اور برکت دیجئے میری آخرت میں جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور برکت دیجئے میری دنیا میں جس میں بقدر ضرورت رہنا ہے اور زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں ترقی کا ذریعہ اور موت کو میرے حق میں ہر بری چیز سے پرامن ہونے کا ذریعہ بنا دیجئے۔ (بزار عن زبیر بن العوامؓ)

(۸۷) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا.

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بڑا صبر کرنے والا اور بڑا شکر کرنے والا بنا دیجئے اور مجھے میری نظر میں چھوٹا اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دیجئے۔ (بزار عن بریدۃؓ)

(۸۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الطَّیِّبَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ وَاِنْ اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً اَنْ تَقْبِضَنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور برائیوں کے چھوڑنے کا اور مسکینوں سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور یہ سوال کرتا ہوں کہ آپ میری توبہ قبول فرمالیں اور جب آپ اپنے بندوں کو فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ فرمائیں تو مجھے فتنہ میں ڈالے بغیر اٹھالیں۔

(بزار عن ثوبانؓ)

(۸۹) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور ایسے علم سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے۔ (طبرانی فی الکبیر والاوسط عن عائشہؓ وجابرؓ)

(۹۰) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے علم نافع اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

(طبرانی فی الاوسط عن جابرؓ)

(۹۱) اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَکَتَھَا وَزِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا۔

ترجمہ: اے اللہ! ہماری زمین میں برکت اور زینت (پھول بوٹے) اور چین وآرام کی چیزیں پیدا فرما۔ (طبرانی فی الاوسط عن سمرۃؓ)

(۹۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْئَ قَبْلَکَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَیْئَ بَعْدَکَ وَالظَّاھِرُ فَلَا شَیْئَ فَوْقَکَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَیْئَ دُوْنَکَ اَنْ تَقْضِیَ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَنْ تُغْنِیَنَا مِنَ الْفَقْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس لیے کہ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں تو ہی باطن ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں۔ اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ

تو ہمارا قرض ادا فرما دے اور ہمیں تنگ دستی کے بدلے غنیٰ عطا فرما دے۔

(ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہؓ)

(۹۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَھْدِیْکَ لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ، ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے ہر اس کام کی جو میرے حق میں بہتر ہو آپ کی رہنمائی چاہتا ہوں اور اپنے نفس کی برائی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(ابن حبان عن عثمان بن ابی العاصؓ)

(۹۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْتَھْدِیْکَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ رَبِّیْ اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ اِلَیْکَ وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ رَبِّیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور اپنے خیر کے کاموں کی آپ سے رہنمائی طلب کرتا ہوں اور آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں آپ میری توبہ قبول فرمالیں۔ بے شک آپ ہی میرے رب ہیں۔ اے اللہ مجھے اپنی طرف راغب کیجئے اور میرا دل مستغنی فرما دیجئے۔ اور جو کچھ آپ نے مجھے نصیب فرمایا ہے اس میں مجھے برکت دیجئے اور مجھ سے اعمال صالحہ قبول فرمالیجئے۔ بیشک آپ ہی میرے رب ہیں۔

(ابن ابی شیبہ عن عمرؓ)

(۹۵) یَا مَنْ اَظْھَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَّا یُؤَاخِذُ بِالْجَرِیْرَۃِ وَلَا یَھْتِکُ السِّتْرَ یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَۃِ یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوٰی یَا مُنْتَھٰی کُلِّ شَکْوٰی یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ یَا مُبْدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِھَا یَا رَبَّنَا وَسَیِّدَنَا وَیَا مَوْلٰنَا وَیَا غَایَۃَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ اَنْ لَّا تَشْوِیَ خَلْقِیْ بِالنَّارِ۔

ترجمہ: اے وہ ذات جس نے میری اچھائی کو ظاہر فرمایا اور برائی کو چھپایا۔ اے وہ ذات جو گناہوں پر مواخذہ نہیں فرماتا اور (عیبوں کی) پردہ دری نہیں کرتا۔ اے بڑے معاف فرمانے والے۔ اے خوبی کے ساتھ درگزر کرنے والے' اے وسیع مغفرت والے اے دونوں ہاتھ رحمت سے کشادہ کرنے والے۔ اے ہر رازوالے کے رازدار۔ اے شکایت کے منتہا۔ اے کریم درگزر کرنے والے' اے بڑے احسان کرنے والے' اے استحقاق سے پہلے نعمتوں کے دینے والے' اے ہمارے رب۔ اے ہمارے سردار! اے ہمارے مالک! اے ہماری رغبت کی انتہا میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے بدن کو (جہنم کی) آگ سے نہ بھوننا (حاکم' عن عمرو بن شعیبؓ)

(۹۹) تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ أَكْرَمُ الْوُجُوْهِ وَجَاهُكَ أَعْظَمُ الْجَاهِ وَعَطِيَّتُكَ أَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَأَهْنَأُهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الضُّرَّ وَتَشْفِي السَّقِيْمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِيْ بِآلَائِكَ أَحَدٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرا نور پورا ہوا۔ پس تو نے ہدایت دی لہٰذا تیرے ہی لئے سب تعریف ہے۔ تیرا حلم بڑا ہے۔ پس تو نے بخشش فرمائی لہٰذا تیرے ہی لئے سب تعریف ہے۔ تو نے اپنے ہاتھ کشادہ فرمائے پس عطایا سے نوازا۔ لہٰذا تو ہی قابل تعریف ہے۔ اے ہمارے رب! تیری ذات سب سے بڑھ کر اکرم ہے اور تیری جاہ ہر جاہ سے اعظم ہے اور تیری بخشش سب بخششوں سے بڑھ کر ہے اور خوشگوار ہے۔ اے رب! تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو اس کا ثواب دیتا ہے اور تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو تو بخش دیتا ہے اور تو بے قرار کی دعا سنتا ہے اور مصیبت دور فرماتا ہے اور بیمار کو شفا دیتا ہے اور گناہ بخشتا ہے اور توبہ قبول فرماتا ہے۔ تیری نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں

دے سکتا اور کوئی ثناخواں تیری تعریف نہیں کر سکتا۔

(ابویعلیٰ موقوفاً ابن ابی شیبہ عن علیؓ)

(۹۷) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی اس کا مالک نہیں (طبرانی عن ابن مسعودؓ)

(۹۸) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے جو کچھ میں نے بھول کر کیا اور جو کچھ میں نے قصداً کیا اور جو کچھ میں نے پوشیدہ طور پر کیا اور جو کچھ میں نے اعلانیہ کیا اور جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔

(احمد، بزار، طبرانی عن عمران بن حصین)

(۹۹) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَأَنَا وَعَمَدَنَا وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے گناہ اور ہمارا ظلم بخش دے اور (وہ گناہ بھی) بخش دے جو ہنسی سے سرزد ہوئے اور جو سچ مچ ارادہ کر کے صادر ہوئے اور جو خطا سے صادر ہوئے اور ارادۃً صادر ہوئے اور یہ سب کچھ ہماری طرف سے ہوا ہے

(احمد، طبرانی عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۱۰۰) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَئِي وَعَمْدِي وَهَزْلِي وَجِدِّي وَلَا تَحْرِمْنِي بَرَكَةَ مَا أَعْطَيْتَنِي وَلَا تَفْتِنِّي فِيمَا أَحْرَمْتَنِي۔

ترجمہ: اے اللہ! جو گناہ مجھ سے خطاً اور عمداً صادر ہوئے اور جو مذاق کے طور پر ہوئے اور جو ارادہ کر کے ہوئے سب کو معاف فرما دے اور جو کچھ آپ نے مجھے دیا ہے اس کی برکت سے محروم نہ فرما اور جس چیز سے محروم فرمایا ہے اس کے بارے

میں فتنہ میں نہ ڈال۔۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابی بن کعبؓ)

۱۰۱۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے۔ پس تو میری سیرت (بھی) اچھی کر دے۔

(احمد، ابو یعلیٰ، عن ام سلمہؓ)

(۱۰۲) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاھْدِنِی السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ۔

ترجمہ: اے رب! بخش دے اور رحم فرما اور مجھے سیدھی راہ پر چلا۔

(احمد، ابو یعلیٰ عن ابی مسعودؓ)

(۱۰۳) سَلُوا اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَۃِ۔

ترجمہ: فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سے معافی اور عافیت مانگو کیونکہ ایمان والے یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی بکر الصدیقؓ)

(۱۰۴) یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَدْعُو اللّٰہَ بِہٖ فَقَالَ سَلْ رَبَّکَ الْعَافِیَۃَ فَمَکَثْتُ اَیَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَسْاَلُہٗ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ یَا عَمِّ سَلِ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا عَمِّ اَکْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِیَۃِ۔

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جس کی میں اللہ سے دعا کروں آپؐ نے فرمایا اپنے پروردگار سے عافیت مانگتے رہیئے۔ کچھ دن بعد پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جسے میں اپنے رب عزوجل سے مانگوں آپ نے فرمایا اے چچا جان! اللہ سے

دنیا میں آخرت میں عافیت ملنے کی دعا کیجئے۔

(طبرانی عن ابن عباسؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ اے میرے چچا جان! کثرت سے عافیت کی دعا کیجئے۔

(طبرانی عن ابن عباسؓ)

(۱۰۵) مَا سَأَلَ اللّٰهَ الْعِبَادُ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يَّغْفِرَ لَهُمْ وَيُعَافِيَهُمْ۔

ترجمہ: فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندوں نے اللہ سے کوئی چیز اس سے بڑھ کر نہیں مانگی کہ وہ ان کی مغفرت فرمادے اور انہیں عافیت دے۔

(بزار عن ابی الدرداءؓ)

(۱۰۶) يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تُعَلِّمُنِيْ دَعْوَةً أَدْعُوْ بِهَا لِنَفْسِيْ قَالَ بَلٰى قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَأَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَأَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا أَحْيَيْتَنَا۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسی دعا تعلیم نہیں فرماتے جو میں اپنے لیے مانگا کروں گا۔ آپ نے فرمایا ہاں یوں کہا کر۔

"اے اللہ! نبی کریم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے رب! میرے گناہ بخش دیجئے اور میرے دل سے غصہ نکال دیجئے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے محفوظ فرما۔"

(مسند احمد عن ام سلمہؓ)

(۱۰۷) لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّتِيْ فَإِنَّ الْكَافِرَ يُلَقَّنُ حُجَّتَهٗ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّةَ الْإِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ۔

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے
کہ اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّتِیْ (اے اللہ! مجھے میری حجت تلقین فرما) کیونکہ کافر
کو بھی اس کی حجت تلقین کی جاتی ہے لہٰذا مطلق تلقین حجت کا سوال نہ کرو (بلکہ یوں
دعا مانگو اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّۃَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ) اے اللہ! مجھے
موت کے وقت ایمان کی حجت تلقین فرما، تاکہ کلمہ ایمان پر یقین کے ساتھ موت
آجائے۔ (طبرانی فی الکبیر عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

(الحمدللہ! جامع دعائیں پوری ہوئیں جن کا پڑھنا کسی وقت یا سبب کے
ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس مجلس میں کچھ لوگ بیٹھیں اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجیں تو یہ مجلس ان لوگوں کے لئے قیامت کے روز حسرت کا سبب ہوگی اگرچہ ثواب کے لئے جنت میں داخل ہو جائیں۔
(ابن حبان، احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم عن ابی ہریرہؓ)

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن اوس بن اوسؓ)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود میرے سامنے ضرور پیش کیا جاتا ہے۔ (حاکم، عن ابن مسعودؓ)

(۴) اور فرمایا کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں[1] (ابوداؤد عن ابی ہریرہؓ)

(۵) اور فرمایا کہ قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر بکثرت درود بھیجا ہوگا (ترمذی، ابن حبان، عن ابن مسعودؓ)

(۶) اور فرمایا کہ پکا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ[2] پر درود نہ بھیجے۔
(ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن علیؓ)

---

[1] اس حدیث پر بظاہر یہ شبہ ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں ہیں، سلام کے جواب کے وقت روح لوٹ آتی ہے حالانکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرتؐ عالم برزخ میں زندہ ہیں تو اس کا جواب محققین نے یہ دیا ہے کہ آپؐ کی روح اطہر کو جناب باری تعالیٰ کے مشاہدہ میں مستغرق رہتی ہے اس سے افاقہ دے کر اللہ تعالیٰ شانہ ادھر متوجہ فرماتے ہیں تاکہ سلام کا جواب دیں اور یہ مطلب نہیں ہے کہ روح مبارک بدن سے جدا ہے اور جواب کے وقت آجاتی ہے۔

[2] بظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۷) اور فرمایا کہ مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو کیونکہ وہ تمہارے واسطے زکوٰۃ ہے (یعنی نفس کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے) ابو یعلیٰ عن ابی ہریرۃؓ)

(۸) اور فرمایا کہ وہ شخص ذلیل وخوار ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(ترمذی، ابن حبان، بزار، طبرانی، عن ابی ہریرۃؓ)

(۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اسے چاہیئے کہ مجھ پر درود پڑھے۔ نسائی، طبرانی فی الاوسط ابو یعلیٰ ابن سنی عن انسؓ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (ابن سنی عن انسؓ)

(۱۱) اور فرمایا کہ جو کوئی شخص میرا ذکر کرے اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود بھیجے۔

(ابو یعلیٰ عن انسؓ)

(۱۲) اور فرمایا کہ بے شک اللہ کے کچھ فرشتے (زمین میں) گشت لگاتے پھرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں (نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابن مسعودؓ)

(۱۳) اور فرمایا کہ میں جبرئیل علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے مجھے اس بات کی خوشخبری سنائی کہ آپ کا رب یہ فرماتا ہے کہ جو شخص آپؐ پر درود بھیجے گا۔ میں اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔ اس پر میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ (حاکم، احمد، عن عبدالرحمٰن بن عوفؓ)

(۱۴) حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنا تمام وقت آپؐ پر درود بھیجنے ہی کے لئے مقرر کر دیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا ایسا کرو گے تو تمہاری فکر مندی کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کسی مجلس میں لیا جائے تو ہر بار آپؐ پر درود بھیجا جائے۔

امام کرخیؒ کا یہی مذہب ہے اور احتیاط اور فضیلت اسی میں ہے۔

اور امام طحاویؒ کا مذہب یہ ہے کہ مجلس میں ایک بار درود پڑھنا واجب ہے باقی مستحب ہے اس پر بھی عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

کفایت کی جائے گی اور تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔
(ترمذی، حاکم، احمد عن ابی کعبؓ)

(۱۵) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم عن ابی موسیٰؓ)

(۱۶) ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپؐ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے جبریلؑ نے آکر کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو گے کہ جو کوئی شخص تمہاری امت میں سے تم پر ایک بار درود بھیجے تو میں بھی اس پر دس بار رحمت نازل کروں۔ اور جو شخص تم پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں۔ (اسی ارشادِ خداوندی کی وجہ سے آپ خوش ہو رہے تھے)
(نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، دارمی، عن ابی طلحہؓ)

(۱۷) اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ (نسائی، ابن حبان، حاکم، بزار، طبرانی فی الکبیر عن انسؓ)
اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (نسائی، طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن سعد و عن ابی ہریرہؓ)

(۱۸) حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔ (احمد وھو موقوف علی عبداللہ ولم یذکر المؤلف رمز الوقف لانہ فی حکم المرفوع)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا طریقہ (یعنی اس کے الفاظ ماثورہ) نماز میں تشہد کے پڑھنے کے ذیل میں گزر چکا ہے۔

(۱۹) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہر دعا (بارگاہِ الٰہی تک پہنچنے سے) رکی رہتی ہے جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے۔
(طبرانی فی الاوسط عن علیؓ)

(۲۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان رکی رہتی ہے اس میں سے کوئی چیز بھی (اللہ کے پاس) نہیں جاتی جب تک کہ تو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے (ترمذی عن سعید بن المسیب رض)

(۲۱) شیخ ابو سلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں کہ جب تم اللہ سے کوئی حاجت مانگو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے ابتدا کرو۔ پھر جو چاہو مانگو۔ اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر اسے ختم کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہے کہ وہ دونوں درودوں کو قبول فرمائے اور ان کے درمیان کی دعا کو چھوڑ دے۔

(مصنف رحمۃ اللہ علیہ اسی پر عمل کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ پھر دعا کرتے ہیں۔ اس کے بعد درود بھیج کر کتاب ختم فرماتے ہیں)

اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا۔ بے شک تو ہی تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما اور آپ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر (برابر) رحمت بھیج جب تک یاد کرنے والے انہیں یاد کرتے ہیں۔ اے اللہ! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج جب تک ان کے ذکر سے غفلت برتنے والے غفلت برتتے ہیں اور کثرت سے سلام بھیج (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ کی طرف سے صلوٰۃ و سلام کا نزول ہوتا رہے)

اے اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حق کے طفیل جو تیرے نزدیک ان کا حق ہے۔ مخلوقات سے وہ مصیبت دور فرما دے جو ان پر نازل ہوئی ہے اور ان پر ایسا شخص مسلط نہ فرما جو ان پر رحم نہ کرے، ان پر ایسی مصیبت اتری ہوئی ہے جس کو تیرے علاوہ کوئی دور نہیں کر سکتا اور کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ اے اللہ! ہماری مصیبت دور فرما دے۔ اے کریم، اے سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

مصنف[1] کتاب فرماتے ہیں جو بہت بڑے شیخ ہیں اور علماء کرام کے مرجع اور علوم انبیاء کے وارث اور خاتم المحدثین اور مشرق و مغرب میں یکتائے زمانہ ہیں اور بحر و بر میں یگانۂ روزگار ہیں جن کی شہرت زمانہ میں اس طرح ہے جس طرح آفتاب کی نصف النہار کے وقت ہوتی ہے جن کی تقریر نہایت شستہ اور تحریر دل پذیر ہے جن کے اخلاق نہایت بلند اور سیرت انتہائی پاکیزہ ہے۔ ہمارے سردار جن کا لقب شمس الدین اور نام محمد بن محمد بن محمد الجزری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات سے عالم کے تمام لوگوں کو عموماً اور ان کے ساتھیوں کو خصوصاً فیض یاب فرمائے۔

اس کتاب کا مصنف محمد بن محمد بن محمد الجزریؒ سے اللہ تعالیٰ بے کسی میں اس پر لطف و کرم فرمائے اور شدت میں اس کی دستگیری فرمائے کہتا ہے کہ اس حصن حصین کی مضبوط تعمیر سے جو سید المرسلین، خاتم النبیین کے کلام کا مجموعہ ہے۔ بروز اتوار بائیس ذی الحجہ ۷۹۱ھ کو اپنے مدرسہ میں فارغ ہوا۔ جو میں نے دمشق کے اندر ایک محلہ عقبۃ الکتان کے سرے پر بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور مسلمانوں کے تمام شہروں کو تمام آفتوں سے محفوظ رکھے اور یہ کتاب اس فتنہ و فساد کے وقت ختم ہوئی جب کہ دمشق کے تمام دروازے بند بلکہ پتھروں سے مستحکم تھے اور مخلوق شہر پناہ پر بارگاہِ الٰہی میں فریاد کر رہی تھی اور لوگ (ظالموں کے) محاصرہ کی وجہ سے بڑی مصیبت میں تھے یہاں تک کہ پانی تک بند کر دیا گیا تھا۔ لوگوں کے ہاتھ عجز و انکساری کے ساتھ بارگاہِ رب العزت میں اٹھے ہوئے تھے۔ شہر کے گرد و نواح جلا دیئے گئے تھے اور اکثر و بیشتر لوٹ لئے گئے تھے۔

ہر شخص اپنے جان و مال اور اہل و عیال کے بارے میں خائف اور اپنے گناہوں اور بداعمالیوں سے ترساں و ہراساں تھا اور ہر ایک نے اپنی طاقت کے مطابق پناہ لے رکھی تھی۔ پس میں نے اس کتاب کو اپنی پناہ بنایا اور میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اور وہ میرے لئے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

[1] یہ عبارت مصنفؒ کے کسی شاگرد نے بڑھائی ہے (شروع صفحہ سے سات لائنوں تک)

مصنف کا اپنی اولاد اور اپنے اہل عصر کو کتاب کی اجازت دینا

اور میں نے اپنے بیٹوں ابو الفتح محمدؒ اور ابو بکر احمدؒ اور ابو القاسم علیؒ اور ابو الخیر محمدؒ اور بیٹیوں فاطمہؒ، عائشہؒ، سلمیٰؒ اور خدیجہؒ کو اس کی اور تمام ان چیزوں کی اجازت دے دی جن کی روایت کی مجھے اجازت ہے اور اسی طرح تمام اہلِ زمانہ کو بھی میں نے اجازت دے دی۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو یکتا ہے اور یہ تعریف اولاً بھی ہے۔ آخراً بھی ہے، ظاہری طور پر بھی ہے اور باطنی طور پر بھی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو سیّد الخلائق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر اللہ کا سلام بھی نازل ہو۔

اے اللہ! اس کتاب کے مصنف[1] رحؒ کو اور اس کے کاتب کو اور اس کے پڑھنے والے

[1] حضرت امام جزریؒ نے الحصن الحصین کے خاتمہ پر اپنے چار لڑکوں اور چار لڑکیوں کے نام لکھے ہیں اور تحریر فرمایا ہے کہ میں نے ان کو حصن حصین اور تمام کتب کی روایت کرنے کی اجازت دی جن کے روایت کرنے کی مجھے اجازت ہے پھر لکھتے ہیں وکذلک اجزت اھل عصری یعنی اسی طرح میں نے اپنے اہل زمانہ کو بھی اجازت دی۔ اس طرح کی اجازتِ عامہ کا محدثین کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں۔ کیونکہ اہل عصر میں اہل نااہل سب ہوتے ہیں نہ جان نہ پہچان پھر بھی سب کو اجازت یہ چیز معتبر نہیں لیکن جو حضرات اہل ہوں گے ان کے لئے فی الجملہ روایت کرنے کی گنجائش اس طرح کی اجازت سے نکل آتی ہے۔

خود حافظ ابن حجر عسقلانیؒ امام جزریؒ کی ملاقات سے پہلے الحصن الحصین کو بطور وجادہ روایت کرتے تھے (کیونکہ تمام اہل عصر میں وہ بھی داخل تھے) پھر جب امام جزریؒ سے ملاقات ہوئی تو ان کی روایات اور مصنفات کی اجازت لی جس میں حصن حصین کی اجازت بھی آگئی۔ (الضوء اللامع)

احقر مترجم کو اجازت: احقر کو قدوۃ الصالحین حضرت العلامہ مولانا محمد شفیع صاحب رحؒ مفتی اعظم ہند و پاک سے الحصن الحصین کی اجازت حاصل ہے اور حضرت موصوف کو حضرت العلامہ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب رحؒ مفتی دار العلوم دیوبند سے اور ان کو مولانا فضل الرحمٰن (باقی اگلے صفحہ پر)

کو اور جوان کے لئے دعاءِ خیر کرے اس کو اور تمام مسلمانوں کو بخش دے اور ہر تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو یکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود و سلام بھیجے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ لبس ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور بہترین مولا ہے اور بہترین مددگار ہے۔

تمت بالخیر